لاتهنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون

الہلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

میر مسئول و خصوصی

احمد المکنّی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

نمبر ۱ و ۲ | کلکتہ : چہارشنبہ ۹ و ١٦ صفر ١٣٣٢ ہجری | جلد ٤

Calcutta Wednesday, January 7 & 14, 1914

قیمت فی پرچہ [illegible] آنہ

[illegible]

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street

CALCUTTA

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly " " 4 12

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی

مسلم آزاد ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱ و ۲ — کلکتہ : چہارشنبہ ۹ و ۱۶ صفر ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۴

Calcutta: Wednesday, January 7 & 14, 1914

فہرس

بحر الانباء	۱
افکار و حوادث (صحبت دوشین)	۲
فاتحۃ السنۃ الثالثہ	۴
مقالات (احتساب عمومی)	۹
انتقاد (اردو علم ادب اور ایک فرمانروا مصنف ؛ بڑی جنتری سنہ ۱۹۱۴ء)	۱۱
مذاکرۂ علمیہ (غرائب الافلاک)	۱۲
مراسلہ و المناظرہ (اتحاد شیعہ و اہل سنت)	۱۶
انگلستان میں حلقۂ اسلام	۲۰
مراسلات (منتخب استفادہ)	۲۰
اضافۂ قیمت الہلال	۲۱
اسکول و انجمنہا (طریق تعلیم و تدارک خوانین)	۲۲
(مسئلۂ تبلیغ اسلام)	۲۳
(عدم استعمال دارد انگریزی بضرورت اشتباہ)	۲۴
افسانۂ عجم (مسٹر مرک براؤن کی نظر الوداعی)	۲۵
برید فرنگ (افتراءات انگلستان)	۲۷
میر مجلس آل انڈیا مسلم لیگ کی افتتاحی تقریر	۲۹

تصاویر

ہز ایکسیلنسی انور پاشا جدید وزیر جنگ	۱
سکندرہ (آگرہ)	۲
محل راجہ بیربل (فتح پور)	۳
مقبرہ اکبر اعظم (اکبر آباد)	۵
مسجد تاج آگرہ کا صحن	۶
مقبرہ اعتماد الدولہ (آگرہ)	۷
محلسرائے شاہی قلعہ آگرہ	۸
علیا حضرۃ بیگم صاحبہ بھوپال بالقابہا	۱۱

انور پاشا جدید وزیر جنگ

افکار و حوادث

صحبت دوشین

بالعمل بہ بزم ؛ در آرزو چہ نزاع ؟
نشاط خاطر مفلس ز کیمیا طلبی ست

بالاخر دسمبر کا آخری ہفتہ آیا اور متضاد امیدوں اور مختلف آرزوں کے ہجوم میں آگرہ کی صحبتیں شروع ہوگئیں - کامل چھہ دن تک کانفرنس اور لیگ کی مجلس آرائیوں نے تماشائیان کار کو مشغول نظارہ رکھا اور پھر بغیر کسی معرکۂ کار زار کے ختم ہوے اور بغیر جدال و قتال کی صف بندیوں کے ؛ بالاخر یہ آغاز شورش اختتام سکون تک پہنچا :

دمید و عہدے کہ در ایام بہار آمد و رفت !
ہنگامہ فرمایان کار کیا ہے اب پھر سال بہ سال تک میدان سرمشقی و طیاری باز ہے :

میان غالب و واعظ نزاع شد ساقی
بیا کہ بادہ کہ ہیجان قوۃ عضبی ست

اس دسمبر کا ارادہ امسال آگرہ جانے کا نہ تھا ؛ بعض مصالح و ضروریات کی بنا پر انڈین نیشنل کانگریس کراچی کی شرکت کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور ۲۷ تک پہنچ جانے کی نسبت تار بھی دیدیا تھا :

اللہ رے تمہی رہ بت خانہ چھوڑ کر
مومن چلا ہے کعبے کو ایک پارسا کے ساتھ !

لیکن روانگی سے چند دن پہلے یکایک اشاعت اسلام کے مسئلہ کا خیال ہوا ؛ اور سونچا کہ اس اجتماع سے اگر اس تحریک کی تجدید و اشاعت کا کام نکل آے تو بسا غنیمت ہے - نیز بہت سے خطوط بھی پہنچے کہ ابکے لیگ میں آخری میدان رزم گرم ہونے والا ہے - وہ حریفان قدیم جو نومشتاں کار کی شورش طبعیوں سے گھبرا کر عزلت گزیں سے ہوگئے تھے ؛ اب باہر نکلیں گے ؛ اور بھی قوت بازو کے کرشمے دکھلائیں گے !

بہانۂ بخود آغاز دیدہ در جنگ است !

نئے سال کا پہلا نمبر

یہی ہے جو آج شائع ہوتا ہے - دفعۃ بعض اسباب ایسے پیش آئے جنکی وجہ سے ۷ - جنوری کا پرچہ نہ نکل سکا - آب دونوں نمبر یک جا شائع کیے جاتے ہیں -

جن حضرات کا سالانہ یا ششماہی چندہ دسمبر تک ختم ہوگیا ؛ انکی خدمت میں یہ آخری نمبر ہے جو روانہ کیا جائیگا - اس اثناء میں اگر انہوں نے آیندہ کیلیے وی - پی کی اجازت دیدی یا قیمت بھیج دی تو سلسلہ جاری رہیگا ؛ ورنہ رجسٹر سے نام خارج کردیا جائیگا -

(مینیجر)

خیال ہوا کہ جن لوگوں کی شکست ضعف کے تجربے سے ہمیشہ عبرت حاصل کی ہے ' اب جلدیں اور انکے اعلان فتح کے نتائج کا بھی تماشا دیکھ لیں - اگر یہ تمام شور و ہنگامہ صرف اسی لیے ہے کہ لیگ پر قبضہ کیا جائے ' تو ... صورت کیا ہے ؟ ہم ار ... تو ... جنگ کے بھی ... بشرطیکہ فکر و دماغ کو چھوڑ دیں :

بہ ... سلطان کے

نہ مابہ صلح دہیم ' ار بہ جنگ مي طاقت !

:

بہر حال لیگ کے جلسے منعقد ہوے ' اور بغیر کسی کرسی کے ٹوٹے اور بغیر کسی شانے کے زخمی ہوے ' اسطرح ختم بھی ہوگئے کہ واپسی کے وقت ہر شخص اسی طرح صحیح و سالم نظر آتا تھا ' جیسا کہ شرکت سے پہلے تھا - نہ تو رائٹ انریبل سید امیر علی کا قصہ چھیڑا جاسکا ' نہ لندن مسلم لیگ کے حقوق کی بحث نکلی ' نہ " سیلف گورنمنٹ " کے نصب العین پر معرکہ آرائی ہوسکی - اگر ارادے تھے تو ناکام رہے ' اگر امیدیں تھیں تو نا مراد ہوئیں ' اگر طیاریاں تھیں تو بے سود نکلیں - وہ تغیرات جنکی بنا حق اور سچائی پر ہوتی ہے ' بغیر مقابلے کے جسطرح کامیاب ہوے ہیں ' ... کہ سعی و مقابلے کے بعد بھی کامیاب ہوں - اب اسکا کون فیصلہ کرے کہ فتح کسے ہوئی اور شکست کسے ؟ اور جنگ کی طیاریاں کس نے کی تھیں اور صلح کا آرزومند کون تھا ؟ نحن نحکم بالظواہر - بہر حال اس سے تو کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ عاقبت کار حق کیلیے ہے اور فتح یابی سعی باطل کو کبھی نہیں ملسکتی - ان اللہ لا یفلح الظالمون - پس اگر کسی گروہ کا مقصد باطل سے جنگ آرائی کا ارادہ تھا تو ... ملی تھی اور ملی ' اور اگر کسی کے ساتھ حق و صداقت تھی ... ایسے فتح یابی تھی اور ... ہوئی : فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون :

... اور ... (۸ : ۴۹) ...

... معتقدات میں ہوتے ہیں ' ایک گروہ ہے جو ہمیشہ انہیں جھٹلاتا ہے اور محض ایک دوری ... چند اشخاص کی ... اور ... محکم اور

واقعی عقیدے کے ایک شورش ناجائز و لا حاصل سے تعبیر کرتا ہے ' یعنی اسطرح وہ چاہتا ہے کہ ... ملکی تحریک کی پامالی کیلیے جو ... کرتی ہے ' ... خود ہی اس خدمت کو اسکی جانب سے باحسن وجوہ انجام دیدے : و اتخذوا من دون اللہ الہۃ لیکونوا لہم عزا - اور اسلیے ... موقعہ پر سعی کرتا ہے کہ اس تغیر کی قوت کو اپنے ... سیاسی سے شکست دے - کئی تجربے ہوچکے ہیں اور یہ گویا آخری تجربہ تھا مثل سابق کے اس تجربے نے بھی ثابت کردیا کہ یہ تغیرات محض سطح کی لہریں نہیں ہیں جنہیں ہوا کی جنبش نے پیدا کردیا ہو ' بلکہ تہہ سے اٹھنے والا طوفان ہے ' اور گو اسکے استعمال اور کام لینے میں بہت سے ارباب غرض و نمایش (جو پچھلے گروہ سے صورت میں تو مختلف ' مگر معناً انہیں کی طرح اغراض شخصیہ کے پرستار ہیں) غلط کاریاں کررہے ہوں ' تاہم چونکہ اصولاً یہ تغیر حق اور وقت کی قوت پر مبنی ہے ' اسلیے اس سے ... ٹکرانا لا حاصل ہے - یہ صرف حق ہی کا معجزہ ہے کہ اس سے جو سر ٹکراتی ہے ' خود چور چور ہو جاتی ہے پر اسکی پیشانی کو زخمی نہیں کر سکتی - طعن و تشنیع لا حاصل کی جگہ بہتر ہوگا کہ اب ہم دعا مانگیں کہ خدا تعالی اس تجربۂ آخری کو ... کیلیے موجب ... و عبرت بنائے ' اور وہ سمجھ جائیں کہ ... کے خلاف ... کا تجربہ ہمیشہ ناکام رہا ہے اور ناکام رہیگا : اولا یرون انہم یفتنون في کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون و لا ہم یذکرون ! (۹ : ۱۲۷)

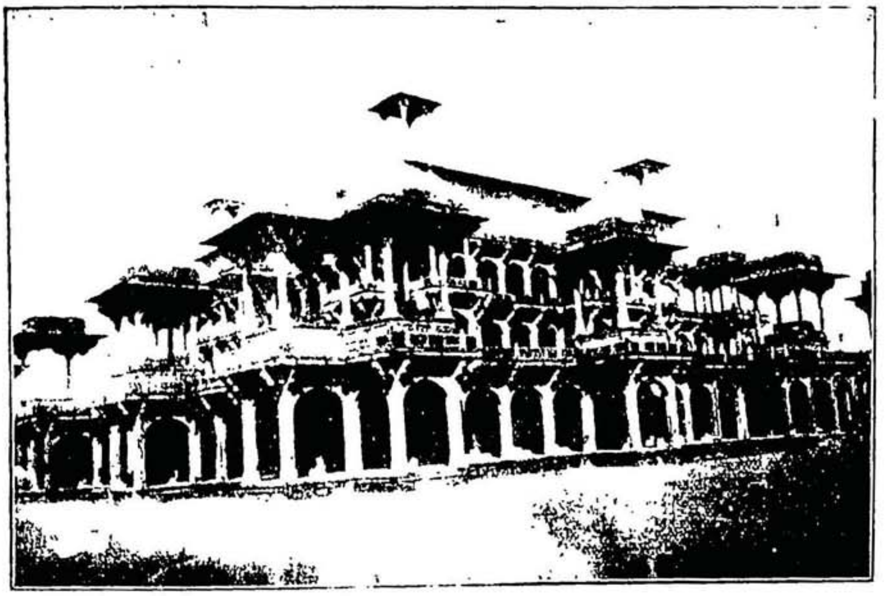

مشہور عمارت ... (آگرہ) کا ایک نظارہ !

... اجتماع ...

اس بارے میں بعض حضرات کی حالت عجیب و غریب ہے - وہ ہر موقعہ پر پہلے خود ہی ... انتظامات میں مصروف ہوتے ہیں اور ... مشورے شروع ہو جاتے ہیں : انما النجوی من الشیطان لیحزن الذین امنوا و لیس بضار ہم شیئاً الا باذن اللہ (۵۸ : ۱۲) لیکن جب موقعہ آتا ہے اور جماعت و اکثریت کی ... اور ... قوت کے آگے انکے تمام انتظامات ... ہوتے ہیں ' تو پھر بجاے اسکے کہ اپنی سعی باطل سے ... ہوں ' بلا تامل کہنا شروع کردیتے ہیں کہ ہماری مخالف ... نے بڑی بڑی سازشیں اور طیاریاں کی تھیں پر الحمد للہ ... اور نہایت امن و صلح سے تمام کارروائیاں ... !

اس مقابلے میں دوسرا گروہ ہے جو اپنی فتح یابی کا اعلان کرتا ہے اور طرح طرح کے ذلت بخش طریقوں سے قدیم گروہ کو ناکامی و نامرادی کا طعنہ دیتا ہے

ليكن في الحقيقت ان باتوں سے كچهه بهي حاصل نهيں ' اور جو وقت اسميں صرف هوتا هے بهتـر هے كه آسے فكـر كار ميں خرچ كريں -

احباب كـرام كو ياد هوگا كه مسلم يونيورسٹي فاونڈيشن كميٹي كے دوسرے اجلاس علي گڈه كے بعد اس عاجز نے ايک حرف بهي اسكے واقعات و نتائج يا اعلان فتح و شكست كي نسبت نهيں لـكها حالانكه اسكے پہلے اجلاس لكهنؤ كا جو حال رها تها ' اور پهر معجوزه يونيورسٹي ڈيپوٹيشن كے شكست تک جو حالات پيش آئے تهے ' اور پهر باوجود سعي و جهد مخالفانه ' علي گڈه كے اجلاس ميں جو كهلي كاميابي الهلال كي آواز كو هوئي تهي ' أن سب كي بنا پر صرف مجهي كو يه حق حاصل تها كه اگر كچهه كهنا پسند كرتا تو كهتا -

تاهم ميں نے ايک حرف بهي نهيں لكها اور نه جلسے ميں كها كه نظر كام پر اور حكم حتى الامكان صرف ظواهر امور هي پر لگانا چاهيے - اگر امن و صلح كے ساتهه هم سب ايک نتيجه تـک پهنچ گئے تو چاهيے كه كهلے دل سے ايک دوسرے كو مبارک باد ديں -

ليگ كے گذشتـه اجـلاس كے متعلق بهي ميرے آخرين كلمات يهي هونگے - خواه اسباب كچهه هي هوں ليكن جلسے كے متعلق طرح طرح كي افواهيں تهيں اور الحمد لله كه وه سب غـلـط نكليں - هر شخص نے خواه وه بعض اخـبـارات كـي اصطـلاح ميں (ليكن غيـر موجود في الخارج) حزب الاحـرار ميں سے هو يا مستبدين ميں سے ' بد امني و اختلاف سے عموماً احتراز كيا اور صلح و امن كي خواهش متصل ظاهر كي - اگر يه اپنے ضعف كے علم كا نتيجه تها تو دلوں كے رازوں كے جاننے كا همارے پاس كوئي ذريعه نهيں ' اور اگر يه واقعي حسن نيت و صداقت فكر كا نتيجه هے تو اسپر جسقدر خوشي كي جاے كم هے - شكايت كے ساتهه شكر بهي كرنا چاهيے ' اور ملامت كے ساتهه تحسين كي آميزش عقلمندي كي علامت هے - خدا هماري نيتوں كو پاک كرے اور ارادوں ميں صداقت دے ' ملک و ملت كي خدمت كو اپنے اغراض كا آله نه بنائيں ' اور عزت دنيوي كے خواهشمند هوں پر دين پر دنـيا كو ترجيح نه ديں - نيز شكوک كا خاتمه اور رنجشوں كا انسداد هو ' و العاقبة للمتقين !

مسئلۂ البـانيـا كا دوسرا دور

۶ ماه حال كي شب كو ايک جهاز ويلونا كے ساحل پر لنگر انداز هوا ' جهاز ميں دو سو عثماني سپاه تهي جسميں افسر بهي تهے - جهاز سے لوگوں نے اترنا چاها مگر مقامي حكام نے مسلم فوج كي مدد سے انهيں اترنے نـديا اور فوجي قانون (مارشل لا) كا اعلان كرديا مگر عزت پاشا نے جنكي سر كروهي ميں يه مهم تهي ' اترنے پر اصـرار بهي نهيں كيا - نيز انهوں نے اندروني معاملات سے اپنے تعلق كے متعلق نهايت سختي سے انكار كيا هے ' يه عثماني سپاه اسوقت ٹريسٹ ميں هے -

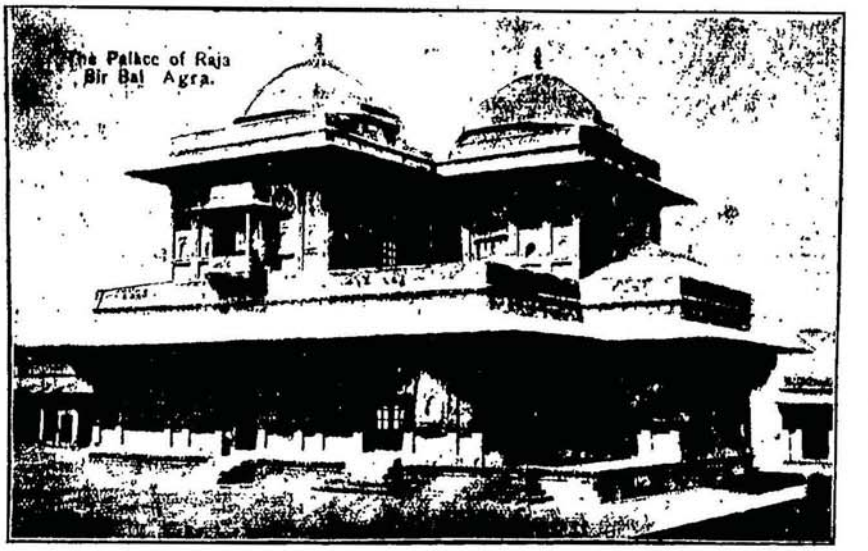

محل راجـه بيربل (فتـح پور) سيكري - آگره

مسافـــر تـــرک

الهلال نمبر ۲۵ جلد گذشته ميں هم نے طلب اعانت كے نام سے ايک غريب الديار ترک مسافر كا ذكر كيا تها جنكا نام حمدي بے هے اور جو كچهه عرصے سے كلكته ميں مقيم هيں - اس نوٹ ميں بوجه اجمال كافي حالات شائع نهوسكے - اب انهوں نے عربي ميں ايک مراسلة لكهكر دي هے كه درج كردي جاے اور اسميں اپنے ضروري حالات بيان كيے هيں - وه لكهتے هيں :

حضرت منشي الهلال المنير -

تحية و سلاماً و بعد فاشكركم على ما كتبتـم عني في العدد ۲۵ من جريدتـكم الغراء وادعوا الله بان يجزل لـكم العطاء على ان عاونتم ابن سبيل معدم لا ولي لـه الا الله -

لكني ارى ان ما كتبتم لا يشفي الغلة فهل تسمحون لى بان اردف بيانـكم باخر وجيز يكشف القناع عن امري ؟

انا التعس البائس تـركي ابن خمس و خمسين سنـة ' مسقط راسي سلانيک ' وحرفتي خدمة الحكومة و لقد خدمت الدولة العلية في الاستانه و بعض البـلاد العربيـة الى امد مديد -

كنت في سلانيک لمـا اشهـر اليونان الحرب على الدولة العليـة فلمـا دخل هولاء سلانيک ' و هم حينئـذ اشبـه بالوحوش الضارية بل الكلاب العاديه منهم بالانسان - سـامـوا المسلمين بانـواع العذاب من السلب والنهب ممـا يطول شرحه ' مع انكم عارفوه بواسطة الجرائد العربيه و التركية و المكاتبين الافرنجين -

فلما بلغ سيل الزبى و لم يبق ملجأ ' اضطررت الى المهاجـرة مع عائلتي فاتيت مصر حاسباً عسى ان نجد هنا ما نسد به رمقنا ونصون بـه اعراضنا . لكن انفق زادي فلـم الف ما ينقذنا من هذا الفقر المدقع ' فقصدت الهند املاً انه سيفتح على باب هنا فاني كنت طالما سمعت من خصبه و ثروته و اتساع ابواب الارتزاق فيه لـكن يا للـه ! لـم يكن حظي ها هنا باحسن منه في مصر ' فاني ها هنا منذ بضعة اشهر و لم ازل في اسر العدم و البطاله ' فلا عندي مال فاقوم به اود حياتي و حيات عائلتي ' و لا شغل فاكتسب به المال !

ان مسلمى الهند الكرام يؤثر منهم السماحة و السخاء و مواساة الفقراء و الغربا و انا ابن سبيل بعيد عن الاخوان و الخلان ' معدم المال ' صاحب العيال ' كاسف الحال ' كثير البلبال ' فارفع اليهم سوالي بواسطة جريدتكم الغرا ' فيا ايها الاخوان الكرام ! هل فيكم من يواسيني بالنذر اليسير مما رزقكم الله ؟ و اعلموا ان المسلمين في اموالهم حق للسائل و المحروم ' و انكم لن تنالو البر حتى تنفقوا مما تحبون -

(سيد محمد حمدي بے
مسافر خانه حاجى موسى سيٹهه - كلكته)

بسم الله الرحمن الرحيم

فاتحة السنة الثالثة

المجلد الرابع

الحمد لله الذي بعث النبيين - مبشرين و منذرين - و انزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس في ما اختلفوا فيه، وما اختلف فيه الا الذين اوتوه من بعد ما جاءتهم البينات بغياً بينهم، فهدى الله الذين آمنوا لما اختلفوا فيه من الحق باذنه، و الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم -

و الحمد لله الذي انزل الذكر تبياناً لكل شيء و هدى، و رحمة لقوم يؤمنون - و اختص هذه الامة بانه لا تزال فيها طائفة على الحق لا يضرهم من خذلهم و لا من خالفهم حتى ياتي امره و هم ظاهرون - يدعون من ضل الى الهدى، و يبصرون بنور الله اهل العمى، و يحيون بكتابه الموتى، و يصبرون منهم على الاذى، فهم اولياء الله حقاً، لا خوف عليهم و لا هم يحزنون -

فكم من قتيل لابليس قد احيوه، وكم من ضال لا يعلم طريق رشده، قد هدوه، وكم من مبتدع في دين الله بشهب الحق قد رموه، جهاداً في الله و ابتغاء مرضاته، و بياناً لحججه على العالمين و بيناته، و طلباً المزلفى لديه و نيل رضوانه، فاولائك على هدى من ربهم و اولائك هم المفلحون!

فسبحان من له في كل شيء على علمه و حكمته اعدل شاهد - و لولم يكن الا ان فاضل بين عباده في مراتب الكمال و الفضل حتى عدل آلا لاف المولفة منهم بالرجل الواحد، ذلك ليعلم عباده انه انزل التوفيق منازله، و وضع الفضل مواضعه، و انه يختص برحمته من يشاء، و الله ذو الفضل العظيم!

و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له كلمة قامت بها الارض و السماوات، وفطر الله عليها جميع المخلوقات، و عليها اسست المله، و نصبت القبله، و لاجل حفظها جردت سيوف الجهاد، و بها امر الله سبحانه جميع العباد، فهي فطرة الله التي فطر الناس عليها، و مفتاح عبوديته التي دعا الامم على السن رسله اليها، و هي كلمة الاسلام، و مفتاح دار السلام، و اساس الفرض و السنه، و من كان اخر كلامه "لا اله الا الله" دخل الجنه -

و اشهد ان الحلال ما حلله، والحرام ما حرمه، و الدين ما شرعه، و ان الساعة آتية لا ريب فيها، و ان الله يبعث من في القبور -

و اشهد ان محمداً عبده المصطفى و نبيه المرتضى - و رسوله الصادق المصدوق الذي لا ينطق عن الهوى - ان هو الا وحي يوحى - ارسله رحمة للعالمين - و قدوة للعالمين - و محجة للسالكين - و حجة على المعاندين - و حسرة على الكافرين - بعثه لايمان مناديا - و الى دار السلام داعيا - و للخليقة هاديا - ولكتابه تاليا - و في مرضاته ساعيا - و بالمعروف آمرا و عن المنكر نا هيا - ارسله بالهدى و دين الحق بين يدي الساعة بشيرا و نذيرا - و داعيا الا الله باذنه و سراجا منيرا - و انزل عليه كتا به المبين - الفارق بين الهدى والضلال و الغي و الرشاد و الشك و اليقين فشرح له صدره - ووضع عنه وزره - و رفع له ذكره - و جعل الذلة و الصغار على من خالف امره - وافترض على العباد طاعته و محبته و القيام بحقوقه - و سد الطرق كلها اليه - فلم يفتح لاحد الا من طريقه - فدعا الى الله و دينه سرا و جهارا - و اذن بذلك بين اظهر الامة ليلاً و نهارا - الى ان طلع فجر الاسلام و اشرقت شمس الايمان - و علت كلمة الرحمان - و بطلت دعوة الشيطان - و اضاءت بنور رسالته الارض بعد ظلماتها - و تالفت به القلوب بعد تفرقها و شتاتها - و امتلاءت به الارض نوراً و ابتهاجا - و دخل الناس في دين الله افواجا - فلما اكمل الله به الدين المبين - و اتم به النعمة على عباده المومنين استاثر به و نقله الى الرفيق الا على - و المحل الاسنى - و قد ترك امته على الواضحة الغراء - والمحجة البيضاء - فسلك آله و اصحابه و اتباعه على اثره الى جنات النعيم - و عدل الراغبون عن هديه الى طرق الجحيم - ليهلك من هلك عن بينة و يحيا من حي عن بينة - و ان الله لسميع عليم -

فصلى الله عليه و على آله الطيبين الطاهرين و اصحابه و اتباعه المهتدين - صلوة دائمة بدوام السماوات والارضين -

: استغفره من الذنوب التي تحول بين القلب و هداه و اعوذ با لله من شر نفسي و سيئات عملي استعاذة عبد فار الى مولاه ... و خطاياه و سال الله تعالى ان يجعل لنا بجوده الذي هو سبب الوجود نورا، يهدينا الاقبال عليه - و يميل ... الى الاسعاد اليه - و يدلنا على حسن معاملة و القوة على النفاد في طاعته وان يجعلنا من جملة من ضمن ان يحرسهم من كيد الشيطان حيث قال: ان عبادي ليس لك عليهم سلطان - و جعلهم الشيطان و ذريته مثنويه اليمين - حيث قال: فبعزتك لاغوينهم اجمعين - الا عبادك المخلصين -

و السلام على الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اولائك الذين هداهم الله - اولائك هم اولوا الالباب -

مگو که نـکته سرایـان عشق خـاموش اند
که حرف نازک و اصحاب پنبه درگوش اند

الهلال ' یا دعوة الهیهٔ امر با لمعروف و نهي عن المنکر کي زندگی کے دوسرے سال کا یه عهد وسطی ہے - تین ششماهي جلدیں مرتب هوچکي هیں اور یه چوتهي ششماهي جلد ہے جس کا اولین نمبر شائع هورها ہے : فالحمد لله في البدایة و الانتها ' و الشکر له في السراء و الضراء ' و نسال الله ان یرزقنا ' کمال الحسنی ' و سعادة العقبی ' و خیر الاخرة و الاولی !

رب ادخلنـي مدخل صـدق ' و اخرجنـي مخرج صدق ' و اجعل لي من لدنك سلطاناً نصیـرا (۱۷ : ۷)

اے پروردگار ! اس سفر میں جو میں نے اختیار کیا ہے ' ایک بهتر مقام تک پهنچائیو ' اور دشمنوں کے هجوم سے نکالیو تو فتح وکامیابي کے ساتهه نکالیو - اور گو میں ضعیف و ناتوان هوں ' پر تو مجهے کارزار حق و باطل میں فتح یابي کے ساتهه غلبه دیجیو !

فیضي حریف مجلس رندان بود مدام
هرگــز قدم ز دائرہ بیــروں نمـاندہ است

قارئین کرام کو یاد هوگا که جولائي سنه ۱۹۱۲کو جب الهلال کا پهلا نمبر شائع هوا ہے ' تو اسکے مقالۂ افتتاحیه کا خاتمه اِن دعائیه سطور پر هوا تها :

" اُس خـدا ے حي و قیوم سے جس کے کان فریادوں کے سننے کیلیے هر وقت مستعد ' اور نغمۂ " امـن یجیب المضطر اذا دعاه " سے عشق نواز هر قلب مشتاق هیں ' اور جسکي آنکهیں کسي حال میں بے خبر نهیں اور هر آن " ان ربـك لبا لمرصاد " کي ٹکٹکي لگائي هوئي هیں ' یه آخري التجا ہے که اگر اُسکي ملة مرحومه اور اُس کے کلمۂ حق کي خدمت کي کوئي سچي تپش میرے دل میں موجود ہے ' اور اگر واقعي اُسکي راه میں فدویت اور خود فروشي کي ایک آگ ہے ' جسمیں برسوں سے بغیر دهویں کے جل رها هوں ' تو اپنے فضل و لطف سے مجهے اتني مهلت عطا فرماے که اپنے بعض مقاصد کے نتائج اپنے سامنے دیکهه سکوں - لیکن اگر یه میرے تمام کام محض ایک تجارتي کاروبار اور ایک دکاندارنه مشغله هیں جنمیں قومي خدمت اور ملت پرستي کے نام سے گرم بازاري پیدا کرنا چاهتا هوں ' تو قبل اسکے که میں اپني جگه پر سنبهل سکوں ' وہ میري عمر کا خاتمه کردے ' اور میرے تمام کاموں کو ایک دن بلکه ایک لمحه کیلیے بهي کامیابي کي لذت چکهنے نه دے - باغوں کے سرسبز و ثمر دار درختوں کي حفاظت کي جاتي ہے ' مگر جنگل کے خشک درختوں کا جلا دینا هي بهتر ہے - جس دل میں خلوص اور صداقت کو جگه نه ملي ' اُسے کامیابي کیلیے کیوں باقي رکها جاے ؟

ام حسب الذین اجترحوا السئیـات ان نجعلهـم کا لذین آمنوا و عملـوا الصالحات سواء محیاهم و ممـاتهـم ؟ سـاء ما یحکمون ! (۴۵ : ۲۶)

جو لوگ که اعمال بد کے مرتکب هوتے هیں ' کیا انهوں نے یه سمجهه رکها ہے که هم اُنهیں اُن جیسا کردینگے جو صاحب ایمان و اعمال صالحه هیں ؟ اور یه که ان دونوں کي زندگي اور موت ایک هي طرح کي هوگي ؟ کبهي نهیں ' ایسا هونا ناممکن ہے "

ڈیڑہ سال کا زمانه گذرا که یه دعاء ایک قلب مصطر سے اٹهي تهي :

و امن یجیب المضطر اذا دعـاہ و یـکشـف السوء و یجعـله خلفاء الارض ؟ ء الـه مع الله ' قلیلا ما تذکرون ! (۲۷ : ۶۲) -

اور خدا کے سوا کون ہے جو ایک مصطر قلب کي پکار کو سنے ' اُسکے دکهه کو دور کرے ' اور زمین پر اسے اپنے خـلافت بخشے ؟ تمهاري فطرة خود اسکي شهادت دے رهي ہے پر افسوس که بهت کم هیں جو فکر و عبرت سے کام لیتے هوں !

دمے ز صـدق بر آور ' که آرزو بخشاں
هزار گنج اجابت بیک دعـا بخشند !

صدق و کذب ' حق و باطل ' فتح و شکست ' کامیابي و نامرادي ' اور موت و حیات کا یه ایک فیصله تها جو الهلال نے خود هی علی الاعلان کردیا تها - اگر دل کا کهوٹ تها تو وہ بهي برسر بازار آگیا تها ' اور اگـر نیت کـي سچائي تهي تو وہ بهي راز مخفي نهیں رهي تهي - زندگي اگر ملنے والي تهي تو میں نے خود هي اسکا طریقه بتلا دیا تها ' اور موت اگر مقدر تهي تو خود هي اپني موت کا اعـلان بهي کر دیا تها ' پر وہ جو جسطرح قدیر و مقتدر ہے ' اسي طرح حکیم و مدبر بهي ہے ' جس طرح قهار و منتقم ہے ' اسي طرح لطیف و کار ساز بهي ہے ' اور جو یقیناً اُن لوگوں کے ساتهه بد معامله نهیں جو هر طرف سے کٹکر صرف اُسي سے معامله کرنے والے هیں ' بالاخر اپني توفیق و نصرت کے ساتهه آیا ' اور اُس نے ظاهر هوکر بتلا دیا که اسکا دست اعانت فرما کس کے ساتهه ہے ؟ اور یه که حق و باطل ' دونوں کے دعوے اور اعلانات یکساں نهیں هوسکتے - ایمـان و نفاق ' دونوں کو اسکي بارگاه سے یکساں مقبولیت نهیں ملسکتي - سچائي اور جهوٹ ' دونوں اسکي سرپرستي کے مستحق نهیں هو سکتے :

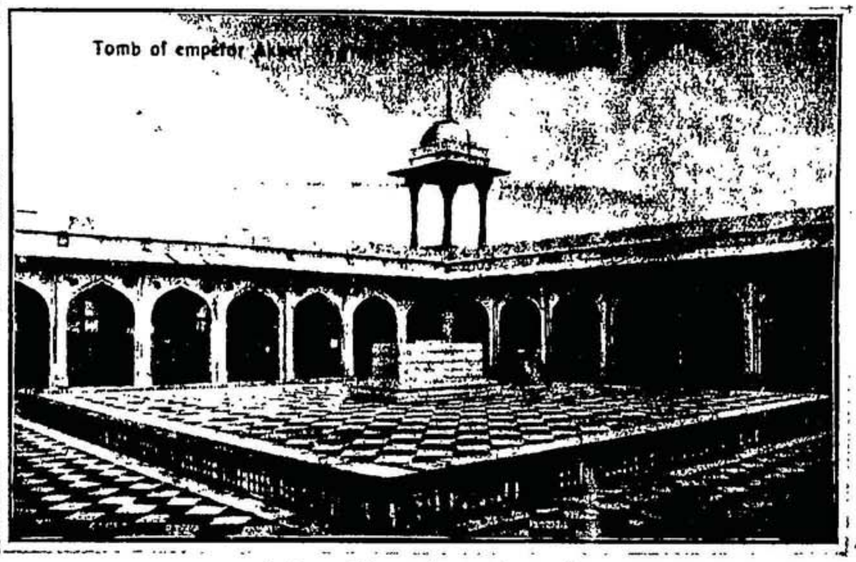

مقبــرہ اکبــر اعظـم - (اکبــرا باد)
به تقـریب اجتمـاع آکـ ۰

افمن کان مومنـاً کمن کان فاسقـاً ؟ لا یستون - (۳۲ : ۱۹)

کیا وہ جو مومن و مخلص ہے ' ایک فاسق و نافرمـان بندے کي طـرح هوسکتا ہے ؟ کبهي نهیں !

اسلیے که اعمال کي کامیابي و نامـرادي اور نتائج کا حصول یا محرومي ' ضـرور ہے که دونوں قسم کے کاموں کو ایک دوسرے سے الگ کردے که یه ایک قدرتي اور الهي مکافات عمل ہے :

اما الذین امنوا و عملوا الصالحات فلهم جنت المأوی نزلاً بما کانوا یعملون - و اما الذین فسقوا فماوا هم النار ‘ کلما ارادوا ان یخرجوا منها اعیدوا فیها و قیل لهم ذوقوا عذاب النار ‘ الذی کنتم به تکذبون - (۳۲ : ۱۹)	"(پس) جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ اختیار کیے ‘ تو انکے لیے کامیابی و فیروز مندی کی بہشت ہے ‘ جہاں وہ اپنی حیات سرمدی بسر کرینگے - مگر جن لوگوں نے احکام الہی سے سرتابی کی تو انکے لیے ناکامی و خسران کی آگ کے سوا اور کچھہ نہیں - وہ جب کبھی چاہیں گے کہ اس ذلت سے باہر نکلیں اور نکلنے کیلیے قدم بڑھائیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیے جائینگے ‘ اور انسے کہا جائیگا کہ اس آگ کا عذاب اب اچھی طرح چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے "

گذشتہ دو ششماہی جلدوں کے مقالات افتتاحیہ میں اس عاجز نے دعوۃ ربانی کے کاروبار الہی کی طرف مختلف پہلوؤں سے توجہ دلائی ہے ‘ اور اس فضل مخصوصۂ امۃ مرحومہ کا تذکرہ کیا ہے جسکی بنا پر ہمیشہ حکمت الہیہ نے تعلیم قرانی کے احیاء و تجدید کیلیے گمراہی و تاریکی کے سخت سے سخت دور میں بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے چراغ ہدایت روشن کیے ہیں - لیکن نا ہم الہلال کے اولین نمبر کی اس دعا اور اسکے ان عجیب و غریب نتائج کی طرف ابھی توجہ نہ دلائی گئی جسکی نیرنگیاں اپنی موجودہ حیات عمل کے ہر دن بلکہ ہر لمحہ میں دیکھہ رہا ہوں ‘ اور بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جنکے لیے خاموشی گویائی سے زیادہ پر امن ہے -

مطلو صحبت ما بر حدیث زہر آلود یست
کہ اہل شوق حرام اند گفتگو عریست

مصلحت بھی ابھی تھی - کیونکہ وقت بعض ابتدائی اور ارباب نظر کی بصیرت افزائی کیلیے بعض سخت ابتلا موجود تھے - لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اس دعاء افتتاحی کو پھر دھراؤں ‘ اور اسکی بنا پر جو حالات و مشاہدات ارباب ایمان و ایقان کے مطالعہ کیلیے موجود ہیں ‘ انکو واضح و آشکارا کردوں - اسکے لیے ایک مختصر تمہید ہوگی اور پھر اصل مطلب : وذکر ‘ فان الذکری تنفع المومنین (۵۱ : ۵۵)

گویند مگو سعدی چندین سخن عشقش ‘
می گویم و بعد از من گویند بدوران ہا

(طریق تمثیل و امثال قرانیہ)

تعلیمات الہامیہ میں ہمیشہ تمثیل کی زبان اختیار کی گئی ہے کیونکہ طبیعت انسانی محسوسات و مرئیات کی تمثیل سے بہت جلد نتائج و مقاصد تک پہنچ جاتی ہے اور مطالب الہیہ و خفایاء حکمیہ کے درس و تفہیم کیلیے تمثیل و تشبیہ سے کام لینا ناگزیر ہے - یہی سبب ہے کہ تورات کے اکثر صحائف تمثیلوں کی زبان میں مرتب ہوے ہیں اور مسیح نے ہمیشہ تمثیل ہی کو اپنے مواعظ کا وسیلہ بنایا ‘ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ قرآن کریم کا بھی بڑا حصہ تمثیلوں ہی پر مشتمل ہے بلکہ فی الحقیقت اسکے بلند ترین معارف و اسرار اسکی تمثیلوں ہی میں پوشیدہ ہیں :

و لقد ضربنا فی هذا القران من کل مثل لعلهم یتذکرون - (۲۹ : ۳۹)	اور ہم نے اس قرآن مجید میں ہر طرح کی مثالیں بیان کیں - تا کہ شاید لوگ نصیحت پکڑیں اور غور کریں -

قرآن کریم کو پڑھو تو کہیں اختلاف لیل و نہار کا ذکر ہے ‘ کہیں ملکوت السماوات والارض کی طرف اشارہ ہے - کہیں آسمان کی تبدیلیوں ‘ بارش کے آثار ‘ برق و رعد کی کڑک ‘ اور طوفان آب و باد کی شورش کی طرف توجہ دلائی ہے ‘ کہیں ان چارپایوں کا ذکر ہے جنکے ذکر میں گو انسان کی طبع غفلت سرشت کوئی ندرت نہیں پاتی لیکن فی الحقیقت وہ اپنے اعمال و خواص کے اندر قدرت الہی کے عجیب و غریب مظاہر رکھتے ہیں ‘

مسجد تاج آگرہ کا صحن
بتقریب انہدام آگرہ

اور پھر کہیں ان تولیدات ارضیہ و بحریہ کا بیان ہے جن سے طرح طرح کے فوائد و منافع جمعیۃ بشریہ حاصل کرتی ہے - درختوں اور پھولوں کے اختلاف الوان و اشکال پر اس نے زور دیا ہے ‘ تصریف ریاح ‘ انبساط سحاب ‘ نشو و نماء ارض ‘ طلوع و غروب نجوم و سیارات کو اس نے بار بار دھرایا ہے ‘ اور علی الخصوص باران رحمت اور اسکے نتائج عجیبہ کو مختلف پیرایوں اور مختلف موقعوں میں ارباب عقل و فکر کے آگے پیش کیا ہے -

لیکن فی الحقیقت یہ سب کی سب تمثیلیں ہیں جنکے نقاب صورت کے اندر ایک اور ہی جمال حقیقت مستور ہے ‘ اور انکے الفاظ و ظواہر تمثیل سے کسی خاص مقصد و حقیقت اور موعظۃ و بصیرت روحانی کا درس دینا مقصود ہے - یعنی ہر حقیقت روحانیہ کیلیے اس سے اشبہ و امثل ایک وجود جسمانی کو مثال قرار دیا ہے ‘ اور ہر انقلاب قلبی کیلیے ایک انقلاب مادی سے مثال کا کام لیا ہے ‘ ولکن : ما یعقلها الا العالمون :

ان فی خلق السموات والارض و اختلاف اللیل	" بے شک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں ‘ رات اور دن کے اختلاف میں ‘ ان

والنهار والفلـك التي تجري في البحر مماينفع الناس، وما انزل الله من السماء من ماء فاحيـا به الارض بعد موتها وبث فيها من كـل دابة، وتصريف الرياح والسحاب المسخـر بين السماء والارض ؛ لايـات لقـوم يعقلون ! (۲ : ۲۱۲)

جهازوں کے آمد وشد میں جوسطح سمندر پرتیرتے ہوے جاتےهیں اورجنسے انسانوں کے نہایت قیمتي منافع و فوائد وابسته هیں، بارش کے اُس پاني میں جو الله تعالی اوپر سے آتارتا ہے اورجس سے زمین مـرنے کے بعـد پھـر زنـده هو کر لہلها اُٹھتي ہے، ان هر طـرح کے جـانـوروں میں جوسطـح ارضي پر پھیل گئے هیں، اور نیز هواونکے چلنے میں اور زمین و آسمان کے اندر گھـرے ہوے بادلوں کے ٹکڑوں میں، غرضکه ان تمام توليدات ارضیه اور انقلابات سماریه میں الله کي قدرت و حکمت اور عبرت و موعظة کي بڑي بڑي نشانیاں هیں اُن لوگوں کیلیے، جو عقل و فکر سے کام لیتے هیں ! "

اگـر زمین کي حیـات نباتاتي کا ذکـر کیا ہے تـو اس سے في الحقیقت دل کي زندگي مراد ہے - اگر اختلاف ظلمت و نور پر توجه دلائي ہے تو یـه روح کي هدایت و ضلالت کے انقـلاب کـي تمثیـل ہے، اگـر انسـان کے رزق و اغذیه کے پیدا وار کي مثال بیان کي ہے توفي الحقیقت اسکے اندر الله کي ربوبیت روحاني و معنوي چھپی هـوئـي ہے اور سمجھانا مقصود ہے که جو رب الارباب انسـان کي غذاء جسماني کا یه سب کچھه سامان رکھتا ہے، کیونکر ممکن ہے که اسکي روحاني غذا کا انتظام نه کرے ؟

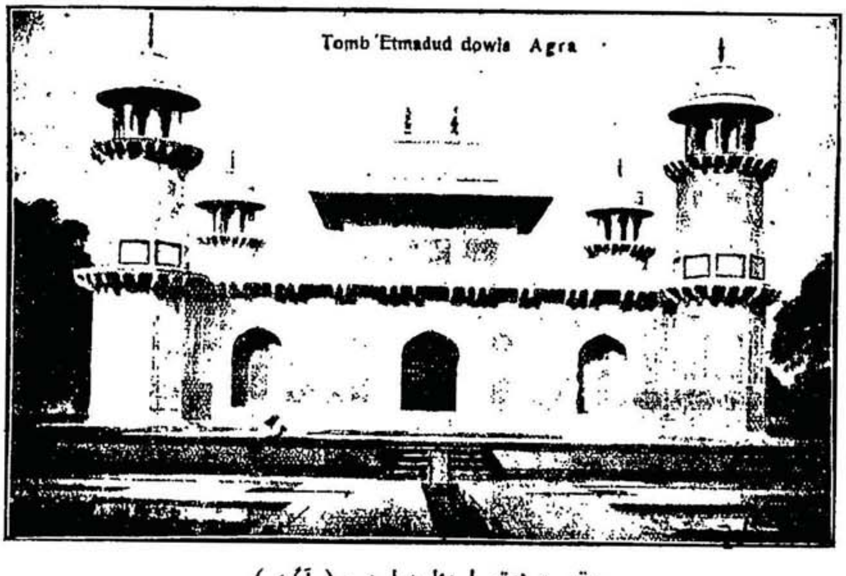

مقبـرہ اعتمـا دالـدولـه - (آگرہ)

یه روحاني غذا کیا ہے ؟ یه هدایت و سعادت انساني کي دعوة الهیه ہے جس کے لیے في الحقیقت روح انساني بھوکي پیاسي هوتي ہے، اور جس طرح جسم حیواني مدتوں کي بھوک اور پیاس کے بعد بیقرار و مضطر هوکر غذا کو پکارتا ہے، اسي طرح ضلالت کي شدت اور هدایت کا فقدان بھي روح انساني کو ایک معنوي جوع و عطش میں مبتلا کردیتا ہے اور وہ اپني زندگي کیلیے اپني غذا کو دیوانه وار پکارنے لگتي ہے - پس وقت آتا ہے کـه اُس حکیم علی الاطلاق، اُس فاطر الارض و السماوات، اُس مدبر الامر و الاشیا، اور اُس مسبب الاسباب حقیقي کي ربوبیت ظاهر هوتي ہے جس نے انسان کي حیات جسماني کیلیے تمام دنیا کو طرح طرح کے اغذیه و ثمرات کي بخشش سے ایک خوان کرم بنادیا ہے - اسکا دست مخفي غذاے روحاني کا بیج بوتا ہے، اور اپني نشو فرمائي سے اُسے یکایک سربلند و بالا قامت بنا دیتا ہے - پھر اسکي سعادت و هدایت کي نعمتوں سے زمین کے بڑے بڑے ٹکڑے بھر جاتے هیں اور اس بخشش کي دعوت سے ارض الهي گونج اُٹھتي ہے :

امن خلـق السمـاوات والارض و انزل لـکم من السماء ماء فانبتنا بـه حدائق ذات بهجـة، ما کان لـکم ان تنبتـوا شجرها، ء اِله مع الله ؟ بل هم قوم یعدلون ! (۲۷ : ۶۱)

" کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ؟ اور کون ہے جس نے اوپر سے پاني برسایا ؟ اور پھر جب پاني برسا تو اسکي آبیاري سے نہایت حسین و شاداب باغ و چمن پیدا کیے ؟ (حالانکه) تمھارے بس کي یه بات نه تھي که تم اُن کے درختوں کو اُگا سکو ؟ کیا خدا کے سوا ان کاموں کا کرنے والا اور بھي کوئي معبود ہے ؟ هرگز نہیں مگر یه نا سمجھه لوگ هیں که نا حق گمراہ هو رہے هیں ! "

یه انسان کي روحاني غذا کا وہ تخم صالح ہے، جس کی کاشت ارض قلب و معني میں انبیـا و مرسلین کے هاتھوں هوتي ہے، اور پھر مختلف ازمنـۀ ضلالت و ادوار مظلمه میں انکے متبعین و مطیعین آتے هیں، جو اس سنت انبیا کي تجدید و احیا کرتے هیـں، اور چونکه اطاعت خدا ورسول کـي راہ سے انکـو شرف " معیت " و نسبت " متابعت " حاصل هوجاتي ہے، اسلیے وہ سـب کچھه انکے هاتھوں ظاهر هوتا ہے، جو انکے مطاع و متبوع کے هاتھـوں ظاهر هوا ہے :

و من یطـع اللـه والرسول فاولائـك مع الذین انعم الله علیهم من النبین و الصـدیقیـن و الشهداء و الصالحین، وحسن اولائك رفیقا (۴ : ۷۱)

ترجمه — اور جو لوگ هر طرف سے کٹکر صرف الله اور اُسکے رسول کے مطیع هو گئے تو بے شک وہ اُن لوگوں کے ساتھي هونگے جنکو الله نے اپني نعمتوں کے نزول کیلیے دنیا میں چن لیا ہے - اور جنمیں پہلي جماعت انبیا کي، پھر صدیقین کي، پھر شهدا اور صالحین امت کي ہے اور حق یه ہے که اس معیت سے بڑھکر اور کونسي معیت هوسکتي ہے ؟

(تمثیل اعمال انسانیه و دعوة الهیه)

انسان کي زندگي اور زندگي کے کاروبار کي بہترین مثـال اُس پاني کي سي ہے جو موسم برشکال میں آسمان سے گرتا ہے، اور یه در اصل قرآن کریم کے امثلۀ حکمیه میں سے ایک عجیب و غریب تمثیل ہے، جسپر میں آج ارباب فکر کو توجه دلاتا هوں کیونکه توجه دلانے کا وقت آگیا ہے - فرمایا که :

انما مثل الحیاة الدنیا کماء انزلناہ من السماء (۱۰ : ۲۵)

درحقیقت دنیا اور دنیا کے کاروبار کي زندگي کي مثال اُس پاني کي سي ہے جسے هم اوپر سے برساتے هیں -

پس یه پاني هے جو برستا هے ' اور دهقان اپني جهولیوں میں بیج لیکر آتا هے تا که زمین کے سپرد کردے - پهر بیج بویا جاتا هے اور پاني اسکو گلاکر اسکے اندر سے ایک شاخ حیات پیدا کرتا هے - ابتدا میں وہ ایک نہایت ضعیف و حقیر وجود هوتا هے' جس کو هوا کي حرکت هلادیتي هے اور پاني کا زور زمین پر جهکا دیتا هے' مگر آفتاب اپني شعاعوں سے اسے گرم کرتا' اور زمین اپني بخشش کو اسکے لیے کهولدیتي هے - یہاں تک که وہ بڑهتا هے اور پهیلتا هے ' زمین کے اندر اسکے ریشے دور دور تک چلے جاتے هیں ' بلندي پر اسکي شاخیں اور ڈالیاں قوت و استواري کے نشه میں جهومنے لگتي هیں' انسانوں کے قافلے اسکے سایے میں آترتے هیں' اور طیور کے غول اسکي ڈالیوں پر اپنے آشیانے بناتے هیں !

ان الله فالق الحب والنوی' یخرج الحي من المیت و یخرج المیت من الحي' ذلکم الله ' فاني یوفکون ؟ (۹۵ : ٦)

ترجمه — بیشک خدا هي هے جو زمین کے اندر بیج کےدانے کو (جبکه وہ محض امید و بیم کے عالم میں هوتا هے) پهاڑ کر امید و کامیابي کا ایک قوي درخت پیدا کر دیتا هے - وهي زندگي کو موت سے اور موت سے زندگي کو نکالتا هے - یهي عجائب کار و نیرنگ ساز تمهارا خدا هے پهر تم کدهر بهکے جا رهے هو؟

(موت اور حیات کے بیج)

پر اُن میں بعض بیج ایسے هوتے هیں جوگو اپنے پهولنے اور پهلنے کیلیے وہ سب کچهه پاتے هیں جو اس کام کیلیے آسمان اور زمین دے سکتا هے' لیکن خود انکي زندگي کے اندر هي اُنکي موت چهپي هوتي هے' اور انکا اُٹهنا هي انکے گرنے کا پیام هوتا هے - دهقان هل جوتتا هے ' زمین کو درست کرتا هے' پهر اچهے وقت اور بهتر موسم میں بیج بوتا هے' اور اسکي پرورش کیلیے رات اور دن طرح طرح کي محنتیں اور مشقتیں گورا کرتا هے - انکو ٹهیک ٹهیک پاني بهي ملتا هے ' اور افتاب کي حرارت بهي انکے ساتهه بخل نہیں کرتي - وہ کبهي کبهي پهوٹتے بهي هیں اور چند کونپلیں بهي زمین سے باهر سر نکال لیتي هیں -

تاهم امیدوں کي اس روشني میں مایوسي کي ایک ایسي تاریکی چهپی هوتي هے جو یکایک ظاهر هوکر پهیلتي هے' اور کچهه ایسے اسباب فراهم هوجاتے هیں ' جنکي وجه سے دهقان مغرور کي تمام تخم پاشي ضائع' اور اُسکي تمام محنت اکارت جاتي هے !

اسي حالت کي طرف اشارہ کیا هے جبکه فرمایا که :

حتی اذا اخذت الارض زخرفها و ازینت' و ظن اهلها انهم قادرون علیها ' اتاها امرنا لیلاً او نهارا ' فجعلناها حصیدا کان لم تغن بالامس ' کذلک نفصل الایات لقوم یتفکرون ! (۱۰ : ۲۵)

یہاں تک که جب زمین نے فصل سے اپنا سنگها رکرلیا اور نشو و نما کي امیدوں سے اچهي طرح بن سنور گئي اور کهیت والوں نے سمجها که اب وہ اُسپر قابو پاگئے که جب چاهینگے آ کے کاٹ لینگے ' تو ناگاہ یکا یک رات یا دن کے وقت همارا حکم عذاب اُسپر آ نازل هوا - پس هم نے اُسکا ایسا ستراؤ کردیا که گویا کل کے دن کهیت میں اُسکا نام و نشان بهي نه تها !!

لیکن ایک قسم اُس تخم پاشي کي هوتي هے جس کا هر دانه بار آور' جسکي هر محنت نتیجه خیز' جسکي هر آرزو امید پرور' اور جس کی هر چیز نشو و افزایش کي دولت سے مالا مال هوتي هے - وہ جب بویا جاتا هے تو سرتا سر نقصان هوتا هے - قیمتي دانے هوتے هیں جو خاک کے ذروں میں چهپا دیے جاتے هیں' اور زندہ انسانوں کي محنت و مشقت هوتي هے جو محض زمین اور مٹي پر لگا دي جاتي هے - جو کچهه صرف کیا جاتا هے وہ نقد هوتا هے ' پر جس چیز کي امید هوتي هے' وہ بالکل موهوم هوتي هے - نشو و نما کیلیے بارش کي ضرورت هے مگر اُسپر قبضه نہیں' عمدہ موسم کے تمام اسباب و وسائل مطلوب هیں' لیکن انکا یقین نہیں - گویا قمار خانۂ عمل کي ایک بازي هوتي هے جو لگائي جاتي هے اور تمام امور فلاح بکلي اپنے قبضۂ تصرف سے باهر اور محض مستقبل اور اتفاق و تصادف کے هاتهه میں هوتے هیں' تا هم جب موسم گذرتا هے اور وقت ظاهر هوتا هے تو فطرة الهیه اپني نصرت و توفیق کے عجایب دکهلاتي هے ' اور هر طرف سے اسباب موافق اور وسائل مزید فراهم هونا شروع هوجاتے هیں - آفتاب اپني حرارت کا آتشکدہ وقف بخشش کردیتا هے' آسمان اور اسکے بادل گویا دهقان خوش طالع کے تابع و مطیع هوجاتے هیں اور جب اور جتني ضرورت پاني کي هوتي هے ' اُسکي زمین کو فوراً میسر آجاتا هے - هوا کے جهونکے آتے هیں تو گویا نشو و نمو کے فرشتے هوتے هیں جو کهیت کے ذرہ ذرہ کو پیام زندگي پهنچا دیتے هیں - زمین بهي اپني تمام مخفي دولت نمو اُگلنے لگتي هے اور اس طرح اپني فیاضي کا دروازہ کهول دیتي هے گویا اُسکے بعد کیلیے اور کچهه باقي نه رکهیگي - یہاں تک که ارادہ کیلیے ظهور کا ' سعي کیلیے نتیجه کا ' امید کیلیے کامیابي کا ' دعا کیلیے قبولیت کا ' صداء نصرت کیلیے جواب اعانت کا ' تلاش کار کیلیے نظارۂ مقصود کا ' آغاز کیلیے اتمام کا ' اور دعوی و اعلان کیلیے ظهور حجت و براهین کا آخري وقت آجاتا هے' اور وهي سر زمین خشک و وحشت زار ' جس پر ایک فصل پہلے دهقان مضطر کي محنتوں نے امید و بیم اور اضطرار دعا و انابت کے عالم میں هل جوتا تها' اور جو ایک کام کررها تها پر نہیں جانتا تها که کل کو اسکي محنتیں شرمندۂ نامرادي هونگي یا دولت مراد سے مالا مال؟ حیات نباتاتي کي ایک جنت النعیم بن جاتي هے ' جس میں هر طرف مکافات عمل اور نتائج اعمال کے مناظر جمیله و مشاهدات حسینه' سر سبز پتوں اور شاداب شاخوں کي صورت میں چشم و بصیرة کو دعوت

تحیر دیتے هیں: فتبارک الله احسن الخالقین !

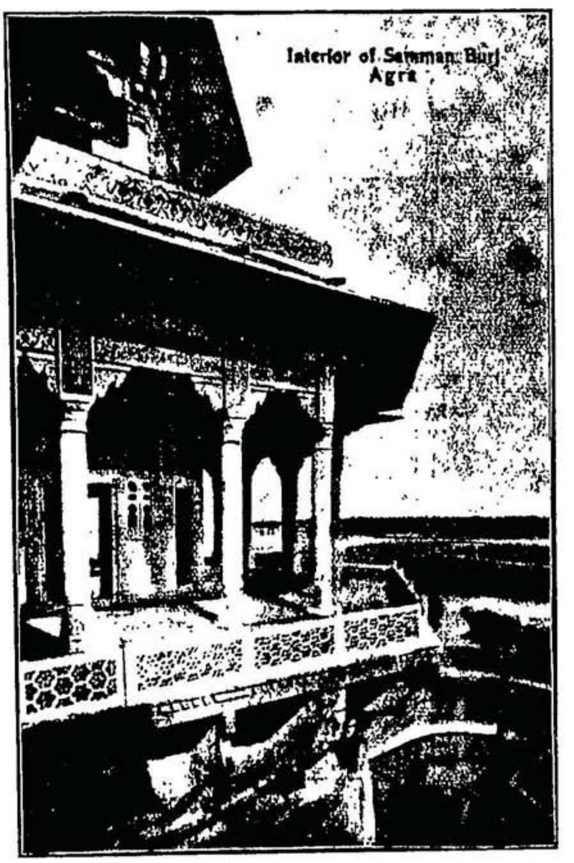

محلسراے شاهي قلعہ، آگرہ
ثمن برج

البقیـــة تتلـــی

مقالات

احتساب عمومي

غفلت و تساهل علماء حق

مولانا و مخدومنا !!

السلام عليكم - آپ کے مجلۂ مقبولۂ الهلال میں طریق تسمیه و تذکرۂ خواتین کے زیر عنوان احتساب دیني کي نهایت اهم اور ضروري بحث چهڑ گئي هے - میں اجازت چاهتا هوں که اس ضروري مسئله پر اپنے ناچیز خیالات کا اظهار کروں - آپ فرماتے هیں که " اسلامي سوسائٹي میں احتساب عمومي کي قوت ایک زمانے میں اپنے پورے اثر کے ساتهه کار فرما تهي مگر اب وه ناپید هے' اور یهي فقدان احتساب یعني سوسائٹي کے دباؤ کا باقي نه رهنا بد عملي اور ترک اخلاق حسنه کا اصلي سبب هے " بالکل بجا اور درست - لیکن کیا میں یه پوچهنے کي جرأت کرسکتا هوں که یه احتساب عمومي یا احتساب انفرادي یعني ایک فرد قوم کا دباؤ دوسري فرد قوم پر جو زمانۂ سلف میں اسلامي سوسائٹي میں پوري قوت کے ساتهه موجود تها اور اب نهیں هے' کیوں جاتا رها ؟ اس قوت کے بے اثر اور زائل هو جانے کي آخر کوئي وجه تو ضرور هوني چاهیے ؟ جدید تعلیم یافته اصحاب کي دیني احکام سے بے پروائي ایک بڑا سبب هے' مگر کیا خود اس بے پروائي کے بروے کار آنے کي بهي کوئي وجه بتائي جا سکتي هے ؟ میں جدید تعلیم یافته اصحاب کي طرف سے کوئي جواب اس الزام کا پیش کرنا نهیں چاهتا' نه اونکي بریت کي کوشش اس مضمون پر قلم اوٹهانے کا باعث هے - یه درحقیقت اونکي ایک سخت غلطي اور بد بختي هے که اونهوں نے اوس مکمل اور وسیع نظام مذهبي کے احکام کے معاشرتي حصه کو جو انساني زندگي کے هر شعبه اور صیغه میں یکساں طور پر کار آمد اور مفید تها' یورپ کي کورانه تقلید اور بیجا انقیاد پر قربان کردیا - لیکن یه سوال پهر باقي ره جاتا هے که ایسا کیوں هوا ؟ یه ایک کهلي هوئي بات هے که انسان غالب اور فاتح قوم کي هر ادا پر شیفته هوتا هے اور اوسکي نقل اوتارنے کي هر صورت سے کوشش کرتا هے - لیکن نقل نقل هي هوتي هے' اور نقال اون تمام خوبیوں کو جنکي وه نقل اوتارنا چاهتا هے' اپنے اندر پیدا کرنے سے مجبور هوا کرتا هے - پس اس نقالي کي ابتدائي روک تهام اونهیں افراد کے ذمه هوا کرتي هے اور فطرتاً هوني چاهیے' جو غالب اور فاتح قوم کي هر ادا میں دلفریبي اور محبوبي کي شان دیکهنے کے سحر سے مسحور نهیں هیں - ظاهر هے که یه فرقه صرف علماے دین کا هے جنهیں سچي اسلامي تربیت کي خوبیوں کا پورا احساس هے اور هوسکتا هے - پس اس قسم کي خرابیوں کا جو یورپ کي کورانه تقلید سے پیدا هوتي هیں روکنا اسي برگذیده گروه کے ذمه بطور فرض کے عاید هوتا هے -

کها جاتا هے که یه مقدس اور برگزیده فرقه اپنے فرائض کي ادائگي سے غافل نهیں هے - مجهے اس بات سے انکار نهیں که یه فرقه جهاں تک امکان میں هے ایسي کوشش ضرور کرتا هے مگر یه نوجوان تعلیم یافته طبقه اسقدر ضدي اور متمرد هے که وه اونکي نصیحت کو سننے تک کے لیے تیار نهیں هے' عمل کرنا تو کجا ؟ لیکن میرا سوال اب تک حل نهیں هوا - کیا اس ضد اور تمرد کے پیدا هونے کي کوئي وجه نهیں تلاش کي جا سکتي ؟ کیا انساني تمدن کي تاریخ همیشه سے یهي سبق دیتي آئي هے که عام طور پر لوگ نصیحتوں کے سننے اور گره میں بانده لینے کے مشتاق رهے هیں ؟ اور کیا یه صرف اسي زمانه کي خصوصیت هے که نصیحت کي طرف لوگ توجه نهیں کرتے ؟ میرا خیال هے که شاید همیشه سے نوع انسان کا ایک حصه اس امر کا عادي رها هے که اوسکو نصیحت کي جاے اور وه نصیحت پر کاربند نه هو - پهر کیا یه بات تسلیم کي جائے که اگر وه هادیان برحق جو الهام رباني کو دنیا میں پهیلانے آئے تهے بارجود اس کے که اونکي نصیحتوں پر اکثر عمل نهیں کیا گیا' اپنے فرض سے سبکدوش سمجهے جاتے هیں محض اس بنا پر که انهوں نے دعوت حق کا کام انجام دیدیا' تو اس زمانے کے مقتدایان مذهب بهي اپنے فرض سے سبکدوش تصور کیے جائیں' جبکه وه اپنا فرض انجام دے چکے ؟

یعني کیا اگر لوگ اوامر و نواهي پر کاربند نهیں هیں یا هونا نهیں چاهتے' تو اسمیں مقتدایان مذهب کا کوئي قصور نهیں ؟ میں اس نتیجے کو تسلیم کرنے کے لیے بالکل تیار هوں اگر صرف یه ثابت کردیا جاے که مقتدایان مذهب نے اپنا فرض اوسي صورت سے انجام دیا جیسا که چاهیے تها - اگر در حقیقت وه منشاء الهام رباني کے موافق تبلیغ احکام کررهے هیں' تو واقعي نتیجے کا بار اون کے ذمه باقي نهیں رهتا' وه خود اپنے فرض منصبي سے سبکدوش هوچکے' کامیابي کے وه ذمه دار نهیں هیں -

لیکن میرا خیال هے که اون لوگوں کو جنهیں یه دعوی هے که وه اسلام کے پیرو هیں مگر وه احکام اسلام کي پورا نهیں کرتے' الزام دینے کے ساتهه هي همیں یه بهي ضرور خیال کرنا ضروري هے که آیا مقتدایان مذهب نے جنکا فرض تبلیغ احکام اسلام تها' اپنے فرائض کي ادائگي میں کوتاهي کي یا نهیں ؟ یهاں پر کوتاهي سے مراد صرف عدم تبلیغ هي نهیں هے' کیونکه بظاهر اسکا ثبوت ذرا مشکل معلوم هوتا هے اور میں اپنے مضمون کے مبحث سے دور جا پڑونگا اگر میں اس بحث کو اوٹهاؤں' بلکه میرا مقصد اس موقعه پر یه ظاهر کرنا هے که تبلیغ کے عملي کام میں جن امور کے ملحوظ رکهنے کي ضرورت تهي' وه ملحوظ رکهے گئے یا نهیں ؟ بلا شبه سوسائٹي خود ایک زبردست مصلح هے' بشرطیه اون اصول کا عملدرآمد اوس میں جاري هو جن پر عمل کرنا اوسکي ترقي کے لیے ضروري هے - اگر ایسا عملدرآمد جاري نهیں هے' تو اصول في نفسه اپني پابندي پر افراد کو مجبور نهیں کرسکتے - یه ظاهر هے که مسلمان اپنے سوشیل معاملات میں بهي مذهب هي کا منه دیکهتے هیں' اور اس حقیقت سے انکار کرنا کفر هے که اسلام نے معاشرتي زندگي کے لیے ایک مکمل دستور العمل تیار کردیا هے' مگر في زماننا اصول کا عمل

درآمد اس صورت سے هورها هے که وه اکثر سوسائٹي میں جاري هو هي نهیں سکتے ' کیونکه جس صورت سے وه عملدرآمد کے لیے پیش کئے جاتے هیں وه صورت اکثر نا قابل العمل هوتي هے - میرا یه مطلب هرگز نهیں هے که هر شخص کي خواهش کے مطابق احکام مذهبي میں تنسیخ و ترمیم کردي جاے ' حاشا و کلا - مگر هر موقعه کي اهمیت کے لحاظ سے هر کام کا کم و بیش ضروري یا غیر ضروري هونا تو اسلام کے عملي نظام کا ایک بڑا خاصه هے - تعجب هے که جو لوگ اسلام کي خالص تعلیم کي ترویج کے مدعي هیں' وه سب سے زیاده اس تناسب اور اعتدال کي طرف سے چشم پوشي کرتے هیں' جسپر احکام اسلام کا قابل عمل هونا منحصر هے' اور جسکي بنا پرخود اسلام محاسن و معائب کے مختلف مدارج اهمیت پر روشني ڈالتا هے -

دنیا میں قوانین کے عملدرآمد اور انکو جزو زندگي بنانے کے لیے سب سے زیاده ضروري اور اهم بات یه هے که چھوٹے اور بڑے جرائم کے لیے مختلف سزائیں مقرر کي جائیں ' تا که جو طبیعتیں اسقدر بگڑي هوئي نهیں هیں که وه بڑي سے بڑي سزا کو بھي بے پروائي سے دیکھیں ' انپر بڑي سزاؤں کا خوف اور اثر قائم رهے - اسلام نے بھي صغائر اور کبائر کي تفصیل اسي اصول کو مد نظر رکھکر کي هے' لیکن اس زمانے کے مقتدایان مذهب کا یه حساب هے که ان کے نزدیک چھوٹے سے چھوٹا جرم اور بڑے سے بڑا جرم مجرم کے دائرۂ اسلام سے خارج هوجانے کے معامله میں قریب قریب یکساں اثر رکھتا هے -

تھوڑي دیر کے لیے اس سوسائٹي کا تصور باندھیے جهاں دفعه ۳۴ - پولیس ایکٹ کي خلاف ورزي کے ارتکاب پر بھي وهي سزا دي جاتي هے' جو قتل عمد پر دي جاني چاهیے ' تو آپ کے سامنے اس احتساب کي تصویر کھچ جائیگي ' جس کي اسوقت اسلامي سوسائٹي میں جاري رکھے جانے کي کوشش کي جا رهي هے -

نه صرف معمولي واعظ بلکه بعض ایسے علما بھي جن کا تبحر اور تفقه مسلم هے ' اس قسم کي باتیں کهنے میں ذرا تامل نهیں کرتے که کوٹ پتلون پهننا یا میز پر کھانا کھانا انسان کے کفر کي کافي سند هے -

پھر جب دائرۂ اسلام اسقدر تنگ هے ' جس سے انسان کا باهر هوجانا هر چھوٹي سے چھوٹي خلاف ورزي مسائل فروعي و فقهي پر لازم آتا هے ' اور جمهور عوام اپنے مقدس علما کي تقلید میں اسي بات کے قائل هیں' تو احتساب عمومي کي وه قوت کیونکر باقي ره سکتي هے جو زمانۂ سلف میں موجود تھي ؟ جب ایسے صغائر کے ارتکاب پر بلکه ایسے افعال پر جنھیں بعض حالتوں میں صغائر میں شمار کرنا بھي مشکل هے بلکه محض بے ضرر اور گناه وثواب کے خیال سے بالکل بے تعلق هونے کي وجه سے مذهبي احتساب کے دائرے کے اندر بھي واقع نهیں هیں' کوئي شخص مسلم سوسائٹي میں عزت کا مستحق نهیں ره سکتا یاکم ازکم جمهور عوام کي نظر میں مبغوض هوجاتا هے ' تو اسے احتساب کا اندیشه کهاں تک باقي ره سکتا هے ' اور ان افعال کے ارتکاب سے جو درحقیقت صغائر بلکه کبائر میں داخل هیں ' اسے کون سي رکاوٹ اور کونسا دباؤ مانع آسکتا هے ؟

پس احتساب کي قوت کا زائل هوجانا درحقیقت نتیجه هے اس کے غلط استعمال کا ' یعني احتساب بیجا کي شدت کي وجه سے ان موقعوں پر جهاں اسکا اثر في الواقع قوي هونا چاهیے تها ' وهاں بھي وه مضمحل هوگیا هے - اور اُن لوگوں کو جو آزادي عمل کو اپني خواهشات نفساني کے لیے ایک آڑ بنانا چاهتے هیں ' ایک حیله هاتھه آگیا هے که وه یوں بھي اسلامي سوسائٹي میں عزت کي نظر سے نهیں دیکھے جاسکتے - پھر کیوں اپنے عیش ونفس پرستي میں خلل ڈالیں ؟ میرے نزدیک یه نتیجه اس امر کا هے که علماے دین نے تبلیغ و اشاعت کا عملي فرض بجا لانا ترک کردیا هے ورنه تناسب کا وه احساس جو صرف عمل کا نتیجه هے اس صورت سے مفقود نه هو جاتا اور ان کے پیش نظر همیشه یه بات رهتي که اساسي اصول کو محفوظ رکھتے هوے اکثر فروعي معاملات میں رفق و مدارات سے وه کام نکلتا هے جو شدت و غلظت سے کبھي نهیں نکل سکتا' اور غالباً بهت زمانه نهیں گذریگا که علماے دین کو یه بات بجبر تسلیم کرني پڑیگي جسے وه اب به خوشي تسلیم نهیں کرتے ' کیونکه اس وقت هم تاریخ اسلام کے ایک جدید دور میں داخل هو رهے هیں' اور مستقبل امیدوں سے بھرا هوا هے - اشاعت اسلام کے عملي فرائض کا احساس پیدا هوتا جاتا هے ' اور اس بات کي طرف اب توجه کو مبذول کرنے کے لیے ایک سامان غیب سے پیدا هوگیا هے جسپر اس عاجز نے رساله ید بیضا میں جو میري زیر نگرانی نکلنے والا ایک ماهوار رساله تها ' سنه ۱۹۰۹ ع میں پروفیسر فلنٹ کي کتاب "تھي ازم" کے ترجمه کے مقدمه میں توجه دلائي تھي یعني یه که اسلام کے همه گیر اصول کي روشني کو بلاد مغرب تک پهونچانے کا وقت اب قریب آگیا هے - خداوند تعالی مدد کرے - آمین -

عبد الغفار - اختر - بي - اے (علیگ)

الهــلال :

آپنے نهایت سنجیدگي سے ایک نهایت هي اهم اور اقدم مسئله پر بحث کي هے فجزاکم الله - لیکن ساتھه هي متعجب هوں که اُن تمام تحریرات سے کیوں آپ بے خبر رهے جو آغاز اشاعت الهلال سے اس بارے میں نکل چکي هیں اور جن میں نهایت واضح طور پر اس عاجز نے اپنے خیالات ظاهر کیے هیں - بهر حال آئنده نمبر میں اسکي نسبت عرض کرونگا -

---

اهــل قلــم کو مــژده

کیا آپ ملک برهما میں اپني کتاب میرے ذریعه فروخت کرنا چاهتے هیں ؟ اگر منظور هو تو شرائط و کمیشن بذریعه خط و کتابت طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسي
نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

باجلاس جناب قاضي عبد العزیز خانصاحب نائب تحصیلدار پشین ضلع کوئٹه بلوچستان -

بمقدمه اتن مل مرهن مل بذریعه اتن مل دکاندار بازار سرانان تحصیل پشین ضلع کوئٹه ملک بلوچستان - مدعي بنام سلطان بخش ولد نا معلوم ذات درزي سکنه بازار سرانان مدعا علیه

دعوی مبلغ ۳۷ روپیه - ۳ آنه

مقدمه مندرجه صدر میں مدعا علیه روپوش هے اور باوجود تلاش کے کچھه پته مدعا علیه کا نهیں ملا اسلیے یه اشتهار دیا جاتا هے که اگر مدعا علیه صدر بتاریخ ۲۰ جنوري سنه ۱۹۱۴ع اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت هوکر پیروي مقدمه نهیں کریگا - تو بموجب دفعه (۱۰۰) ضابطه دیواني تجویز مقدمه یکطرفه عمل میں آویگي - دستخط اور مهر عدالت سے آج بتاریخ ۱۱ ماه دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع جاري هوا '

(مهر عدالت)

انتقاد

اردو علم ادب اور ایک فرمانروا مصنف

علیا حضرة نواب سلطان جهاں بیگم بالقابها فرنفرماے بهوپال

ذرق علم ارر امارت ر ریاست ' ایک رجود میں بهت کم جمع هوے هیں - اگر تمام دنیا کي تاریخ سے امثال علم ر کمال یکجا جمع کیے جائیں تو معلوم هوگا که علم کو فقر ر افلاس سے ایک خاص مناسبت رهي هے - اسکا جمال مقدس همیشه جسم خاک آلود ' بوریاے شکسته' ارر گلیم صد پیوند کے ساتهه جلوه آرا هوا هے ارر تخت حکومت ارر ایوان عیش ر راحت کو بهت کم اسکي هم آغوشي نصیب هوئي هے ؛

به سرزعشق شاهاں را چه کار ست؟
که سنگ لعل خالي از شرار ست !

اللهـم احیني مسکیناً ' ر امتني مسکیناً ' ر احشرني في زمرة المساکین -

تاهـم مبدۂ فیاض کي بخشش ر سخا کي کوئي حد نهیں - بعض ایسے شاندار مستثنیات بهي اس کلیه میں موجود هیں جنکا رجود دربار شاهي ر اجلال ارر مجلس علم ر کمال' درنوں کیلیے موجب افتخار رها هے :

و ما احسن الدین والدنیا لواجتمعا

خصوصیت کے ساتهه تاریخ اسلام اس امتیاز خاص سے سرفراز رهي هے - اسلام کي علم پروري نے جو روح علمي اپنے پیروؤں میں پیدا کردي تهي ' اسکي کار فرمائیوں کو تخت حکومت کي مشغولیتیں نه روک سکیں - وہ امراؤ شاهان اسلام جو صبح کو دربار شاهي میں نظم ممالک ارر فتح بلدان کے احکام ر اوامر نافذ کرتے تهے' ایک رقت آتا تها که تخت حکومت کي جگه فرش مجلس پر' ارر نیام شمشیر کي جگه قلمدان تصنیف ر تالیف کے سامنے' ارراق کتب ارر اجزاء صحائف کي جمع ر تدرین میں مصروف هوجاتے تهے !

ابو هاشم خالد بن یزید بن معاریه نے فن کیمیا (کیمسٹري) ارر طب میں کتابیں تصنیف کیں - قاضي ابن خلکان نے اسکا ترجمه لکها هے ارر ابن الندیم نے کتاب الحرارت ارر کتاب الصحیفه اسکي تصنیفات میں سے دیکهي تهي - خلیفه المعتز عباسي ایک اول درجه کا ادیب ر مصنف تها - نوح سامانی کي تصنیف کا ذکر کیا گیا هے - صاحب ابن عبّاد کي شهرت اسقدر هے که تذکره کي ضرورت نهیں - ابو الفداء کي تاریخ مشهور هے - جمال الدین قفطي نے تاریخ الحکما ایوان امارت میں لکهي - سلطان محمد فاتح عثماني کي ایک تصنیف قسطنطنیه میں ابتک موجود هے - پادشاهوں کي خود نوشته سوانح عمریاں (آٹو بائیوگریفي) فارسي علم ادب کا ایک امتیاز خاص تسلیم کیا گیا هے - تزک بابري ارر جهانگیري همارے پاس موجود هیں -

تصنیف ر تالیف سے قطع نظر کرکے اگر محض علم رفن کے لحاظ سے دیکها جاے' تو تاریخ اسلام سے صدها خلفا ر امرا کے نام چهانٹے جاسکتے هیں ارر بلا خوف تغلیط دعوا کیا جاسکتا هے که علم ر امارت کے اجتماع کي مثالیں جسقدر تاریخ اسلام پیش کر سکتي هے' دنیا کي کوئي متمدن قوم نهیں پیش کرسکتي -

اردو علم ادب کي ایک فرمانروا مصنفۂ محترمه :
علیا حضرة بیگم صاحبه بهوپال بالقابها

لیکن انقلاب کا یه کیسا درد انگیز منظر هے که جس قوم نے تلوار کے سائے ارر تخت کي خود فراموشیوں میں بهي حیات علمي بسر کي هو' آج اسکے مدارس ر جوامع کے صحن ارر علم ر فن کي مجالس ذرق علمي سے خالي هیں' ارر ایوان ر دربار سے کیا امید کیجیے که خود همارے مدرسے ارر دار العلوم هي اب مصنف پیدا کرنے سے عاجز هوگئے هیں :

آگ تهے ابتداے عشق میں هم
هوگئے خاک انتها هے یه

و ما ظلمهم الله ولکن کانوا انفسهم یظلمون !

(فرمانرواے بهوپال)

لیکن الحمد لله که ایک نظیر موجوده عالم اسلامي میں ایسي موجود هے' جو ریاست ر ملک راني کے ساتهه شوق علم ارر ذرق تصنیف ر تالیف کو بهي جمع کرتي هے' ارر مزید براں یه که وہ صنف رجال میں سے نهیں هے جس کو اپنے تقدم کا همیشه غرور بیجا رها هے' بلکه اس صنف اناث میں سے هے جسکو دماغي ر ذهني اشغال سے همیشه معذور سمجها گیا هے ' ارر في الحقیقت اگر ایسي هي چند مثالیں هر دور میں ملتي رهیں تو بقول متنبي کے :

لفضلت النساء علی الرجال

فی الحقیقت یه رجود گرامي آج نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي کے لیے موجب صد افتخار هے - حضور عالیه کي ذاتي قابلیت ر لیاقت ' قوة تدبر ر نظم ریاست ' سیاست داني ر کار فرمائي' جوش ملي ر اسلام خواهي' علم پروري ر جود ر سخا' اعمال خیریه ر کار هاے حسنه ' ایسے اوصاف جلیله ر عظیمه هیں '

جنمیں سے ہر ایک وصف بجاے خود کسی انسان کے شرف و امتیاز کیلیے بہترین وسیلہ ہو سکتا ہے - ان سب پر مستزاد یہ کہ وہ بہ حیثیت ایک مصنفہ و اہل قلم کے بھی جلوہ افروز ہیں ' اور مسلسل تین مفید و دلچسپ کتابیں انکی تالیفات میں سے چھپ کر شایع ہو چکی ہیں -

ہر کام کی قیمت اسکے عوارض و اضافی حالات کی نسبت سے قرار دی جاتی ہے - اگر ایک فقیر علم ' مدرسہ و خانقاہ کے حجرے میں بیٹھکر ' دنیا کے تمام تفکرات و ترددات سے قطع تعلق کرکے ' تصنیف و تالیف میں مصروف ہے تو اسکے اشغال علمیہ کے نتائج جسقدر بھی اعلی و اکمل ہوں ' ہونے ہی چاہئیں - و لکل فن رجال -

لیکن ایک فرماں رواے ریاست لاکھوں مخلوقات الہی کی نگرانی و خدمت گذاری اور ایک پورے خطۂ ارضی کے نظم و ادارہ کے ساتھہ اگر ایک صفحہ بھی تالیف کرکے پیش کردے ' تو ہزار درجہ اس سے کہیں زیادہ موجب استحسان و شرف و احترام ہے !

میں ریاست بھوپال کی خدمات دینی و قومی کا تذکرہ نہیں کرونگا ' کیونکہ یہ امر اب اس درجہ واضح و آشکارا ہے کہ محتاج تفصیل نہیں - ہر شخص جو موجودہ قومی و دینی و علمی کاموں کے حالات سنتا رہتا ہے ' اس سے بے خبر نہیں ہے کہ اس ایک ہی آفتاب جود و سخا کی روشنی کس کس گوشے کو منور نہیں کر رہی ؟

رشک آیدم بہ روشنی دیدہ ہاے خلق
دانستہ ام کہ از اثر گرد راہ کیست ؟

حق یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالی کی یہ ایک بہت بڑی بخشش توفیق ہے جو فرمانرواے بھوپال کو مرحمت ہوئی ہے - دولت و قوت ایک امانت الہی ہے ' جو صرف اسلیے ہے تاکہ ایک خادم و امانت دار کی طرح اسکی نگرانی کی جائے ' اور اسکو بندگان الہی کی خدمت اور مرضات الہیہ کی راہ میں خرچ کیا جائے ' اور جس خوش طالع کو امارت و ریاست کے ساتھہ اسکے استعمال صحیح کی بھی قابلیت عطا ہو ' اس سے بڑھکر اس آسمان کے نیچے کوئی خوش بخت نہیں - زاہدان شب زندہ دار جو صائم الدھر اور دائم نوافل گذار ہوں ' مجاہدین فی سبیل اللہ جو اپنے نفوس کو حفظ کلمۂ حق و صداقت کی راہ میں قربان کریں ' علماء شریعت اور صوفیاء طریقت ' جو اپنی خدمات علم و تفقہ اور ارشاد و ہدایت سے خلق اللہ کو سعادت اندوز فرمائیں ' یہ سب کے سب بھی اُن مدارج عالیہ اور فضائل الہیہ سے محروم ہیں ' جو اُس خوش نصیب کو حاصل ہونگے -

پس اصل یہ ہے کہ اگر حق تعالے نے سرکار عالیہ کو خدمت ملک و ملت کی توفیق مرحمت فرمائی ہے ' تو اسکے لیے قوم کو جتنا انکا شکر گذار ہونا چاہیے ' اُس سے کہیں زیادہ خود انکو اللہ کا شکر گذار ہونا چاہیے ' اور انسان کو چاہیے کہ انسانوں کی مدح کم کرے پر خداے قدوس کی حمد و ثنا زیادہ بجا لاے -

ولئن شکرتم لازیدنکم ' ولئن کفرتم ' ان عذابی لشدید -

تمام ملک انکی سچی مدح سے گونج رہا ہے ' مگر میں مدح مزید کی جگہ یہ عرض کرونگا کہ وہ اور زیادہ شکر نعمت بجا لائیں ' اور سعی فرمائیں کہ اس سے بھی زیادہ کار ہاے خیر انکی ذات شاہانہ سے تعمیر و رزق پائیں - وقت ہے کہ انکی توجہ عالی کسی عظیم الشان دینی خدمت کی طرف مبذول ہو کہ ملت بیضاء اپنی غربت اولی میں مبتلا ہوگئی ہے ' اور ایسے افراد عالیہ کی ازبس محتاج ہے -

بہر حال سر دست مقصود حضور عالیہ کی تصنیفات ہیں ' جن میں سب سے پہلے ضخیم و مطول خود نوشتہ سوانح عمری یا تزک سلطانی ہے ' اور دو تازہ مطبوعات تربیت اطفال اور حفظان صحت کے متعلق ہیں -

اردو علم ادب اپنے صف مصنفین میں ایک ایسے وجود گرامی کی موجودگی پر جسقدر شادماں و نشاط کار ہو ' کم ہے - سوانح عمری کے مطالعہ کا ابتک مجھے موقعہ نہیں ملا - سر دست آخری رسائل کے متعلق آیندہ نمبر میں کچھہ عرض کرونگا :

ولو کان النساء کمن ذکرنا
لفضلت النساء علی الرجال !

بڑی جنتری سنہ ۱۹۱۴

قیمت ایک روپیہ نامی پریس - کانپور

جناب منشی رحمت اللہ صاحب رعد کے نامی پریس اور انکی خوشنما و دلچسپ تقویم نے اپنی صوری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے جو شہرت تمام ملک بلکہ بیرون ہند تک میں حاصل کرلی ہے ' وہ محتاج بیان نہیں -

ہر سال ملک کو انکی تقویم کا انتظار ہوتا ہے ' انہوں نے سنگی طباعۃ کے جو نمونے اپنی مطبوعات علی الخصوص سالانہ تقویم کی رنگین تصاویر اور مطلاؤ مذھب مینا کاری میں دکھلاے ہیں ' وہ انکی طبع صنیع اور کمال فن پر گواہی دیتے ہیں -

نئے سال کی جنتری بھی مرتب ہوکر شائع ہوگئی ہے - افسوس ہے کہ باوجود خاموش اور پر سکون زندگی کے وہ مسجد کانپور کے الم ناک حوادث سے محفوظ نہ رہسکے ' اور اسکی پریشانیوں کی وجہ سے تقویم کی ترتیب و اشاعت میں دیر ہوگئی -

سال تمام کا سب سے بڑا حادثہ مسجد مچھلی بازار کانپور کا واقعہ تھا اسلیے ابتدا میں اسکی تصویر دی ہے - معمولی تقویمی جداول و مطالب کے حسب معمول تاریخی حصہ علاوہ تاریخ افغانستان کا باتصویر ہے - مصوری و نقاشی کے متعلق ایک نہایت دلچسپ مضمون درج کیا ہے اور انگریزی کے با تصویر جغرافی نقشوں کے اصول پر تمام قطعات ارض کے نقشے بھی دیے ہیں ' جنمیں اُن ممالک کی مشہور بحری و ارضی پیداوار ' عمارتیں ' بحور و انہار اور خصوصیات ملکی دکھلاے گئے ہیں جو نہایت دلچسپ ہیں -

نمایش دستکاری خواتین ہند

اعلان

نمایش مندرجہ عنوان جسکا انعقاد ۱۶ مارچ سے ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع تک علیا حضرت دام اقبالھا نے منظور فرمایا تھا - وہ اب بوجہ قربت زمانہ درو فصل بجاے تواریخ مذکورہ کے یکم مارچ سے دھم مارچ سنہ صدر تک منعقد ہوگی بغرض آگاہی ہر خاص و عام اس نظر سے کہ نمایش مذکورہ نمایش اسپان کے ساتھہ ساتھہ منعقد ہو اطلاع دیجاتی ہے - فقط -

حسب الحکم فرمان رواے بھوپال .

اودہ نراین - بسریا

چیف سیکریٹری فرمان رواے بھوپال .

مذاکرۂ علمیہ

غـــرائـب الافـلاک

او ملکـــوت السمـــاوات

صفحـة من علم الفلـک الحديث

او لم ينظروا في ملكوت السماوات والارض و ما خلق الله من شي ؟

گرميوں كي راتوں ميں جبكه آسمان ابر و غبار سے صاف اور چهوٹے بڑے ستاروں سے جگمگا رها هو ' تو كون ايسا بيدل هے جسكي نظر ايک بار اس باصره نواز جمال طبيعي كي طرف نه اٹهه جائيگي ؟ ان ديكهنے والوں ميں كتنے هي ايسے هونگے جو ايک بار تو ضرور اپنے دل سے پوچهه ليتے هونگے كه :

چيست اين گنبد طلسمين كار ؟

ليكن اگر آج جبكه فطرة كے نواميس و اسرار كے كشف و ادراک ميں انسان كو اسدرجه توغل و انهماک هے ' همارے دلوں ميں يه خيال پيدا هوتا هے تو آج سے بهت پہلے اسوقت بهي لوگوں كے دلوں ميں يه خيال پيدا هو چكا هے ' جبكه نواميس طبيعة سے انسان كے جهل اور عدم ارتقاء فكري كا يه حال تها كه وه هر اثر طبيعي كے ليے ايک علحده خدا مانتا تها ' اور اسطرح اسكے هزارها خود ساخته معبود تهے ' جنكے هياكل و معابد ميں اسكا سر نياز خم اور دست دعا بلند هوتا تها !

* * *

حيوان اور انسان ' دونوں ايک هي شے كو ديكهتے هيں - وه شے اگر حيوان كيليے ضرورت كي هوتي هے اور اسكو اسوقت اس شے كي حاجت بهي هوتي هے تو وه ركهتا هے اور اس سے متمتع هوتا هے ' ورنه ايک غلط انداز نظر ڈالتا هوا گذر جاتا هے -

ليكن انسان بهرحال ركهتا هے اور سونچتا هے كه يه كيا هے ؟ كہاں سے آئي ؟ كيوں كر آئي ؟ وغيره و غيره -

يهي شے هے جسكو " تجسس و تفحص " كهتے هيں ' اور يهي انسان كے تمام علوم و معارف كا سرچشمه ' اور اسكے مساعي و مجاهدات فكر كا محرک اصلي هے اور اسي ليے قران كريم نے جا بجا تدبر و تفكر پر زور ديا هے -

ليكن يه كيسي عجيب بات هے كه اس تجسس كے عمل كا آغاز زمين اور اسكے قرب و جوار كي اشياء كے بدلے سب سے پہلے آسمان سے هوتا هے !

تم نے ديكها هوگا كه بچے جب پوري طرح بولنے لگتے هيں اور اپني ماں كي آغوش ميں شب كو صحن ميں بيٹهتے هيں ' تو كون و ما في الكون كے متعلق انكے سوالات كا آغاز آسمان اور ستاروں هي سے هوتا هے - وه پوچهتے هيں كه " آسمان كيا هے " ؟ كيا ستارے اسميں جڑے هوے هيں ؟ چاند بهي جڑا هے ؟ چاند كيا چلتا هے ؟ كيا اسكے بهي هماري طرح پانوں هيں ؟

اسكے مقابله ميں آب و آتش ' خاک و باد ' اشجار و اثمار ' حيوانات و جمادات ' يعني جو چيزيں زمين كے متعلق هيں ' انكي نسبت سوال كي نوبت بمشكل سن شعور تک پهنچنے كے بعد آتي هوگي -

نوع كا دماغ بالكل افراد كے دماغ كے مشابه هوتا هے - پس جسطرح كه افراد كے دماغ پہلے سماء و ما في السماء كي تحقيق كي طرف متوجه هوتے هيں ' اسيطرح غالباً نوع كا دماغ بهي سب سے پہلے سماء و ما في السماء كي طرف متوجه هوا -

وجه تقدم خواه صرف يهي هو ' يا اسكے علاوه اور اسباب بهي هوں ' مگر تاريخ علوم كا يه ايک مسلمه مسئله هے كه انسان كا قديم ترين سرمايۂ علمي آسمان هي كے متعلق هے -

* * *

دنيا كے قديم ترين لوا برداران علم هندوستاني ' مصري ' اور كلداني هيں اور تاريخ علوم كا يه ايک اهم مبحث رها هے كه انميں سے شرف اوليت كا حقدار كون هے ؟

اس بحث كا نه تو يه موقع هے اور نه ضرورت هے اسليے هم اسكو قلم انداز كرتے هيں - شرف اوليت خواه كسي كو حاصل هو مگر تينوں قوموں ميں علوم فلكيه نهايت ترقي كر چكے تهے - انكے جانشين يوناني هوے - يونانيوں ميں بهي علوم فلكيه كي گرم بازاري رهي -

ان تمام امم پيشين نے علوم فلكيه كي بيحد خدمت كي ' اور بعض مسائل تو ايسے دريافت كيے كه اگر آج با ايں همه تقدم علوم و توسع ذرائع اكتشاف ' وه مسائل دريافت هوتے ' تو علمي دنيا صداهاے تحسين و آفرين سے گونج اٹهتي -

ان اسلاف كے دريافت كرده بعض قواعد ايسے هيں جن سے گو اسوقت كسي وجه خاص سے صحيح نتائج نه نكالے جاسكيں ' مگر وه قواعد بجاے خود بالكل صحيح اور بهترين قواعد هيں ' اور آج همارے بهت سے مسائل كا مبني و اساس -

مثلاً زمين ' آفتاب ' اور ماهتاب كو لو - زمين سے يه دونوں ستارے بهت دور هيں مگر ان دونوں كے بعد ميں كيا نسبت هے ؟ ارسترافس نے آج سے دو هزار دو سو برس پہلے قياس سے كها تها كه يه نسبت انيس اور ايک كي هے - يعني چاند زمين سے جسقدر دور هے ' سورج اس سے ۱۹ گونه زياده دور هے - هرچند كه ارسترفس كا يه قياس صحيح نهيں ' آفتاب و ماهتاب كے بعد ميں اس سے كهيں زياده نسبت هے ' مگر با ايں همه جس قاعده كي بنا پر اس نے يه نتيجه نكالا تها ' وه قاعده بالكل صحيح اور اسدرجه دقيق و غامض هے كه اس زمانه كے فلكيين ميں سے عوام ايک طرف ' خواص كا ذهن بهي شايد وهاں تک نه پهنچتا -

* * *

تمام علوم كي طرح علم الفلک پر بهي تقدم و تاخر ' اور ترقي تنزل كے مختلف دور گزر رهے هيں - ايک زمانه وه تها كه اوج

ترقي پر تها - نئے ستاروں کے اکتشاف ' مقدار رفتار ' سمت رفتار ' ایام طلوع و غروب وغیرہ وغیرہ مسائل کي تحقیقات سے اسکے سرمایہ میں اضافہ هوتا رهتا تها - پهر وہ زمانہ آیا کہ تنزل شروع هوا ' یہاں تک کہ بالاخر رفتار ترقي جمود و سکون سے بدلگئي - اسوقت کے علم الفلک کا سرمایہ صرف اسلاف کے آراء و افکار تھے -

یہي حالت رهي یہاں تک کہ گلیلیو ایطالي (Galiles) پیدا هوا - گلیلیو نے اس جمود کو حرکت سے بدلا اور اس انقلاب عظیم کي داغ بیل ڈالي جو هم اسوقت دیکهہ رهے هیں -

* * *

در اصل اس انقلاب کا سبب وہ چهوٹي سي دوربین تهي جو اس نے سنہ ۱۶۰۹ ع میں بنالي تهي -

اسن دوربین سے اس نے ستاروں کے دیکهنے میں مدد لي - اس تجربہ میں جب اسکو کامیابي هوئي تو اسي اصول پر اس نے ایک بڑي دوربین بنالي - اس بڑي دوربین کا پہلا کارنامہ یہ هے کہ مشتري کے گرد گردش کرنے والے چاند نظر آگئے -

گلیلیو کي دوربین ایک خاص حد تک بڑهائي جا سکتي تهي - پس اگر آلات رصدیہ کي ترقي اس دوربین تک آکے رک جاتي ' تو یقیناً یہ انقلاب اسقدر عظمت و وسعت اختیار نہ کرسکتا -

لیکن بند ٹوٹ چکا تها اور عرصہ کے رکے هوے پاني میں حرکت شروع هوگئي تهي ' یہ قاعدہ هے کہ جب کسي جمود طویل کے بعد حرکت شروع هوتي هے تو پهر بغیر کسي شدید امتداد کے وہ نہیں رک سکتي - چند هي سال گزرے تھے کہ اسي اصول پر بلور سے دوربینیں بنائي گئیں جو بہت زیادہ بڑهائي جاسکتي تهیں ' چنانچہ اسي زمانہ میں هرشل نے اتني بڑي دوربین بنائي ' جسکا چونگا ۴۰ قدم (فیت) لمبا تها - اس دوربین سے اس نے وہ ستارے دیکهے ' جو گو حجم میں آفتاب سے بہت زیادہ بڑے هیں مگر باایں همہ بعد مسافت کي وجہ سے کڑوروں سال میں انکي روشني هم تک پہنچتي هے - یہ یاد رکهنا چاهیے کہ نور کي رفتار في ثانیہ (سکنڈ) دو لاکهہ میل هے -

* * *

دوربین کي اس غیر معمولي ترقي نے اکتشافات کا دروازہ کهولدیا ' اور ایسے ایسے عجیب و غریب حقائق هیئة بے نقاب هوے ' جنکا وهم و گمان بهي قدما کو نہ تها -

تم نے بارها تاروں بهري رات میں چهوٹے چهوٹے صدها ستارے بکهرے هوے دیکهے هونگے ' مگر شاید کبهي تمهیں انکي اصلي حقیقت کا وهم بهي نہ هوا هوگا ؟

یہ ترقي یافتہ دوربینیں بتاتي هیں کہ یہ ستارے جو همیں اسقدر صغیر الحجم مثل نقطے کے نظر آتے هیں ' در اصل همارے آفتاب کي طرح بڑے بڑے آفتاب هیں - انمیں سے بعض ایک هیں اور بعض دو کا مجموعہ - - انکے رنگ اور رنگ کي طرح انکا مادہ قوام یا مایہ خمیر بهي مختلف هے - بعض کا قوام گیس سے هے اور بعض چهوٹے چهوٹے ذرات سے مرکب هیں -

اسیطرح ایک ستارہ هے جسے عرب " غول " کہتے هیں - اس ستارہ کي یہ حالت هے کہ کبهي کبهي اسقدر ماند پڑ جاتا هے کہ بمشکل نظر آتا هے - عنترہ عبسي ایک مشہور شہسوار اور نبرد آزما عربي شاعر هے - وہ کہتا هے :

والغـول بین یدي یظهـر تـارة
ویکاد یخفي مثل ضوء المشعل

ترجمہ — اور ستارہ غول کبهي تو اسقدر پر نور هوتا هے کہ خوب ظاهر و واضح نظر آتا هے ' اور کبهي اسقدر ماند هوجاتا هے کہ مشعل کي روشني کي طرح معلوم هوتا هے کہ چهپ جانے کو هے -

اس تغیر ظلمت و نور کے اسباب پہلے غیر معلوم تھے مگر اب تحقیق هوگئے هیں - اصل یہ هے کہ جسطرح همارے زمین کے گرد چاند گردش کرتا هے ' اسي طرح اس ستارے کے گرد بهي ایک اور ستارہ گردش کرتا هے - یہ دوسرا ستارہ خود روشن نہیں هے بلکہ تاریک هے - اسلیے جب وہ گردش کرتے کرتے غول کے اس حصے کے سامنے آجاتا هے جو همارے زمین کے بالمقابل هے تو غول کا نور کم هوجاتا هے اور همارے نظر سے قریباً مخفي و مستور هوجاتا هے - پهر یہ دوسرا ستارہ جسقدر هٹتا جاتا هے ' اتنا هي غول بهي نظر آتا جاتا هے ' یہاں تک کہ بالکل درخشاں اور جگمگاتا هوا نمایاں هوجاتا هے -

ستارہ " قطب " در اصل چار ستاروں کا مجموعہ هے ' انمیں سے تین تو نہایت درخشاں هیں اور ایک کسیقدر کم روشن هے -

" رجل الجبار " در اصل دو آفتاب هیں - اسمیں سے ایک سفید اور ایک نیلگوں هے -

* * *

تم نے دیکها هوگا کہ شب کو چهٹکے هوے تاروں میں چند ستاروں کے گچهے یا جهرمٹ نظر آتے هیں - موجودہ تحقیق یہ هے کہ اس قسم کے ستارے کم از کم ایک لاکهہ ۴۰ هزار هیں - بلکہ اغلب یہ هے کہ تمام ستاروں میں سے ایک ثلث اسیطرح مزدوج هیں -

جسطرح همارا عالم شمسي هے ' اسیطرح ان نجوم مزدوجہ کے بهي عوالم شمسیہ هیں - بالفاظ واضح تر جسطرح همارے عالم میں ایک آفتاب هے - وہ اپني جگہ پر ساکن هے ' اسکے گرد تمام دوسرے سیارے گردش کررهے هیں ' اسیطرح ان نجوم مزدوجہ میں بهي ایک ستارہ مثل مرکز کے اپني جگہ پر قائم هے اور باقي ستارے اسکے گرد پهر رهے هیں - البتہ همارے عالم اور ان ستاروں کے عوالم میں فرق یہ هے کہ همارے عالم کے ستاروں کے حجم میں باهم بہت فرق هے - مثلاً همارا آفتاب مشتري سے ۱۰۴۷ گونہ بڑا هے ' اور اپنے تمام سیارات و اقمار سے ۷۴۶ گونہ - مگر ان نجوم مزدوجہ کے عالموں میں شاید اسقدر تفاوت نہیں ' وهاں بڑے سے بڑا ستارہ چهوٹے سے چهوٹے ستارے سے چارگونہ بڑا هے -

بعض علماء کہتے هیں کہ اغلب یہ هے کہ ان ستاروں میں سے هر ستارہ همارے آفتاب کي مانند هے ' یعني اتنا هي یا اس سے زیادہ بڑا هے ' اور اسکے گرد دیگر سیارات گردش کرتے هیں - اس خیال کا جزء اول یعني کبر حجم تو ایک غیر مختلف فیہ مسئلہ هے - البتہ دوسرا جزء یعني اسکے گرد ستاروں کي گردش البتہ ایک حد تک محل نظر هے - کیونکہ اسکے ثبوت کي کوئي دلیل نہیں ' اور بر عکس اسکي نفي کي تائید میں دلائل ملتے هیں -

* * *

پہلے رصد کا قاعدہ یہ تها کہ رصد گاہ میں بیٹهکے آسمان کي طرف دیکهتے رهتے تھے - ظاهر هے کہ یہ طریقہ کسقدر وقت ضائع کرنے والا اور موجب تعب و دقت تها ' مگر اختراعات کي کثرت اور آلات و ادوات کے توفر نے جہاں اور بہت سي انساني مصائب کو کم کیا ' وهاں اس علمي مصیبت کو بهي آسان کردیا -

علماء نے رصد گاهوں میں بیٹهنا کم کردیا ' اسکے بدلے دوربینوں کو اسطرح رکها کہ وہ ستاروں کے ساتهہ ساتهہ گهومتي جائیں - پهر ان دوربینوں سے آلات تصویر کو اسطرح ملا دیا کہ وہ بهي دوربینوں کے ساتهہ ساتهہ گهومتے رهیں ' اور اجرام سماویہ

کے هر رخ کا عکس ان آلات تصـویر پر پڑتا رهے ' اسطرح بغیر رصد گاهوں میں بیٹھنے کي زحمت گوارا کیے وہ تمام باتیں معلوم هوجاتي هیں جو کئي کئي دن تـک بیٹھنے کے بعد معلوم هوتي تهیں - یه آلات تصویر ستاروں کي هر نقل و حرکت کي تصویر لیلیتے هیں - گویا اب یهي آلات تصویر ان علماء راصدین کي قائم مقامي کرتے هیں جو رصد گاهوں میں لیل و نهار مراقب رها کرتے تھے !

اس طریقه سے علاوہ اقتصاد وقت و محنت کے ایک بڑا فائدہ یه هوا که ستارہ خواہ کتني هي دور هو' اُسکا نور چاهے جسقدر هي کم هو' اور حرکت و تغیر خواہ کتني هي خفیف هو' مگـر لوح تصویر پر هر نقل و حرکت پوري پوري آ جاتي هے اور وہ دقیق و تاریک چیزیں جو آنکهه کے دست رس سے باهر تهیں اور اسلیے رهجاتي تهیں ' اب کسي طرح نهیں رهسکتیں !

* * *

فن آلات سازي کي ترقي نے وہ وہ محیر العقول کرشمے دکهائے هیں که اگر آج سے چند صدیاں پہلے یه آلات هوتے تو صاحب آلات ساحر یا شعبدہ باز سمجها جاتا - اگر آج سو برس پہلے کے لوگ زندہ هو جائیں اور دنیا کے موجودہ حالات دیکهیں ' تو غالباً اپنے آپ کو عالم خواب یا کسي طلسم کدہ میں سمجهیں' کیونکه آج اسرار و نوامیس طبیعت کے انکشاف اور آلات کي ترقي سے جو حیرت انگیز کام انجام پا رهے هیں ' ان تـک اسلاف کا وہ مخیله بهي نه پهنچا تها' جو ساحروں اور اجنه کي هوش ربا داستانیں تصنیف کیا کرتا تها -

ترقي آلات کي ایک مثال وہ آله هے ' جس کو رنـگ نما (Spectrascope) (۱) کهتے هیں - اس آله سے نور کے مختلف رنگ جدا کیے جاتے اور ان رنگوں کے امتحان و اختبار سے اس جسم منور کے مادہ کا سراغ لگایا جاتا هے - مثلاً ایک جسم منور مسي هے ' تو اسکے نور کي تحلیل سے سبز خطوط پیدا هونگے ' یا اگر زنگ کا هے تو نیلگوں خطوط پیدا هونگے - وقس علي ذلک -

اس آله " رنگ نما " سے یه بهي معلوم هوجاتا هے که اس جسم منور کا قوام جامد هے یا کوئي گیس ؟ اور آیا وہ کسي گیس کے لفافه میں ملفوف هے یا نهیں ؟

* * *

جسطرح ترین کي سیٹي سے اسکے قرب و بعد اور سمت کا اندازہ هو جاتا هے ' اسیطرح اجرام سماویه کے نور سے انکي سمت و سرعت رفتار کا بهي علم هو جاتا هے - صرف شعاعوں یا انکے عکس کو دیکهکے علماء فلک معلوم کرلیتے هیں که یه ستارہ آ رها هے یا جا رها هے ' اور نیز یه که اسکي رفتار سریع هے یا بطي ؟ غرضکه اجرام سماویه کے متعلق هماري معلومات کا ایک بڑا ذریعه انکا نور هے - صرف ایک نور سے هم انکے مادہ' قوام' سمت رفتار' اور سرعت و بطي سیر کو معلوم کرلیتے هیں - لیکن اس آله " رنگ نما " سے استفادہ آسان نهیں ' کیونکه اس سے صرف خطوط نظر آتے هیں ' اور ان خطوط سے عناصر کا اندازہ کیا جاتا هے - بعض عنصر مثلاً لوهے سے متعدد اور مختلف اللون خطوط پیدا هوتے هیں - مگر چاندي کے خطوط اُس سے مختلف اور سونے کے اُن دونوں سے متبائن هوتے هیں - پس اصلي نقطه کار اس امر کي تمیز هے که کون خط کس عنصر کے سبب سے پیدا هوا هے ؟ اور آیا یه متعدد خطوط کسي ایک عنصر کا نتیجه هیں یا چند عناصر کے ' اور وہ عناصر کون کون هیں ؟

اسکے لیے ضرورت هے که راصد (رصد گاہ سے مطالعهٔ فلک کرنے والا) تجربه کار' دقیق التمیز' اور صادق التخمین هو -

اس آله " رنگ نما " کے استعمال سے معلوم هوا هے که ستارہ شعري' جو هم سے کئي ملین پر هے' في ثانیه ۲۶ میل کے حساب سے هم سے دور هوتا هے' ڈیڑهه دن تـک یهي حالت رهتي هے' اسکے بعد اسي شرح رفتار سے وہ قریب هونا شروع هوتا هے -

علماء فلک نے پچاس ملین تصویریں ایسے ستاروں کي لي هیں جو مختلف مجامع میں منقسم هیں ' خود مجامع کي بهي دو قسمیں هیں - آله " رنگ نما " سے معلوم هوتا هے که ان دونوں قسموں کي سمتیں بالکل مقابل و محاذي هیں -

* * *

یه بهي دریافت هوا هے که همارا نظام شمسي یعني آفتاب مع اپنے تمام سیاروں کے ۱۳ میل في ثانیه کے حساب سے سماک رامح کي طرف بڑهرها هے ' اور جسطرح همارا نظام سماک رامح سے ملنے کے لیے اسکي طرف جا رها هے ' اسیطـرح خود سمـاک رامح بهي همارے نظام شمسي کي طرف بسرعت تمام آ رها هے -

قدیم علم الفلـک میں صرف ایک آفتاب مانا جاتا تها ' مگر موجودہ علمـاء نے جـدیـد آلات رصـدیه کي مـدد سے ایک هزار ملین آفتاب دریافت کیے هیں - یه تمام آفتاب مع اپنے سیارات کے اس فضاے بسیط میں گردش کرتے رهتے هیں - جب کبهي دو آفتابوں میں تجاذب هوتا هے اور وہ قریب آ جاتے هیں تو اُنکي رفتار ۴ سو میل في ثانیه هوجاتي هے - اس حساب سے وہ ایک گهنٹه سے کم میں مقابل بهي هو جاتے هیں اور جدا بهي هو جاتے هیں -

آفتابوں کي کثرت ' انکي گردش ' اور تجاذب و تقارب کے وقت انکي سرعت رفـتار کي بنا پر علماء فلک کا خیال هے که دو آفتاب خواہ کتنے هي دور هوں' مگر انکا تصادم هر وقت ممکن هے اور ظاهر هے که جسوقت دو ایسے آفتابوں میں جو ۴ سو میل في ثانیه کے حساب سے چل رهے هوں ' تصادم هوگا تو کیسي قیامت برپا هوگي !

* * *

یه هیں ان صدها غرائب افلاک میں سے چند عجائب' جو جدید علم الفلک نے همیں بتائے - پس اگر علم الفلک اپنے قدیمي مرکز پر رهتا تو یه تمام حقایق اسیطرح همیشه مستور و مخفي رهتے جسطرح که اس دور جدید سے پہلے تک رهے -

هم نے جو کچهه لکها هے دراصل جدید علم الفلک کے بحر ذخار میں ایک قطرہ سے بهي کم هے - انشاء الله آیندہ بشرط فرصت کسیقدر تفصیل سے لکهینگے اور " هئیة جدیدہ و قران " کا موضوع تو ابهي بالکل باقي هے -

(۱) یه نام دو لفظوں سے مرکب هے - ایک اسپیکٹرا اور دوسرا اسکوپ - اسپیکٹرا جمع هے اسپیکٹرم کي جو ایک لاطیني نژاد کلمه هے - اسپیکٹرم کے لغوي معني هیں وہ مختلف رنـگ جو آنکهیں بند کرنے کے بعد نظر آتے هیں - مگر اصطلاح میں نور کے ان رنگوں کو کهتے هیں ' جو ایک مثلث آله کے ذریعـه سے ' جسے (Priam) کهتے هیں جدا کرکے اس طرح دکهائے جاتے هیں' گویا وہ کسي جالي پر پهیلا دیے گئے هیں - اسکوپ کے معني هیں " نما " - پس اسپیکٹرا سکوپ کے لفظي معني هوے " الوان نور نما " اور یهي اس آله کي تعریف هے -

لیکن " الوان نور نما " کي ترکیب طویل و ثقیل تهي - اگر نور حذف کردیا جائے اور الوان کو رنـگ سے بدلدیا جائے تو یه " رنـگ نما " هوسکتا هے - یه ترکیب سبک و سهل هے اور بآساني زبانوں پر جاري هوسکتي هے - اسي لیے میں نے صرف رنگ نما کو اختیار کیا - البته اس صورت میں معني لغوي معني اصطلاحي سے کسیقدر عام هونگے مگر تداول و استعمال سے اس نقص کي تلافي هوجائیگي اور تهوڑے عرصے کے بعد " رنگ نما " سے بهي اسیطرح خاص آله متبادر هونے لگیگا ' جسطرح که آج خورد بین ' دوربین ' مرغ باد نما ' وغیرہ سے خاص خاص آلات هي متبادر هوتے هیں (تفصیل کے لیے دیکهو مقاله مصطلحات علوم مندرجه الهلال جلد ۲ - نمبر ۱٦) منه -

المراسلة والمناظرة

اتحـــاد شيعــه و اهل سنت

از جناب مولانا شيخ فدا حسين صاحب پروفيسر دينيات محمڈن کالج علي گڈه

نصحت فلم افلح و غشوا فافلحوا
فاوردني نصحي بدار هوان
فان عشت لم انصح و ان مت فالعنوا
ذوي النصح من بعدي لكل لسان

قطعه مذکورہ بالا کا مصداق اتم ميري ذات هے اور بس - ميں نے اپنے مضمون منطبعه الهلال بابت ٣ ماہ ستمبر سنه ١٣ ميں کس قدر اهتمام بليغ مذهبي مناظرات کے انسداد ميں کيا تها ' اور سني اور شيعوں کي فيما بين اتفاق و اتحاد قلبي نه که ظاهري کي ضرورت ظاهر کي تهي اور مخصوص اپنے فرقه کو دعوت صلح و مصالحت دي - پهر کيا اسکا يهي نتيجه تها جو مولوي خادم حسين صاحب کے هاتهه سے مجهے ملا ؟ اگر مولوي خادم حسين صاحب سنيوں کي آڑ پکڑ کر ... اپنی سني ظاهر کرکے ميرے مضمون کا جواب نه ديتے تو ميں هرگز انکي تحرير کا جواب نه ديتا - ميں نے شيعه سنيوں کے درميان اتفاق کي دعوت دي تهي - قادياني اور شيعوں کے درميان نهيں ' مگر چونکه انهوں نے اپنے تئيں سنيوں کے لباس ميں جلوہ ديا هے اس خيال سے که مبادا سادہ مزاج سنيوں کو انکي اس تحرير سے مزيد نفرت و وحشت شيعوں کي طرف سے پيدا هوجاے ' لامحاله محض حسبة لله اعلاء کلمة الله و احقاق حق کيليے چند سطور لکهتا هوں ' ورنه بے نتيجه قيل و قال و سوال و جواب مقصود نهيں -

مولوي صاحب نے اول ميرے کل مضمون کا خلاصه نهايت هي قابليت کے ساتهه تحرير فرمايا هے - ازاں بعد اتفاق کو ديني و ملی ميں تقسيم کيا هے ' اور پهر ديني اتفاق کي تقسيم اصولي و فروعي ميں کي هے ' مگر حد و تعريف هر قسم کي بالکل محذوف اور پهر اصولي قسم اتفاق کو فريقين ميں موجود بتايا هے ' ليکن مجهے ان کي اس راے سے بالکل اختلاف هے ' مشکل يه هے که اصولي اتفاق کي کچهه تعريف نهيں لکهي هے - المعني في بطن الشاعر کا حال هے - رجما بالغيب کيا کها جاے مگر تاهم اتنا ضرور عرض کرونگا که مولوي صاحب کے وسعت معرفت و اطلاع سے بهت بعيد هے که وہ اصولي اتفاق کو بين الفريقين موجود بتاتے هيں - توحيد ' نبوت ' صفات ثبوتيه و سلبيه ' معاد و قرآن وغيرہ ' ديگر تفاصيل ميں ضرور اختلاف اور سخت اختلاف هے ' اگر مولوي صاحب نهيں واقف هيں تو سخت مقام افسوس هے ' مگر با خبر حضرات علماء اهل سنت سے يه امر پوشيدہ نهيں هے -

رها فروعي اتفاق تو اسکا بهي يهي حال هے که وہ ايک مجهول المعني لفظ هے جس کي نه تعريف هے نه حد هے ' ليکن يه جمله سخت عجيب هے که :

" با وجود علماء فريقين کي جانفشاں کوششوں کے الخ " -

نهيں معلوم نهيں وہ فروعي اتفاق کس شے کا نام هے جس کے ليے اتني کوششيں کي گئيں اور وہ کون کون علماء فريقين تهے ' جنهوں نے معلوم نهيں کب يا کس زمانه ميں کيا کيا کوششيں فرمائي تهيں که باوجود ان کے پهر بهي بقول آپ کے سيلاب افتراق نه رک سکا ؟

آگے چل کر ملي اور سياسي اتفاق کے ذيل ميں تحرير فرماتے هيں :

" کيا هی اچها هو اگر هم فروعي اختلافات الخ "

سبحان الله جب آپ ميري دعوت صلح بين الفريقين کي تحرير تک کو ٹهنڈے دل سے نه ديکهه سکے اور با وصف اس کے که اس ميں کوئی شائبه سخت کلامي يا دل آزاري يا مناظرہ مذهبي کا نه تها اس کے جواب ميں خواہ مخواہ ايک دور از کار سخت دل آزار مذهبي مناظرہ کي بنياد قائم کردي ' جس کا نتيجه يه هے که اگر صلح هوتي بهي هو تو نه هوسکے ' تو پهر يقولون ما لا يفعلون کا مصداق بننے سے کيا فائدہ ' اور اس قدر وقت عزيز فضول مذهبي چهيڑ چهاڑ ميں ضائع کرنے سے کيا حاصل ؟

آگے چل کر آپ مشهد مقدس و علماء تبريز کي شهادت کا ذکر فرماتے هوے لکهتے هيں که " علماء نجف نے ايک فرمان واجب الاذعان الخ "

از براے خدا انصافاً فرمائيے که اگر علماء نجف نے کوئي ايسا فرمان واجب الاذعان جاري فرمايا اور بفرض محال اس کا کچهه اثر نه هوا تو انهوں نے کيا برا کيا ؟ ميں نے بهي دعوت اتحاد کي تهي - قبل اس کے که کسي شيعه کے طرف سے کوئي آواز اتفاق يا اختلاف کي بلند هو ' آپ هي نے سب سے پہلے دروازہ افتراق و اختلاف کا مسلمانوں پر کهول ديا - حضرات اهل سنت کے علماء کرام سے تو اتنا بهي نه هوا که اپنے بهائيوں اور اتباع کو شيعوں کے ساتهه اتفاق و اتحاد کي هدايت تحريری و تقريري فرماتے اور سختي کے ساتهه دعوت دي هوتي ' پهر اگر علماء عراق نے ايسا کيا اور کچهه اثر نه هوا تو يه فرمائيے که شيعوں سے قطع نظر فرماکر اهل سنت کو کهاں تک معذور رکهيں گے ؟ اگر شيعوں نے بقول آپ کے تبديلي نهيں دکهلائي حالانکه يه خيال باطل هے جسکے شواهد بطلان سے علی گڈہ کالج و مسلم يونيورسٹي و جنگ بلقان و مقدمه کانپور علي رؤس الاشهاد زبان حال سے شهادت دے رهے هيں ' پهر بهي ميں آپ سے پوچهتا هوں که سني حضرات نے شيعوں کے ساتهه طرز عمل ميں کيا تبديلي دکهلائي ؟ اگر دکهلائي هو تو وہ بتلائي جائے اور اگر نهيں دکهلائي هو تو آپ اپني ذات کو ملامت کيجيے -

آگے چلکر آپ ميرے مضمون کے بعض مطالب پر روشني ڈالنے کا دعوی فرماتے هيں - ازانجمله نمبر (١) ميں تحرير فرماتے هيں -

" اگر نيت بخير هو تو اس ميں اتفاق راے الخ "

اسي کے معني خواہ مخواہ مذهبي مناظرہ کو درميان ميں لانا هے ' جس سے ميرے نفس مضمون کو کچهه لگاؤ نهيں - آپ کا کيا ذکر هے - هندوستان کے ايک ايک بچه کو معلوم هے که هندوستان ميں لفظ شيعه سے مراد شيعيان اثنا عشري هيں - هندوستان ميں نه زيدي رهتے هيں ' جو بغداد ميں اثنا عشريوں کے کرورويں حصه سے بهي کم هيں - نه تبري يا سليماني يا صالحي جو حشرات الارض کي طرح باغواے شيطاني مثل برساتي کيڑوں کے ايک خاص فصل ميں پيدا هوئے اور برباد و فنا بهي هوگئے - همارے اصحاب اماميه اثنا عشريه هميشه انهيں کافر و نجس بدتر از سگ و خوک سمجها کيے ' اور کلاب ممطورہ کے لقب سے ملقب کرتے رهے - فرق بائدہ کے مهمل

اور بے معني خيالات شيـعيان اثنا عشري کے مقابل ميں حجت پـکڑنا آپ هي ايسے عـقلمند آدمي کا کام هوسکتا هے - آپ کو معلوم هے که شيـعيان اثنا عشري دين کو عين عقل اور عقل کو عين دين سمجهتے هيں' اور سوا عـقل کے کسي دوسري شے کو اپنے اوپر حجت نهيں گردانتے' با اين همه ان کي کثرت کا يه حال که ايک بڑا حصه معموره ارض کا مجموع من حيث المجموع ان کے افراد سے آباد و معمور هے' اور به افضال ايزدي يهي گـروه صاحب ملـک و قوت و سطوت و شوکت هيں - نه صرف ممالـک اسلامي ميں بلکه هر بر اعظم ميں حتے که يورپ ميں بهي - کيا آپ کو خبر نهيں که قسطنطنـيه اور البانيا ميں بالخصوص لوگ بيحد مائل به تشيع هيں (مـلاحظه هو سفر نامـه آنريبل خواجه غلام الثقلين) اور روز افزوں تعداد شيعه مذهب اختيار کر رهي هے ؟ کيا يه شيعه تبريه يا صالحيه يا سليمانيه هيں ؟ يه فرقے اب سے صدها سال پيشتر فنا هوچکے -

آگے چلکر نهج البلاغة جلد ۲ - ۷ کي عبارت کا حواله ديتے هيں - اس حواله کو ديکهکر مجهے سخت تعجب آميز هنسي آئی کيونکه بظاهر مجهے آپ ايک ايسے شخص معلوم هوتے هيں جو برخلاف علماے اهل خلاف کے بظاهر شيعوں کي کبهي کبهی کچهه مختصرات ديکهه ليا کرتے هيں - چونکه بعض اوقات اجلاء بديهيات کي طرف بهي توجه دلانے کي ضرورت هوتي هے اس غرض سے عرض کرتا هوں که مهربان من ! آپ کو معلوم هونا چاهيے که نهج البلاغة شيعوں کے کتب اربعه ميں داخل نهيں هے بلکه وه ايک ادب کي کتاب هے' جو بطور بياض شريف رضي عليه الرحمة نے بلحاظ اپنے مذاق ادب و عربيت کے جناب امير عليه السلام کے چند خطب و خطوط و کلمات حکمت و سياسيات سے منتخب فرما کر جمع فرمائي تهي - يهي وجه هے که اکثر مقامات پر مبتدا محذوف هے' صرف خبر سے انتخاب شروع هوا هے' اور نيز يهي سبب هے که اسناد اس ميں محذوف هے' کيونکه وه کوئي حديث کي کتاب نهيں هے بلکه علم ادب کي' اسي وجه سے وه اکثر ان خطوط کو بهي نقل فرما ديتے هيں جو بطريق اهل سنت انهيں پهونچے تهے - اسي قبيل سے يه فقره معلومه بهي هے جسے آپنے به کمال فخر و مباهات نهج البلاغة سے نقـل فرمايا هے - مکرم بنده ! يه فقرات ايک خط کے هيں جو جناب امير عليه السلام نے معاويه کو لکها تها' اور اس ميں مسلمات قوم کے موافق الزامي حجت معاويه اور اسکے اتباع پر اپنے خليفه برحق هونے کي قائم فرمائي هے نه که تحقيقي - معاذ الله حضرت کي شان اول فلاسفه اسلام هونے کي حيثيت سے کهيں زياده اس سے اجل و ارفع تهي که وه اسے تحقيقي جواب خيال فرما سکيں - نعـوذ بالله بفرض محال اگر ايسا هوتا تو سب سے پہلے ميں انکي امامت و خلافت سے دست بردار هوجاتا -

يه خيال صرف ميرا هي نهيں هے بلکه ابن ابي الحديد معتزلي جيسے مشهور فيلسوف و متکلم و مورخ شارح نهج البلاغة کا بهي هے - حسن اتفاق ديکهيے که يهي خـط بجنسه نصر ابن مزاحـم منـقري يتيمي نے کتاب القصص ميں اپني ذاتي سند سے نقل کيا هے جسکے رجال سب مشاهير محدثين اهل سنت هيں اور کوئي بهي شيعه نهيں هے' نه خود نصر ابن مزاحم هي شيعه هے' اور ابن حبان سا شديد التعنت' امام جرح و التعديل' دشمن اهل بيت اطهار عليهم السلام نے اسے اپني کتاب الثقات ميں درج کر ديا هے -

آگے چل کر آپ خلافت کو فروع دين سے قرار دے کر اسکے فروعي ثابت کرنے کے بمقابل شيعوں کے درپے هوے هيں' گويا که آپ شيعوں پر الزامي حجت قائم کرنا چاهتے هيں - اس مقام پر مجهے پيشتر سے زياده هنسی آئي - مقام انصاف هے - اگر اتفاقا خلافت آپکے نزديک فروع دين سے هے تو پهر آجتـک به نزاع شيعه و سني کي کيوں منجر به کشت و خون و تاخت و تاراج هورهي هے ؟ شيعوں سے قطع نظر فرمائيے کيونکه وه هرگز اسے فروع دين سے نهيں مانتے' اور نه جب تـک حجيت عقل کے قائل هيں هرگز مانينگے - وه اسے اصول دين بلکه دين کا جزو اهم و اقدم خيال کرتے هيں' اور اسي بنياد پر ضرورت امام معصوم منصوص منصوب من الله کے قائل هيں اور اسي پر عقل نے انهيں مجبور کيا هے شيعوں کا عموما اور خاصة ميرا بضرورت عقل وهي خيال هے جو اقتساسي شاعر مجهه سے پيشتر مستنصر عباسي کے زمانه ميں فرما گيا هے :

ان کان احمد خير المرسلين فذا
خير الوصيين او کل الحديث هبا

اس مقام پر يه ذکر کر دينا خالي از لطافت نه هوگا که يه آخري شعر اقتساسي کي ايک نظم کا هے جو اس نے اس موقع پر في البديهه مستنصر عباسي کے سامنے پڑهي تهي' جب وه حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالی عنه کي زيارت کے واسطے مدائن ميں آيا تها' اقتساسي شاعر اس کے همراه تها' اسوقت مستنصر کو خيال جناب امير عليه السلام کے اس معجزه طي الارض کا گذرا جو نهايت مشهور هے که حضرت حسب خواهش حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالی عنه بر وقت انتقال آں جناب کے في الفور بمعجزه طي الارض مدينه سے مدائن تشريف لاے' جهاں حضرت سلمان حضرت عمر کي طرف سے گورنر مقرر تهے' اور حضرت نے به نفس نفيس کل انتظام ان کي تجهيز و تکفين اپنے دست حق پرست سے فرمايا' اور انهيں دفن فرما کر پهر اوسي شب کو قبل از نماز صبح مدينه ميں داخل هوگئے - يه خيال کر کے مستنصر نے طنزا اقتساسي سے کها که يه بالکل غلات شيعه کي تراش معلوم هوتي هے - فی الفور اقتساسي کهڑا هو گيا اور کهنے لگا :

انکـرت ليلـة اذ صار الـوصي الی
ارض المـدائـن لمـا ان لهـا طلبا
و غسل الطهـر سلمـاناً و عـاد الی
عراس يثرب والاصباح ما وجبـا
و قلت ذالك من قول الغـلاة وما
ذنب الغـلاة اذا لـم يوردو کـذبا
فاصف قبل رد الطـرف من سبـاء
بعرش بلقيس داني يخرق الحجبا
فانت في آصف لم تغل فيه بلی
في حيـدر انا غال' ان ذا عجبـا
ان کان احمد خير المـرسلين فـذا
خير الوصيين او کل الحديث هبـا

خير يه تو ايک لطيفه بطور جمله معترضه درميان ميں آگيا - مقصود اس سے يه هے که امام منصوص منصوب من الله کا بعد نبي منصوب هونا اسي قدر بضرورت عقل معلوم هے جس قدر که نبي کا مبعوث برسالت هونا' پس اگر نعوذ بالله تعالی آنحضرت صلی الله عليه وآله وسلم نے جناب امير عليه السلام پر نص جلي نهيں فرمائي هوتي تو هم کو قطعاً انکي نبوت سے انکار هوتا' اور جس خدا نے انهيں منصوب و منصوص فرمانے کي پيغمبر عليـه السلام کو تاکيدي هدايت نه فرمائی هوتي اسکي خدائي سے بضرورت عقل هم کو انکار کرنا پڑتا' مگر يه سب فروض باطله هيں' ورنه وهي عقل جس سے

هم نے خدا کو جانا' اسي عقل سے ضرورت نبي کي بهي پهچاني' اور اسي عقل سے ضرورت امام معلوم منصوص من الله کي ماننا پڑي - اب آپ فرمائیے که جب آپ اسے فروع دین سے خیال کرتے هیں تو اصل دین نه هوئي ' پهر آپ حضرت خلفاء راشدین کي امامت کو کیوں زبردستي لوگوں سے منواتے هیں' بحدیکه جو انکي امامت و خلافت کا منکر هو اسے کیا کیا کچهه کہا کرتے هیں ' اور کم از کم ناجي نهیں سمجهتے ' یا کافر خیال کرتے هیں' اور اگر انهیں برا کہا جاے تو العظمة لله - کیا یه سب هنگامه محض فروعي هونے کي بنا پر هے ؟ هرگز نهیں بقول غالب مرحوم:

پهر یه هنگامه اے خدا کیا هے ؟

آپ لوگ زباني طور پر مسئله خلافت کو فروعي قرار دیتے هیں' مگر دل سے اصولي سے بڑه کر سمجهتے هیں' اس زبردستي کا کیا علاج؟

اس پر طره یه که اپنی اظہار وسعت نظر کے خیال سے آپ نے جناب علامه ابن مثیم علیه الرحمة کي شرح نهج البلاغه سے ایک عبارت نقل کي هے - سبحان الله کیا شیعه جناب ابن مثیم کو بهي امام معصوم سمجهتے هیں ؟ یا اپ کا خیال هے که عقل کے مقابله میں ابن مثیم علیه الرحمة کے قول کے سامنے وه سر تسلیم خم کردیں گے ؟ حالانکه در اصل وه عبارت بهي ذره برابر آپ کو نافع نهیں هے ' کیونکه اس میں اسکے لیے کوئي نص نهیں هے جو خلافت مصطلح علیها بین الشیعه اور بضرورت عقل واجب علی الله و علي الرسول هے ' وه فروع دین سے هے' بلکه لفظ خلافت بهي نهیں' ولایت قصیرة الامد کا ذکر هے ' جو محض دنیاري سلطنت تسلیم فرما کر ایسا ارشاد هوا هے' اور همیں بهي اس ولایت کے جو خلفاء راشدین کو حاصل تهي دنیاري هونے میں اور غیر دین هونے میں کچهه کلام نهیں هے بلکه اس کو دین سے کچهه علاقه هي نه تها اور نه اب هے - هماري مصطلح علیها خلافت کوئی اور هي شے هے ' جس پر هم جس قدر سختي کے ساتهه معتقد هیں زیبا هے' مگر آپ کا اپني مصطلح علیها خلافت کے لیے اس درجه سخت و صلب هونا اور اس کي حمایت میں جان و مال و عرض و ناموس تک کو قربان کر دینا اور پهر زبان سے فروعي فروعي کہے جانا کس قدر عقلاً نازیبا هے -

جناب ابن مثیم علیه الرحمة سے گذر کر آپ نے ابن ابي الحدید معتزلي کي عبارت سے بهي استشهاد فرمایا هے - سبحان الله و بحمده ! کیوں جناب ' کیا ابن ابي الحدید بهي شیعوں کے امام هیں ' جن کے کلام سے هم پر حجت لائي جاتي هے ؟ البته وه ان شیعوں میں سے تهے جنکي بابت میں شیعه هوکر کہتا هوں که ایک آنکهه میري سني هے اور دوسري شیعه - ابن ابی الحدید اُن سنیوں میں سے هے جنکا محبت اهل بیت اظهار پر ایمان هے اور جو اس محبت میں شیعوں کو بهي محبت کي نگاه سے دیکهتے هیں ' وه خود اپنے ایک قصیده علویه میں فرماتے هیں :

و احب دیـن الاعـتـزال و انني
اهوی لا جلک کل من یتشیـع

پهر اگر اس نے ایسا لکهه دیا تو هم سے کیا تعلق اور هم پر اس کا کـلام کیونکر حجت هوسکتا هے ؟ اصل یه هے که هم پر بجز دلیل عقلي کسي کا کلام حجت نهیں -

---

ترجـمـه اردو تفسیر کبیـــر

جسکي نصف قیمت اعانۀ مها جرین عثمانیه میں شامل کي جالیگي - قیمت حصۀ اول ۲ - روپیه - ادارۀ الهلال سے طلب کیجیے -

الهـــلال :

بڑي مصیبت یه هے که مناظره بڑهتا جاتا هے اور صورت اتحاد ناپید تر هو جاتي هے -

بهت سے لوگ جو اتحاد نے یه معني سمجهتے هیں که مناظرات و مباحثات روک دیے جائیں ' میں اسکا قائل نهیں - اگر حسن نیت کے ساتهه مناظرات جاري رهیں تو اس سے کشف حقیقت و احقاق حق کي راه میں مدد ملتي هے - لیکن میں جس کام کو کر رها هوں' اسمیں نه تو اسکي فرصت هے نه گنجایش اور نه ضرورت - اگر توفیق الہي اسکے اتمام میں موفق هو تو ضمناً یه تمام مقاصد اُس ایک هي مقصد سے حاصل هوجائینگے -

الهـلال میں میں نے جناب مولانا فدا حسین صاحب کي تحریر درج کردي گو اسکے بعض حصوں سے مجهے اختلاف تها - مقصود یه تها که شاید اتحاد فریقین کے مبحث پر کوئي مفید بحث شروع هوجاے - لیکن دیکهتا هوں تو اب وهي عام انداز کا مناظره شروع هوگیا هے' اور وه مضیع وقت ' و مضر مصلحت ' و موجب ازدیاد نزاع و شقاق هے نه که وسیلۀ اتحاد -

چونکه مولانا فدا حسین صاحب کي تحریر شائع هوئي تهي' اسلیے ضرور تها که اسکے مخالف جو تحریرات آئي هیں وه بهي شائع کي جائیں ' مضامین تو بهت سے آے لیکن صرف دو شائع کردیے گئے - اب ایک کا جواب الجواب بهي شائع کردیتا هوں اور یه آخري تحریر اس باب میں هے - آینده کوئي تحریر شائع نهوگي - اولین تحریر کي اشاعت کے بعد هي متعدد حضرات فریقین نے لکها که اس طرح کي تحریرات شائع نه کي جائیں که الهلال کا مقام دوسرا هے' لیکن میں نے مناسب سمجها نه بے طرفانه و بے تعصبانه دونوں طرح کے ایک دو مضمون شائع هوجائیں -

میرا اراده تهـا که بعد اندراج مراسلات و مکاتیب ' خود اپنے خیالات بهي به تفصیل اس موضوع پر ظاهر کرونگا' لیکن حیران هوں که کس کس چیز کو لکهوں ؟ هر اهم موضوع بحث کافي توجه کا طالب اور وقت اپني قدرتي مقدار میں کمي و بیشي کرنے کا عادي نهیں -

کسي دوسري جگه چند سطریں اتحاد فرق اسلامیه پر لکهي هیں اُنهیں بغور ملاحظه فرمائیے - اسمیں شک نهیں که اگر باهم متضاد اعتقادات کا استیصال کلي هوجائے تو یه اتحاد اصلي و حقیقي هوگا - اسکا طریقه همیں بتلا دیا گیا هے : فان تنازعتم في شی فردوه الی الله والرسول - مگر بدبختانه بحالت موجوده ایسا هونا قریب قریب محال هے -

پس اتحاد کي صـرف ایک هي ممکن صورت هے اور وه یهي هے که چند مقاصد کو مشترک قـرار دیکر اسکے لیے سب کا متفق هو جانا ' اور پهر اپنے اپنے مخصوص اعتقادات پر بغیر تعصب جاهلانه قائم رهنا ' اگر شیعه اور سني کم از کم باهم ایک ایسا معاهده کرلیں اور سچے دل سے اُسپر عمل بهي کریں تو اسلامي دنیا کي اولین مصیبت عظـیمه کا خاتمه هے ' اور کچهه عجب نهیں که آگے چلکر خود بخود کسي دوسرے حقیقي اتحاد کي راه کهل جاے -

میں ایک نهایت هي اهم اور دقیق مطلب عرض کر رها هوں ' غور کیجیے - اگر آپ لوگ باهم ایک دوسرے سے لڑ رهے هوں' مگر ساتهه هي ایک مشترک مقصد محبوب و عزیز بهي اپنے سامنے رکهتے هوں ' اور نیز آپ پر واضح هو جاے که جب تک آپ سب کے سب متفق هوکر اور اپني باهمي جنگ آرائي ترک کر کے اسکے لیے ساعي نهونگے'

وہ مقصد حاصل نہوگا ' تو لا محالہ اس مقصد مشترک کي اهميت و عظمت اور محبوبيت وکشش آپکو مجبور کريگي کہ باهمي جهگڑوں کو ختم کرديں' يعني اُس کے عشق کا جذبۂ قوي آپکے تمام جذبات نزاع و جدال پر غالب آجاے گا' اور جمال مقصد کے نظارے کي محويت خود بخود هر طرف سے هٹا کر صرف اپنے هي طرف کهينچ ليگي ! و لنعم ما قيل :

لو يسمعون كما سمعت كلامها -
خروا لعزة سجدا و ركوعا !

اگر اسلام کے تمام فرقوں کو نفس اسلام عزيز هے تو وہ اپنے تمام جهگڑوں کو يقينا اسکي حفاظت و اشاعت کي راہ ميں ترک کرديںگے' اور اگر اعلاء کلمۂ اسلام سے بڑهکر انکو خلافۃ شيخين اور امامت و وصيت علي و حسنين (رضي اللہ عنهم) و وجوب تقليد و عمل بالحديث' و امين بالجهر' و وضع اليدين علی الصدر او تحت السرہ کے مشاجرات محبوب و عزيز هونگے تو يقينا وہ انکي پرستش ميں سرشار رهيں گے' اور نفس اسلام کے بقا و حفظ پر اختلاف عقائد و تفريق باهمي کو ترجيح دينگے' فوا اسفا علی ما فرطتم في جنب اللہ !

و قال فريد الدين العطار :

ز نادانی دل پر جهل و پر مکر
گرفتار علي ماندي و بوبکر
چو يکدم زين تخيل مي نرستي
ندانم تا خدا را کے پرستي ؟

مجهے ذرا مهلت ملے تو چاهتا هوں کہ ايک تاريخ مسلمانوں کے باهمي جنگ و جدال کي مرتب کروں' جسميں دکهلايا جاے کہ صدر اول سے ليکر اس وقت تک مختلف فرقوں کے باهمي نزاع و جدل نے مختلف قرون و سنين ميں اسلام کي اخلاقي و سياسي قوت کو کيسے کيسے جاں گسل و پر از هلاکت نقصانات سے دوچار کيا هے ؟ شايد اسکا مطالعہ لوگوں کيليے موجب عبرت هو' اگر يہ تاريخ مرتب کي گئي ' تو بہ صورت اجمال و ايجاز بهي دو تين جلدوں سے کم نہوگي کہ يہ داستان الم بهت طول طويل هے :

سہ چيز ست آنکہ پايانے ندارد :
شب من' درد من' افسانۂ من !

ان الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعا لست منهم في شي انما امرهم الی اللہ' ثم ينبئهم بما كانوا يفعلون (۶ : ۱۵۹)

مولانا فدا حسين صاحب کے مضمون کے متعلق چند امور کا عرض کرنا ضروري سمجهتا هوں :

(۱) انهوں نے اپني تحرير ميں اسپر زور ديا تها کہ باستثناء خلفاء راشدين' جن لوگوں کو شيعہ برا سمجهتے هيں' سني بهي برا سمجهيں - اس عالم تعميم و اطلاق نے بحث کي صورت بدل دي' ليکن ميں جهاں تک سمجهتا هوں اسميں سوء نيت نهيں بلکہ سوء تعبير کا قصور هے - غالباً مولانا فدا حسين کا اس سے مقصد يہ هرگز نہ تها کہ ازواج مطهرات کو بهي اهل سنت برا کہنے لگيں - انکا اشارہ زيادہ تر بالعموم امراء بنو اميہ و آل مروان کي طرف تها کہ بہت سے سني انکي مدح سرائي کو بهي داخل مفهوم سنيت سمجهتے هيں -

(۲) انهوں نے حضرات شيخين رضي اللہ عنهما کي تعريف کي هے اور اپنے هم مشربوں کو روکا هے کہ انهيں برا نہ سمجهيں - يہ بے تعصبي و حقيقت شعاري نهايت مستحسن اور قابل صد تحسين هے' اور ميں سمجهتا هوں کہ جن حضرات نے انکا رد لکها هے ' ضرور تها کہ وہ جرح کے ساتهہ حق تعديل بهي ادا کرتے -

(۳) انهوں نے اسپر بهي زور ديا تها کہ اهل سنت خارجيوں کو اپنے سے علحدہ کرديں - جهاں تک ميں سمجهتا هوں ' خارجيوں سے انکا مقصد وہ لوگ هيں جو باوجود ادعاء تسنن ' يزيد و شمر اور ابن زيادہ کے فضائل و مناقب بيان کرتے هيں' اور اُس گذشتہ فرقے کو زندہ کرنا چاهتے هيں' جو بقول علامہ ابن تيميہ' يزيد کي نبوت کا قائل تها !

(۴) البتہ مولوي صاحب کا يہ فرمانا کہ تمام اهل سنت عزا داري کے وہ تمام طريقے اختيار کرليں' جو برادران شيعہ اختيا کرتے هيں' ميري سمجهہ ميں نهيں آتا - فرض کيجيے کہ ايک سني اپنے علم و تحقيق کي بنا پر جانتا هے کہ فلاں طريقہ سے عزا و ماتم کرنا شارع نے ممنوع فرمايا هے - تو ايسي صورت ميں وہ کيونکر اسميں شرکت کرے ؟ البتہ مجالس ذکر شهادت کا منعقد کرنا ' کتب مقتل و سوانح کا پڑهنا ' گريہ و زاري کرنا ' وغيرہ وغيرہ ايسے امور هيں جو خواص اهل سنت تک کرتے هيں' اور صاحب تحفہ تک کا اسپر عمل تها -

(۵) نہج البلاغۃ کي نسبت ميں سمجهتا هوں کہ ايسے شواهد ملسکتے هيں جن سے ثابت هوگا کہ علماء شيعہ نے هميشہ اسے ايک ادبي و حکمي حيثيت سے بہت زيادہ درجہ ديا هے اور اسکے اقوال کو حجت مانا هے - اگر ضرورت هوئي تو ميں کتابوں کي طرف رجوع کرونگا - مقامات ياد هيں - حوالے کي ضرورت هے -

(۶) اصل يہ هے کہ جو تحريريں اتحاد و اتفاق کي غرض سے لکهي جاليں ' اُن ميں متنازعہ فيہ مسائل کا تذکرہ هونا هي نہ چاهيے ' ورنہ پهر قال و اقول شروع هوجاتا هے - خلافت کے منصوص من اللہ هونے کا اگر آپ ذکر نہ چهيڑ ديتے تو سرے سے يہ بحث هي شروع نہ هوتي - ميں اسے تسليم کرتا هوں کہ حضرات شيعہ کے اعتقاد ميں خلافت اصول دين ميں سے هے نہ کہ فروع - نيز وجوب عدل و صفات باري تعالی ميں بهي اهل سنت اشاعرہ ' شيعہ و معتزلہ سے مختلف هيں - اهل سنت سے اگر مقصود اشاعرہ هوں تو انکي کتابيں موجود هيں اور وہ خلافت کو خلافت من حيث النبوت يا اصلاً في الدين تسليم نهيں کرتيں - اصل يہ هے کہ معاف فرمائيگا' يہ بحث هي ساري کي ساري سياسي تهي ' اب کيا هوگيا ؟ ميں تو اب ان کيا کهيے کہ کيا سے مناقشات کے موقع پر مرحوم غالب کے حکم پر عمل کرتا هوں :

بحث و جدل بجاے ماں ' ميکدہ جوے کاندران
کس نفس از جمل نزد ' کس سخن از فدک نخواست

(۷) اس تحرير ميں ايک موقع پر لکها هے کہ " آجکل بهي تمام دنياے اسلام ميں حتی کہ يورپ ميں بهي شيعہ هي صاحب شوکت و عظمت و داراء کثرت نفوس هيں" يہ صحيح نهيں - البانيا ميں نصيري فرقے کے قبائل هيں' مگر انکو شيعہ اثنا عشري کهنا درست نهيں' قسطنطنيہ ميں سوا اهل ايران کے شيعہ بہت کم هيں - خواجہ غلام الثقلين صاحب کا تو يہ بيان هے کہ ايران ميں زيادہ تر بهائيت اندر هي اندر کام کر رهي هے -

(۸) اس راہ ميں سب سے بڑهکر اقدم کام يہ هے کہ رسم تبرہ کا استيصال کلي کر ديا جاے اور مثل حضرۃ مغفور حجۃ اللہ خراساني کے (جنکي شهادت في الحقيقت موجودہ عهد کے عظيم ترين ضائعات اسلاميہ ميں سے هے) علماء شيعہ حرمت تبرہ کا اعلان کرديں - جب تک يہ نہوگا ' اتحاد محال' خواب و خيال -

مراسلات

انگلستـــان میں تبلیـــغ اســــلام

از داعي اسلام خواجه کمال الدین - وو کنگ

لارڈ هیڈلے بالقابه کا مشرف باسلام هونا نهایت با برکت ثابت هوا - آپ کے علاوہ تین اور اعلی طبقه کے اراکین نے اسلام قبول کیا -

(۱) ایک نهایت اعلیٰ طبقه کي لیڈي جو انگلستان کے ایک ڈیوک کي اقرب عزیزه هیں نام کے اعلان کا ابهي وقت نهیں آیا - } زینب

(۲) وایي کونٹ کــگ دي لوئٹر فرانسیسي لوائے کونٹ - } مراهب الرحمن شیــخ صلاح الدین دي کوئٹر -

(۳) مسٹر جو کوائب جو ایک روسي امیرزادہ هیں انــکا اسلام بهت نتیجه خیز هے جسکے متعلق پهر لکهونگا - } عطــاء الــرحمــن شیخ جلال الدین محمد -

اسکے علاوہ ذیل کے نومسلم و نومسلمه طبقۂ متوسطه سے تعلق رکهتے هیں -

(اصلی نام)	(اسلامي نام)
مسز کلفورڈ	عائشه
مسز والو لیٹ ابراهیم	فاطمه ابراهیم
مسز مي	امة الرحمن قمر النسا
کپتان اسٹینلي مسکوریڈ	عبد الرحمن
مس للي رینسم	امة الهیه حلیمه
مسز جسفورڈ	ابهي نام کوئي تجویز نهیں هوا صرف خط کے ذریعه اسلام قبول کیا هے ' ملاقات بهي نهیں هوئي -

انکے علاوہ سیف الرحمن شیخ رحمت الله فاروق المعروف لارڈ هیڈلے بالقابه کے چار فرزند جو ابهي کم عمر هیں ' اور باقي نو مسلموں کے سات بچے هیں ' جنمیں سے دو چار ۱۶ سال کے لگ بهگ هیں - اللهم زد فزد -

بات یه هے که اسلام کو بهیانــک سے بهیانــک صورت میں یهاں پیش کیا جا چکا هے - لارڈ هیڈلے کے اعلان اور اُنکے مضامین نے یک لخت لوگوں کو متوجه کردیا هے - یه لوگ عیسائیت سے تو سخت بیزار هیں لیکن ایسے مذهب کے بهي متلاشي هیں جو معقولیت اپنے اندر رکهتا هو - اُن اصحاب کي طرف سر دست توجه کرنا میں ضروري نهیں سمجهتا جو دهریت کے هاتهه بک گئے هیں میــرے نصب العین وہ هیں جو مــذهب کي ضــرورت کو تو مقدم سمجهتے هیں اور عیسائیت سے بیزار هیں ' اور اُن لوگوں کي تعداد لــکهوکها تــک هے - همت ' استقلال ' تواتر ' دعا ' اخلاص ' جان توڑ محنت اور ان سب کے بعد توکل اور نصر من الله و فتح قریب -

مکتـــوب آستـــانـــۂ علیــه

از مراسله نــگار خصوصي

گذشته هفته کے ترکي اخبارات کے مطالعه سے آپ کو معلوم هوا هوگا که حکومت یونان ایک ڈریڈ ناٹ موسومه قسطنطنیه انگلستان کے ایک کارخانه میں بنوا نے کا آڈر دیچکي هے - رقم کي ادائي کا اس صورت سے قرا داد هوا هے که مجموعي رقم کے تین حصوں میں سے ایک حصه تو خاص حکومت یونان ادا کریگي ' اور مابقی دو حصے وہ یوناني افراد ' جو حکومت عثمانیه کي رعایا میں قسطنطنیه کي کسي بینک کے ذریعه ادا کریں گے ' رچپانچهقر کے علاقه جات میں نهایت احتیاط و سرگرمي اور بهت هي خفیه طریقوں سے یوناني قوم کے با اثر افراد سے لیکر ادنے طبقه تک کا هر شخص اس کام کے واسطے رقم جمع کر رها هے ' اور آثار سے ثابت هوتا هے که زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے اندر مطلوبه رقم جمع هو جالیگي - ترکي خفیه پولیس کے ایک افسر کي رپوٹ کا خلاصه درج ذیل هے - اس کے ملاحظــه سے واضح هــوگا که آج کل یوناني قوم ترکي حکومت کے مٹانے کی فکر کس انهماک کے ساتهه کر رهي هے ' اور اس سرگرمي کا کیا نتیجه نکلنے والا هے - جس کا اظهار اس قوم کے ذلیل سے ذلیل درجه اور پیشه کے لوگ کررهے هیں - عثماني جمعیة بحریه (دونا کا جمعیت) اور مدافعه ملیه جمعیة دو سال سے صرف اسلامبول هي میں نهیں بلکه ملک کے هر هر گوشه سے رقم جمع کر رهي تهي ' مگر کچهه تو مسلمــانوں کی ناعاقبت اندیشي اور کچهه افــلاس کي بدولت اس وقت تــک ایک رشــادیه ڈریڈ ناٹ کے واسطے بهي کافي رقم جمع نهیں کر سکي -

اُدهر اس چهوٹي سي مخالف قوم کا یهه حال هے که دو ماہ کے اندر کافي سے زیادہ رقم کا جمع کر لینا بالکل یقیني هے - غافل مسلمانوں ! بے پروا مسلمانوں !! اگر هماري غفلت کا یهي حال هے تو وہ زمانه قریب هے که هماري مسجدوں پر صلیب چڑهائي جاے -

انسپکٹر خفیه پولیس غلطه کي رپورٹ مورخه ۷ محرم کا ایک حصه

سپاهي نمبر ۸۲ کي رپورٹ دیروزہ کي بنــیاد پر آج میں نے حلقه نمبر ۱۸ کا دورہ کیا انکشافات درج ذیل هیں :—

ڈي مي تریس کمپني پیرا اور والي کمپني غلطه کے کارکنوں کے ذریعه محوله بالا حلقه کي تمام یوناني رنڈیوں کو ایک هفته سے آمادہ کیا گیا هے که جس طرح اور یوناني تجار ' کمیشن ایجنٹ ' کشتي بان ' اور مختلف صناع قسطنطین اعظم اسمي ڈریدناٹ کے واسطے رقم فراهم کر رهے هیں ' تمهارا بهي ملي فریضه هے که تم بهي جسقدر ممکن هو ' رقم جمع کر کے مندرجه بالا کمپني کے ذریعه

حکومت یونان کو روانه کردو ' چنانچه گذشته پانچ دن سے اس فرقه کي هر عورت اس فراهمي میں مصروف هے - اپنے هر یوناني آشنا سے بوقت رخصت اعانت ملي کے نام سے کچهه نه کچهه طلب کیا جاتا هے ' اور جمع شـده رقم هر گهـر سے دوسري صبح کو بلا خیانت مس اور نیسا اور میـڈم زلو رشدي نمبر ۶۲ و نمبر ۵۱۳ کو سپرد کردیجاتي هے - کل صبح تـک اس کل رقم کي مقـدار جو اور نیالي رالي کمپني غلطه کو تفویض کي هے ' ۱۴۸۰ غرش اور ایک طلائي گهڑي هے - میڈم رالو نمبر ۵۱۳ بیمار هے - اسنے ابهي تـک کوئي رقم جمع نهیں کرائي هے - بوقت داخله رقم عرض کیا جائیگا -

اضـــافـۂ قیمـت الهـــلال

الهـلال کي اشاعت ۴ محرم الحرام سنه ۱۳۳۲ هجري اور ۱۱ ماه مذکور میں ایـڈیٹر صاحب کي جانب سے دو مضمون شـذرات کے نیچے " صدا بصحرا " اور " بعض مسایل مهمه " کے عنوان سے شایع هوے هیں - میں نے اس امر کي جانچ کي تهي که پبلـک کي طـرف سے ایڈیٹر الهـــلال کي آواز پر کسنے کیا خیال ظاهر کیا ' جسکو نهایت دبي زبان سے ایڈیٹر نے بهت هي قابلیت کے ساتهه چاها هے یعني ضخامت الهـلال اونکي جولاني طبع اور کثرت افـکار کے مقابله میں بهت کم هے ' اور هر هفته مضامین ایڈیٹر کے منشاء کے موافق درج هونے سے رهجاتے هیں -

اسکے علاوه کاغذ ' سیاهي ' ٹایپ کي عمدگي ' اور کمپـوز کرنیوالونکي قلت ' ایڈیٹر کي محنت سے قطع نظر کرکے بهي ضرور عام توجه کے قابـل مسئـله بن گیا هے - میـري اس راے سے عام هندوستاني ناظـرین یقیناً متفق هونـگے که اسوقت هندوستان میں جسقدر اردو جرائـد شایع هو رهے هیں اونـکے دیکهتے هوے الهـــلال هي ایک ایسا پرچه هے ' جسکا هر وقت شوق کے ساتهه انتظار رهتا هے - همارے ملکي بهائیوں کي سخت بد قسمتي هوگي که ایسے پرچه کو اپني نا قدرداني اور لا پرواهي سے با وصف اسکے که وه اوسکي خوبیوں کو تسلیم کرچکے هیں ' مالي امداد نه دیکر کمزور یا قلیل الاشاعت یا اوسکے موجوده طریق اشاعت میں کمي پیدا کردیں - یه میرے کورے الفاظ هي نهیں هیں بلـکه میں عملاً اپني هر تجویز کي پیروي اور اوسکے عمل درآمد پر تیار هوں - لهـذا هر دو مضامین متذکرۃ الصدر کے دیکهنے کے بعد میري راے یه قرار پائي هے که الهلال کي ضخامت موجوده اشاعت کے مقابله میں ڈیوڑهي کردیجاوے ' اور سالانه چنده میں ۷ روپیه اضافه کرکے پندره روپیه سال قرار پاے اور میں پیشگي ایک سال کا چنده جس روز سے یه انتظام عمل پذیر هو انشاء الله تعالی همیشه دینے کیلیے موجود هوں فقط -

سید محمد غني ' افسوس - وکیل ٹونـک از سرونج مالوه

حضرت مولانا دامت برکاتکـم -

السلام علیکم و رحمة الله " صدا به صحرا " کے عنوان سے دو تین هفته قبل جو مضمون " الهـــلال " میں طبع هوا تها ' اوسکے جواب میں ایک انکسار نامه ارسال خدمت اقدس کیا تها اور عرض کیا تها که الهلال کا سالانه چنده دس اور باره روپیه هونا چاهیے - ممکن هے که وه عریضه ملاحظه میں آیا هو - مجهے انتظار هے که پبلک اسکا تصفیه کسطرح کرتي هے ؟

میرا چنده ختم هوچکا هے ' سال نو کا چنده بذریعه مني آڈر ارسال خدمت گرامي کیا گیا هے ' اور میں نے دو روپے زیاده بهیجے هیں یعني دس روپے روانه کئے هیں ' امید هے که اضافه کرده چنده قبول فرمایا جائیگا کیونکه الهلال جس خاص اهتمام اور حسن و خوبي کے ساتهه اشاعت پاتا هے اس لحاظ سے اوسکا آٹهه روپیه چنده محض نا کافي هے - خریداران الهلال سے ضرور توقع هے که وه نهایت کشاده دلي کے ساتهه بلا کسی ترغیب انتظار کے بطور خود چنده کے اضافه میں تقدیم کرکے ایک بزرگ ترین فرض دیني و اخلاقي کو پورا کرینگے اور اپني ملي زندگي کا ثبوت دینگے -

ایزد متعال سے میري همیشه یهي دعا رهتي هے که وه آپکي عمر اور صحت میں ترقي دے ' اور اوسکي نصرت و حفاظت شامل حال رهے آمین -

خادم خریدار نمبر (۱۹۲۰)

قابل صد تکریم جناب مولانا صاحب دام فیضکم

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - اس بات کے ظاهر کرنے یا کهنے کي شاید کوئي ضرورت نه هوگي که جناب کس خوش اسلوبي اور اعلی قابلیت سے اخبار الهلال نکال رهے هیں ' جو نه صرف همیں بیروني صحیح خبر هي بهم پهونچاتا هے بلکه اگر سچ پوچهیے تو اس نے همارے اخلاق ' مذهبي حالت ' اور مذاق کي درستگي میں بهت زیاده امداد دي هے - خدا آپکے ارادوں میں استقلال اور کامیـابي عطا فرماوے -

چونکه اب تیسري جلد ختم هونیوالي هے ' اور بهت سے اصحاب کا پچهلا چنده پورا هوکر نئے سرے سے اخبار جاري کرنیکا وقت هوگا اسلیے اگر جناب اخبار کا چنده بجاے ۸ روپیه کے ۱۰ روپیه کردیں ' تو شاید نامناسب نه هوگا - بلکه میں امید کرتا هوں که شایقین بڑي خوشي سے قبول کرینـگے ' کیونکه اب یه امر پبلـک اور قارئین اخبار پر بخوبی روشن هوگیا هے که آپکو اِس کام میں چه جائیکه مالي منفعت هو الٹا نقصان هے - میري تو یه خواهش هے که خواه آپ ۱۰ روپیه کا اعلان بهي نه کریں ' تب بهي شایقین کو چاهیے که جدید چنده خود بخود دس روپیه ارسال کردیں - فقط والسلام -

نعمت علي از لودیانه

حضرت مولانا دامت برکاتکم

السلام علیکم و رحمة الله - الهلال مورخه ۴ محرم الحرام نمبر ۲۳ میں " صدا به صحرا " کے عنوان سے حضرت نے الهلال کے جن مصارف کے طرف اشاره فرمایا هے ' ضرور هے که خریداران الهلال بهت جلد اس طرف متوجه هوجائیں - الهلال جس غیر معمولي اهتمـام اور ظاهري و باطني حسن و خوبي کے ساتهه طبـع هوا کرتا هے وه قارئین سے مخفي نهیں هے ' اور پهر الهلال کي همیں جسقدر احتیاج هے ' سب جانتے هیں - اسلیے خریداران الهلال کا فرض اولین هے که وه چنده میں اضافه کردیں -

اگرچه حضرت نے صراحت نهیں فرمائي که کسقدر اضافه هونا چاهیے تاهم یه همارا فرض دیني هے که جمله حالات پر غور کرکے کوئي مناسب شرح مقرر کردیں ' میري راے تو یه هے که سالانه چنده اقل درجه باره روپیه هو ' تاکه حضرت کے ذاتي خساره میں کچهه کمي هو ' اور گونه اطمینان کے ساتهه اپنے مهتم بالشان مقاصد کي اشاعت میں مصروف رهیں -

جو اصحاب سردست اسقـدر زیادتي کا بار نهیں اوٹها سکتے - اونهیں اقل درجه دس روپیه سالانه دینا چاهیے - بهرحال قوم پر لازم هے که وه الهلال کي مدد کرے اور اپني زندگي کا ثبوت دے ' ورنه بے حسي اور بهي ذلیل کرائیگي - مجهے یقین هے که الهلال کي بے لاگ اور بے لوث قومي خدمات کسي مسلمان کو اوسکي معاونت سے محروم نه رکهینگے -

خریدار نمبر (۱۹۲۰) (از حیدرآباد دکن)

اسئلة و اجوبتها

(۱)

طـريق تسميـۂ و تـذكـره خـواتين

(از جناب مرزا عرفان علي صاحب ريٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر - آگره)

مکـرم و معظـم دام مجـدکـم - تسليم

مجھکو جناب سے نياز حاصل نہيں مگر جناب کي عظمت و شان علمي هر دل ميں جاگزيں هے -

يوں تو معمولاً الهـلال بدر درخشاں کي طرح هر هفته چمکتا هے' مگر ۳ ڈسمبر کا پرچه بعض ايسے دل چسپ مضامين کا مجموعه هے جس سے غلامان اسلام کو خاص راسطه هے -

سچ يه هے که هم مسلمان هيں اور همارا مسلمـان هونا هماري طرز معاشرت سے ظاهر هونا چاهيے' کيونکه سب سے پہلا ثبوت يہي هے ' يه نہيں که هم قسميں کها کها کر کسي کو باور کراديں که هم پيروے اسلام هيں -

تقرير طويل هوئي جاتي هے ' مجهے صرف دو باتيں پرچه متذکره بالا کے متعلق عرض کرني هيں' ان کو اس نظر سے عرض کرتا هوں که جناب انکو کسي پرچـه آينده ميں صاف کرديں تاکه کوئي شـک باقي نـه رهے -

اول يه که " طريق تذکره و تسميۂ خواتين " کي نسبت الهلال نے صفحه ۴۲۶ کے اول کالم ميں جہاں اپني راے ظاهر کي هے' وهاں يه فقره بهي لکها هے که " اور جس نام سے اُسنے (عورت نے) جلسه نکاح ميں اپنے شوهر کي رفاقت دائمي کا اقرار کيا " اس ميں رفاقت دائمي کے اقرار کو اچهي طرح نہيں سمجها - اس سے آپکي مراد کيا هے ؟ براه عنايت صراحت مزيد فرما ديجيے - کل مضمون کا جو لب لباب هے' اور جو اسکا ماحصل هے ' اُس سے مجهے پورا اتفاق هے اور ميں تو اس خيال کا شخص هوں که اپنے نام کے ساتهه مسٹر کا لکها جانا بهي گوارا نہيں کرتا - اتفاق ياد هوگا که ميں نے جب آپکے مطبوعـه ليبل کو درست کيا هے تو مسٹر کا لفظ ملفوظ کر کے مرزا لکهديا تها ' مگر شوهر کے نام کے ساتهه زوجه کو خطاب کرنا عقلي دلايل سے معيوب نہيں' اور شرعي بهي کوئي حکم نہيں' پس اعتراض کے قابل کيوں قرار ديا جاتا هے ؟ يه هميں مانا که مسز نه کهو تو اهليه ' اهلخانه ' زوجه ' بيگم صاحبه ' خاتون خانه و ديگر خطابات سے مثـلاً بهو بيگم ' بڑي بهو ' ممتاز محل وغيره کها کيا برا هے ' اور کيا اعتراض اسپر هو سکتا هے ؟ اسي سلسله ميں ميں اتنا اور بهي عرض کرونـگا که تحقير و تصغير پر ايک نظر ڈالتے هوے ديکهيے که اگر ايک عرب کي لڑکي فاطمه نامي ايک امير کبير اهل علم کي زوجه هو جاے' تو کيا اسکي عزت افزائي اسميں نہيں که وه اپنے شوهر کے نام کے ساتهه موسوم کيجاوے' اور بجاے فاطمه کہلانے کے نواب بيگم ' بيگم صاحبه ' يا اهليه محترمه وغيره کہلاوے ؟

اب ميں زياده سمع خراشي نه کرونگا ' اس تکليف دهي کو معاف فرمائيگا - غالباً آپ آل انڈيا محمڈن کانفرنس آگره ميں تشريف فرماهونگے' اسوقت زيارت سے مشرف هونگا - انشاء الله تعالے -

الهـلال :

توجه فرمائي کا شکريه -

(۱) " جلسۂ نکاح ميں جس نام سے اُس نے الخ " اس کا مطلب تو صاف واضح تها - يعنے وهي اصلي نام جو اُس وقت ليا گيا ' اور جس نام کے ساتهه اُس نے اپنے شوهر کي دائمي رفاقت کا اقرار کيا دائمي رفاقت سے نکاح مدني مراد هے -

(۲) ميرا مقصود يه تها که مسز وغيره کا خيال محض يورپ کي تقليد سے پيدا هوا هے ' اور عورت کے نام کو چهپانا اور اسکے اعلان کو موجب حيا سمجهنا ايک ايسي رسم هے جسکي شريعت ميں کوئي اصليت نہيں ' نيز خاندان نبوت و صحابۂ کرام کا طرز عمل بکلي اسکے خلاف - باقي باصطلاح فقه جواز و عدم جواز کي يہاں کوئي بحث نه تهي ' اور جب ايک قدرتي طريقه اظہار نام حقيقي کا موجود هے تو کونسي ضرورت هے که مصنوعي طريقے ايجاد کيے جائيں ؟ کيوں ايک مرد اپنے نام سے پکارا جاے' اور کيوں عورت نه پکاري جاے ؟

اس مبحث ميں قابل غور امر يه هے که " بيگم صاحبه فلاں ' زوجۂ فلاں ' اهليۂ فلاں' بهو بيگم' تاج دلہن" وغيره وغيره تراکيب سے اعلان و تسميه کا خيال کيوں پيدا هوتا هے ؟

دو حال سے خالي نہيں :

يا تو اسليے که عورتوں کا نام ظاهر کرنا بر بناے رسم و رواج معيوب سمجها جاتا هے' اور گو هر مصنوعي نام بهي مثل علم کے هو جاتا هے ' ليکن رسم و رواج کي پرستش اجازت اعلان نہيں ديتي -

اور يا پهر بر بناے تقليد فرنگ که " مسز" کي جگه " بيگم" وغيره کي جستجو هے -

اول صورت ميں شرعي استقباح کا يه پہلو نکلتا هے که جس چيز کے اظہار سے شارع نے نہيں روکا اور نه کوئي عملي نمونه دکهلايا ' محض رسم کي وجه سے اسپر اصرار کيا جاے اور اسطرح رسم و رواج کو حقيقت شرعيه پر ترجيح دي جاے -

ياد رکهيے که جب کسي غير شرعي امر پر رسماً سخت اصرار کيا جاے تو ضروري هے که اسکو شدت و سختي کے ساتهه روکا جاے - کيونکه اس طرح غير شرعي امور کا مثل احکام شرع کے واجب الانقياد هو جانا ممکن هے ' اور همارے اعمال ميں اسکي صدها مثاليں موجود هيں -

آپنے فقہا کے اقوال پڑهے هونگے که اگر کسي فعل مباح کو اس اصرار کے ساتهه لوگ بجا لائيں که اسکے واجب و فرض سمجهے جانے کا خوف هو' تو اس حالت ميں ايسے مباحات کا ترک واجب هے' حفظاً لاحکام الشريعه و العقيده -

دوسري صورت کي نسبت اُس مضمون ميں تفصيلاً عرض کرچکا هوں - يورپ ميں يه حالت عورتوں کے گذشته مسيحي اسر و مملوکيه کا بقيه هے' اور اسکي تقليد کرنا يه معني رکهتا هے که اسلام کي بخشي هوئي حريت کو تقليد مسيحيت پر قربان کرديا جاے - ضمناً اس سے يه نتيجه نکلتا هے که آپ کسي نه کسي وجه سے عورت کو حق اعلان ذاتي دينا نہيں چاهتے - حالانکه اسلام نے ديا هے - تمام عبادات و معاملات ميں مسلمان عورت مثل مرد کے حق ذاتي کے ساتهه ايک وجود مستقل تسليم کي گئي هے - پهر ايسا کرنا کب درست هوسکتا هے ؟

يهي وجوه هيں جنکي بنا پر اس عاجز کي راے عام طرز عمل کے خلاف هے' اور اسکو ضروري سمجهتا هوں که مسلمان خواتين

خواه محصنات هوں یا غیر محصنه ' اپنا اصلي نام ظاهر کریں اور اُسي نام سے انکا بالاعلان تذکره بهي کیا جاے - اگر وه مضامین لکهیں تو انکے نیچے خود انکے نام کو درج کرنا چاهیے ' نه که انکے شوهر اور والد کے نام کو - یهي اسلام کی ساده و اصلي تعلیم هے - یهي خاندان نبوت کا اُسوهٔ حسنه هے - یهي صحابهٔ کرام و تابعین و جمیع سلف صالحین کا طرز عمل هے ' اور اسي پر آج تمام اسلامي ممالک میں مثل عرب و حجاز ' مصر و شام ' مراکش و مغرب ' اور جمیع بلاد عثمانیه میں عمل کیا جا رها هے - اور کوئي وجه نهیں که مسلمانان هند هندوستان کي رسم و رواج سے اس درجه مقید هوں که ان تمام نظائر و شواهد سے چشم پوشي کرلیں -

برادران هنود معاف فرمائیں اگر میں کهوں که اسلام هندوستان میں آکر اور تمام مقامات سے بهت زیاده مسخ هوا - عربي سادگي اور عجمي تکلف و تصنع ' ان دونوں عنصروں سے پہلے هي مرکب هوچکا تها ' اُسپر هندوستان کي بت پرستي اور اقوام وثنیه کے رسم و رواج کے اضافه نے ایک ایسي صورت بنادي که آج اصلاح اعمال و جزئیات اعمال کا کام هندوستان میں اور تمام ممالک اسلامیه سے زیاده تر مشکل هوگیا هے اور چهوٹي چهوٹي باتوں کے اندر بهي هندوستان کي رسم و رواج کا کوئي نه کوئي عظیم الشان بت چهپا هوا هے - عورتوں کے ناموں کے مخفي رکهنے کا خیال بهي ایک ایسي هي رسم هے - بهتر هے که اس سے جلد کناره کشي کي جاے -

ابهي هندوستاني رسم و رواج کے بت سے نجات نهیں ملي تهي که تقلید فرنگ کا ایک نیا بتکده آباد کیا گیا هے - ارباب توحید کو چاهیے که دونوں کي پرستش سے رهائی حاصل کریں :

هم کعبهٔ و هم بتکده سنگ ره ما بود
رفتیم و صنم بر سر محراب شکستیم

مسئلهٔ تبلیغ اسلام

اور اختلاف فرق اسلامیه

خواجه کمال الدین بي - اے

بزرگ من و محسن قوم تسلیم - الهلال کے جدید نمبر میں آپنے " اجتماع عظیم " کي سرخي سے تبلیغ اسلام کے متعلق جو کارروائي درج کي هے اور جسمیں آپکي تقریر بهی درج هے اُس سے یه پایا جاتا هے که جناب محترم خواجه کمال الدین صاحب کو مالي مدد دیجاوے - چنانچه فوراً اس پر غور کرنے کے بعد چند دوست اس بات کے لیے تیار هوگئے که لکهنؤ میں بهي چنده جمع کیا جاوے ' اور اپنے خیال کو قائم کرکے چنده وصول کرنیکے لیے روانه هوگئے - لیکن پبلک میں جو خیالات هیں اُنکے سننے کے سوا اور کچهه هاتهه نه آیا - مجبوراً خاموش هوکر بیٹهه رهے ' اب خیال یه هے که ایک مستقل اصول قرار دیکر اس کے لیے کوشاں هوں گے - لیکن جو سوالات هیں وه درج کیے جاتے هیں :

(۱) کیا خواجه کمال الدین قادیاني نهیں هیں ؟ اگر نهیں تو کیا لارڈ هیڈلے بالقابه قادیاني نهیں هوے ؟

(۲) کیا اشاعت و تبلیغ اسلام خواجه صاحب کے ذریعه سے کیجاریگي ؟

پس استدعا هے که اپنے خیالات کا اظهار بذریعه اخبار فرمائیے که آپکے خیالات مرزا صاحب قادیاني کو مسیح موعود تسلیم کرنے میں کهانتک وسعت رکهتے هیں ' اور احمدي گروه کي شرکت اشاعت اسلام میں مضر هے یا نهیں ؟ (مختار احمد خاں از لکهنؤ)

الهـــلال :

عزیز من ! آجتک اشاعت اسلام کو جس چیز نے روکا هے ' یقین کیجیے که یهي تفرق و تشتت فرق اسلامیه اور عدم تشکیل وحدة اسلامیه هے - اسلام نے پہلے هي دن اسکا سد باب کردینا چاها تها - حیث قال : ولا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاءهم البینات ' اولئك لهم عذاب عظیم (۳ : ۱۰۵) اور اختلاف کا علاج بهي بتلا دیا تها : فان تنازعتم فی شي ' فردوه الی الله و الرسول ان کنتم تومنون با لله و الیوم الاخر ' ذلك خیر و احسن تاویلا (۴ : ۵۹)

لیکن تفریق هوئي اور جو مصیبت مسلمانوں پر آني تهي آئي ' ازانجمله یه که اسلام کي جو تبلیغي قوت صدر اول میں مشارق و مغارب کو مسخر کر رهي تهي ' وه بالکل رک گئي اور مسلمانوں کي قوت بجاے اشاعت توحید کے ' باهمي جنگ و جدال میں صرف هونے لگي - اسي کا نتیجه بغداد کا قتل عام ' دولت عباسیه کا انقراض ' اور اسلامي تمدن و علوم کا خاتمه تها جو حملهٔ تاتار سے وقوع میں آیا - تلك الحملة التي کانت اول صدمة صدعت بناء قوة المسلمین صدعاً ' لم یلتم من بعده و یعد کما کان !

یقین کیجیے که اگر شهادت حضرة عثمان رضي الله عنه کے بعد سے باهمي نزاعات کا سلسله شروع نه هوا هوتا جو اب تک روبه ترقي هے ' تو آج تمام آباد کرهٔ ارضي پر صرف ایک هي قوم و ملت هوتي اور وه صرف ملت اسلامي تهي ' کیونکه یه وعدهٔ الهي تها ' و لن یخلف الله وعده و انما هم المخلفون : وما کان ربك لیهلك القری بظلم و اهلها مصلحون (۱۱ : ۱۱۷)

لیکن کیا اب بهي وقت نهیں آیا هے که آنکهیں کهلیں اور دین الهي کي عزت کو اپنے اعمال مظلمه سے اور زیاده ذلیل و رسوا نه کریں ؟ کیا گذشته غفلت انتها کیلیے کافي نهیں هے که مزید سرشاري کیلیے لوگ بیقرار هیں ؟ پهر کیا هے که موجوده دور مصائب و فلاکت کے احساس کا ادعا بهي کیا جاتا هے ' اور ساتهه هي اپني قدیمي خصوصیات جنگ و نزاع سے هٹنے کا اراده بهي نهیں هے ؟ افلم یدبرو القول ' ام جاء هم مالم یات آباء هم الاولین ؟ (۲۳ : ۶۸)

میں ایک لمحه کیلیے بهي اس اتفاق و اتحاد کا قائل نهیں که لوگ اپنے اپنے عقائد سے دست بردار هو جائیں جنکو وه اپنے نزدیک حق و صحیح سمجهتے هیں - یه یا تو نفاق هے یا مداهنت في الدین ' اور یا پهر " ردوه الی الله والرسول " کا نتیجه ' لیکن بظاهر اسکي امید نهیں اور ویسے فضل الهي کوئي خارق عادت دکهلا دے تو یه دوسري بات هے -

اب سوال یه هے که حفظ شریعت و ملت اور اشاعت اسلام جیسے مشترک مقاصد کے کام کو اسي باهمي اختلافات کي نذر کردیا جاے یا کوئي صورت عمل بهي پیدا کي جاے ؟

اگر اشاعت اسلام کا کام هر فرقه اپنا فرض سمجهتا هے ' تو کوئي وجه نهیں که هر فرقه اسمیں شریک نهو -

(اصول اتحاد فرق اسلامیه)

اسکي صورت صرف یه هے که هم لوگ اپنے عقائد کي ایک اصولي تقسیم کردیں - چند اولیات کو مشترک قرار دیں اور باقي امور کو مخصوص -

اب دیکھیے که تمام مدعیان اسلام فرقوں کے مشترک عقائد و مقاصد کیا کیا هیں جن سے کسي کو انکار نہیں -

مثلاً کلمۂ توحید و اقرار رسالت ' اعلان و اشاعت قرآن ' حفظ بلاد و ثغور اسلامیة ' دفع کفار و اعداء اسلام ' یا اسي طرح کے بعض دیگر امور -

اسکے مقابلے میں اپنے مخصوص عقائد کو بھي اپنے ذهن میں رکھه لیں - مثلاً خلافت و امامت اوصیاء ' وجوب و عدم وجوب عدل ' تکفیر و عدم تکفیر فساق ' صحت انعقاد خلافت راشدہ ' وجوب تقلید شخصي و عمل بالحدیث ' مہدویت و مسیحیت مرزا صاحب قادیاني و انکار ازاں ' وغیرہ وغیرہ -

اسکے بعد آئندہ کیلیے طرز عمل یه هو که جب کبھي موقعه اُن مشترک عقائد و مقاصد کا آے تو هر قائل کلمۂ توحید خدمت و شرکت کیلیے مستعد هو جاے' اور اپنے تمام باهمي نزاعات و مناقشات کو فراموش و نسیاً منسیا کرکے اسطرح تمام اهل قبله متحد و متفق هوجائیں ' گویا ایک هي خاندان کے فرزند ' اور ایک هي شجرۂ محبت و اخوت کے برگ و بار هیں -

لیکن اسکے بعد جب اپنے اپنے مخصوص عقائد و اعمال کے حدود میں آ جائیں تو بلا کسي مداهنت و نفاق کے اپنے اپنے عقائد پر نہایت مضبوطي و استواري کے ساتھه قائم رهیں' اور شوق سے هر جماعت اپنے اُن عقائد کا احقاق کرے' جسکو وہ حق سمجھتي هے - مناظرہ کي مجلسیں منعقد کریں ' رسائل و کتب شائع کریں ' اپني اپني جانب لوگوں کو بلائیں ' کوئي اس سے نہیں روکتا اور نه کسي کے روکے یه باتیں رک سکتي هیں -

اگر رسول الله صلی الله علیه وسلم حفظ ملت و مصلحت وقت کي بنا پر مدینه کے یہودیوں سے معاهدۂ امن کرلیتے تھے' تو هزار تعجب هے هم پر که هم حفظ اسلام یا تبلیغ توحید کیلیے اپنے مخالف فرقه کو شرکت کار کا موقعه نه دیں اور متحد نہوسکیں !

یه نه مداهنت هے اور نه تمام مختلف عقائد کو ایک جگه جمع کردینا ' بلکه متعصب سے متعصب فرقے بھي اگر آنکھه کھولکر دنیا کو دیکھیں ' اور وقت کي مصیبت کو سمجھیں تو اس طرح کے محدود و مشروط اتحاد کو ایک لمحه کیلیے بھي اپني فریقانه هستي کیلیے مضر نه پائیں گے -

میں تو اب صرف ایسے هي اتحاد کا متمني هوں ' نه که اُس اتحاد عقائد کے خوش آیند خواب کا ' جسکي تعبیر آجتک نه ملسکي -

(جواب سوالات)

یہاں تک تو میں نے اصولي طور پر اس مسئله کي نسبت اپنا خیال ظاهر کردیا که مستقل طور پر لکھنے کا موقع نہیں ملتا اور ضمني مواقع هي کو غنیمت سمجھکر اپنے خیالات قلمبند کردیا کرتا هوں - اب اسکے بعد امور مسئوله عنها کا جواب سن لیجیے :

(١) مجھے معلوم هے که خواجه کمال الدین صاحب احمدي هیں -

(٢) لارڈ هیڈلے کي نسبت مجھے معلوم نہیں - ابھي تو وہ غریب مسلمان هي هوا هے' اگر یه جھگڑے اسکے آگے کیے گئے تو وہ حیران هوکر پوچھے گا که کہاں جاؤں ؟ مسلمان هونے کے بعد بھي نجات نہیں ملتي اور هر فرقه دوسرے فرقه کي تکفیر کررها هے ؟

(٣) میں الحمد لله اپنے اندر اتني ایماني قوت رکھتا هوں که جس امر کو حق تسلیم کرلوں اُسکا اُسي وقت اعلان بھي کردوں ' پس میري نسبت یه سوال محض عبث هے - نه تو میں کسي شخص کو مهدي یقین کرتا هوں نه مسیح موعود ' میں اعتقاد توحید و رسالت ' اور عمل صالح کو نجات کیلیے کافي سمجھتا هوں - اسکے سوا مجھے اور کچھه معلوم نہیں - قرآن کریم مسلمانوں کا حقیقي امام هے : وکل شي احصیناه في امام مبین -

(۴) خواجه کمال الدین یا کوئي شخص اگر اشاعت اسلام کي خدمت مقدس انجام دے' تو تمام مسلمانوں کو اُن کا ساتھه دینا چاهیے اور بس' یہي میرا مقصد هے اور میں نہیں سمجھتا که اس سے زیادہ سمجھنے کا کسي کو کیا حق هے ؟

(۵) خواجه صاحب کي نسبت مجھے یقین هے که وہ خلوص و ایثار کے ساتھه اس خدمت میں مصروف هیں' اور بہترین وقت سمجھتا هوں که اس وقت پوري قوت سے اس کام کو شروع کیا جاے' اور ایک عظیم الشان تبلیغي مجلس قائم کي جاے - مسلمانوں کو چاهیے که وہ اس اقدام سے متاثر هو کر راہ کار اختیار کریں' نه که اس کام کو صرف ایک هي فرقه کے هاتھه میں چھوڑ دیں - وہ مسلمان جو باهمي نزاع کے قصه کو چھیڑ کر اس کام کي مخالفت کرینگے ' نیز قادیان کے وہ متشددین جو عامۂ اهل اسلام کي تکفیر کرکے مخالف جذبات کو مشتعل کرینگے ' دونوں گروہ عند الله جوابدہ هونگے اس نقصان عظیم کے' جو خدا نخواسته موجودہ تحریک کے قائم نه رهنے کي صورت میں متصور هے - و نسا ل الله تعالي ان یوفقنا و سائر اخواننا المسلمین لما یحبه و یرضاه - و تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون في الارض علواً ولا فسادا ' والعاقبة للمتقین -

حکم استعمال قند انگریزی بصورت اشتباہ

ایک دن میں یه کتاب پڑھه رها تھا :

The Geography of Commerce, by Spencer Trotter M. D.
Edited by Chusman, A. Harrick Ph. D.
Published 1909.

پڑھتے پڑھتے اسکے صفحه ١١۵ - پر یه فقرہ زیر سرخي :
Hog and Hog producst (سور اور سور کي پیدا وار کے متعلق)
میرے نظر سے گذرا - فقرہ یه هے :

"The fat is made in to beard; the bones are ground up for use as fertilizer; or when burnut to charcoal are used in the Sugar refining process."

مجملا فقرہ کا مطلب یه هے که سور کي هڈیوں کو کوئله بنا کر مصري کے صاف کرنے میں استعمال کرتے هیں -

جو خیال اس فقرہ کو پڑھکر ایک مسلمان کے دل میں پیدا هوسکتا هے' اسکا آپ پورے طور پر اندازہ کرسکتے هیں - میں نے اور میرے چند ایک دو اور هم خیال دوستوں نے استعمال مصري کو یکدم ترک کردیا - گو اس سے تکلیف تو هوتي هے مگر هم سب اس تکلیف کو برداشت کرنیکے لیے تیار هیں بشرطیکه همارے مذهب میں خلل نه واقع هو-

یہاں کے چند علما سے بھي دریافت کیا گیا ' مگر کوئي تشفي بخش جواب نہیں ملا - لہذا آپکي طرف رجوع کرنا پڑا کیونکه آپکي علمي و دیني لیاقت اور قابلیت مسلمه هے اور نیز آپکا بیش قیمت رساله الهلال کا بہت سا حصه انهي امور پر مشتمل هوتا هے - مہرباني کرکے آپ جلد اسکے متعلق ایک قیمتي راے اپنے اس بیش قیمت رساله میں شائع کرادیں تاکه میرے اور میرے دیگر مسلمان برادران ملت کي تشفي هوجاوے -

عبد الصمد بي - اے سکینڈ ماسٹر گورنمنٹ هائي اسکول کوئٹه

الهــلال :

ۃ عبارت آپنے نقل کی ہے اُسکا مطلب صرف اسقدر ہے که کھانڈ ۔ صف کرنے کی چیزوں میں سے ایک شے سور کی ھڈي بھي ہے اور یه بالکل ٹھیک ہے ' لیکن حلت و حرمت کیلیے علاوہ دیگر مباحث فقهیه کے' یه سوال باقي رهجاتا ہے که جو شکر هم استعمال کرتےمیں' آیا وہ بھي اسي سے صاف کي جاتي ہے یا نہیں ؟

ک زمانے میں مجھے خود اسکا خیال هوا تھا اور میں نے حقیق کیا تھا - مجھے معلوم هوا تھا که بہت سے طریقے هیں ' منجمله انکے ایک یه چیز بھي ہے ' لیکن ضروري نہیں که وهي استعال میں لائي جاے -

بر حال یورپ کي بنائي هوئي چیزوں کا بالعموم مشتبه هونا اور ورج کي حـلال و حرام اشیا سے انکا ممزوج هوسکنا امر معلوم ہے اور گو حضرات علما اسکو باصطلاح فقه متاخرین " عموم بلوی " بیر کرکے خاموش هو رهیں مگر میں اسے کافي نہیں سمجھتا' سکا اصل علاج یه ہے که ملک میں اُن اشیا کا بدل مہیا ے -

پ صرف ایک شکر هي پر کیوں زور دیتے هیں ؟ مجھسے وچیے تو ایک بڑي فہرست پیش نظر رکھتا هوں - لیکن پھر کیا دہ سلطان احتیاج کي قوت سب پر غالب ہے' کتنے هیں جو بابِ راحت و لذائذ کو موجود پا کر پھر اس سے بر بنائے اتقا احتراز رتے گے ؟ اصل علاج کیلیے کوشش کیجیے - صاف اور عمدہ قند کا انبہت آسان ہے - یه اُن مصنوعات میں سے نہیں ہے جنکے لیے لکہ طیار نہو لیکن آجتک ایک کارخانه بھي نه بن سکا - پچھلے شیعه کانفرنس میں کوئي صاحب اسکے لیے کمپني بنا رہے بنا چکے هیں ' لیکن معلوم نہیں که پھر کیا نتیجه نکلا ؟

میں اُن بزرگوں سے متفق نہیں هوں جو کہتے هیں که جب تک لک میں هر طرح کي دیسي چیزیں نه ملیں اُس وقت تک وبشي ولایتي کاٹ کا نام نه لو' کیونکه جب تک اُسکا حس بد نہوگا' کارخانوں اور مصنوعات وطنیه کا انتظام بھي نہوگا - تاهم ایک بدیهي امر ہے که جب تک هر ولایتي چیز کا بدل لک میں مہیا نه هوجاے' اُس وقت تک کچھه بھي نہیں ونتا -

الحمد لله که حق سبحانه نے آپکو اور آپکے احباب مومنین توفیق دي که بر بنائے اشتباہ اُسے ترک کر دیا - اور ترک بهر حال اولی و احوط ہے -

---

پریمیم بانڈ (تمسکات سلطنتہاے یورپ) خریدنے هوں یا مزمن مسلول مریض کا علاج کرانا هو تو -
حکیم - ڈاکٹر - ایم - اے - سعید انصاري - بي - ایم - اس - سي -
زبدۃ الحکماء - معالج خصوصي دق و سل
و موجد " اکسیر دق و سل "
شملہ یا لاهور سے خط وکتابت کیجئے - شکایت کا موقعه نه هوگا -

افسانۂ عجم

بستر مرگ پر ایک نظر الوداعي !

چند ماہ میں نوجوان شاہ ایران احمد شاہ ' اپنے اسلاف کے تخت پر سریر آرا ' اور اسدن کي شام کو تاجپوش هونے والا ہے جس دن ناظم سلطنت ناصر الملک ابو القاسم اوسکے هاتھه عنان حکومت دیدیگا - اسلیے ان حالات کا مطالعه ' جو اسوقت ایران میں پھیلے هوے هیں ' نیز اس صورت حال کا امتحان ' جس سے نوجون شـاہ ایران کو دو چار هونا پڑیگا ' یقینـاً موجب عبرت و بصیرت هونگے - ایران کے بستر مرگ پر یه گویا ایک الوداعي نظر ہے جسکا یقیناً وہ حقدار ہے -

سنه ۱۹۰۶ کا انقلاب اور ۳۰ - اگست سنه ۱۹۰۷ کا معاهدہ انگلستان و روس ' یه دونوں واقعات دو ایسے سیاسي کار فرما حالات پیدا کرتے هیں ' جنکے لیے کسي نه کسي حل کا دریافت هونا ضروري ہے - یه دونوں واقعات ' جو وقوع میں قریباً متحد الوقت مگر در اصل ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ هیں ' ملک کي آیندہ قسمتوں میں اسقدر وسیع حصه رکھتے هیں که انکے مجموعي اثر کي وجهه سے انکو نہایت قریبي طور پر باهم وابسته سمجھنا پڑتا ہے - اسلیے مناسب سمجھتا هوں که ان دونوں سوالات پر بحث حسب تفصیل ذیل علحدہ علحدہ اجزاء میں کیجائے :—

(۱) دستوري حکومت -

(۲) معاهدہ انگلستان و روس -

(۳) نتائج -

شاہ ایران جب تک اپني رعایا کي خواهش کے آگے سرنگوں هونے اور انکو آئیني حکومت کے متعلق فرمان دینے پر مجبور نہیں هوا ' اسوقت تک وہ برابر کسي طریقه ' کسي اصول ' یا کسي سیاسي فرد عمل کے بغیر حکومت کرتا رها - سچ یه ہے که یه طریقۂ حکومت اسقدر برا نه تھا که کوئي شخص اسکو نظام کے بالکل نہونے کا الزام دیسکے - (گو یکسر طوائف الملوکي اور ظلم زادی تھي - الهلال)

جو کچھه هو ' نتـائج کے مضرت رساں استبداد کي حیثیت ' مالیات حکومت میں کامل ابتري کي حیثیت سے کم محسوس کي گئي -

ایراني قوم کے بہترین عنصر شاہ کي اس حالت کو بے پروائي کے ساتھه نہیں دیکھه سکتے تھے - امراء اور ارباب دماغ اسلیے متحد هوے که شاہ کو حکومت کي کسي منتظم شکل پر مجبور کریں -

ایراني ارباب فکر کو ' جنمیں سے اکثر نے یورپ میں تعلیم پائي تھي ' آئیني حکومت کے اس حیثیت سے ناگزیر هونے کا یقین تھا که ملک کي نجات کے لیے بھي ایک آخري امید ہے -

گو امراء نے اپنے حقوق کو خطرہ میں پڑتے هوے نفرت کے ساتھه دیکھا ' مگر شاہ کي استبدادي حکومت کو هلا دینے کے لیے ارباب انقلاب کے ساتھه اس امید میں شریک هوگئے که بعد کو بوقت فرصت طاقت پر قبضه کرکے سلطنت کو اپنے حسب دلخوا

طوائف الملوکي (Oligarchy) یا کسی ایسي سلطنت کے قالب میں ڈھال لینگے' جسمیں چند امراء حکومت فرمانروالي کرتے هوں (یه صحیح نہیں - الهلال)

قوم - یہاں خصوصیت کے ساتھه اس سے مراد کاشتکار هیں - آساني سے اس تحریک میں شریک هوگئي' کیونکه اسکے بھولے اور سادے دلوں میں آزادي کے معني' جسکے استعمال کے قابل وہ ابھي نه تھے' خاصکر ٹیکس کے بارے دعات تھي !

ان تینوں عناصر کو جو هنگامي طور پر متحد تھے' خلیق مگر مسرف مظفر الدین شاہ اور اسکے کم نظر اور حیله طراز وزراء سے اپني خواهشوں کے لکھوا لینے میں کچھه بھي دقت نه هوئي - اگست سنه ۱۹۰٦ع کو شاہ نے مقبول عام دباؤ میں آکے ایران کیلیے پارلیمنٹ کي منظوري دیدي - ۹ ستمبر کو قوانین انتخاب شائع هوے' اور ۷ - اکتوبر کو مظفر الدین شاہ نے جبکه وہ بستر مرگ پر تھا' ایران کي پارلیمنٹ کا افتتاح کیا -

پہلا قومي مجمع فوراً شاهنشاهي کے دستوري قانون کے بنانے میں مشغول هوگیا - امراء باهم منقسم تھے - اسلیے انھوں نے مجلس کي رهنمائي ارباب دماغ کے هاتھوں میں چلے جانے دي -

گو یه موخر الذکر اپني نیت میں مخلص تھے' مگر انھوں نے ان اصول کو نامکمل طور پر جذب کیا تھا' جو اس آزادي کي بنیاد تھے جس سے آج مغربي تمدني بہرہ اندوز هو رها ہے - نوآموزي کے جوش میں انھوں نے [illegible] فراموش کرنے کي سنگین غلطي کي' اور اس فریب امید کي پرورش کي که ایک قوم' جسکا بیشتر حصه محض جاهل اور بالکل غیر تربیت یافته ہے' وقت کي سست رفتار تدریجي ترقي کے بغیر کامل دنیاوي مجہولیت سے گزر کے منظم آزادي تک پہنچ سکتا ہے -

انھوں نے اس کا بھي خیال نہیں کیا که اگرچه چند ضروري اصلاحات پر اصرار ناگزیر ہے مگر شاہ کي حکومت کي بیخکني' اور ملک میں بجبر ایک ایسے اساسي اور جمہوري انقلاب کا پیدا کرنا کسقدر خطرناک هوگا' جو یورپ کي سب سے زیادہ تربیت یافته قوم کے لیے بھي لائق پذیرائي نہیں' اور ایراني قوم کي سیاسي تعلیم کے مبلغ کے لحاظ سے تو بالکل خارج از تناسب ہے -

ایک " دستور " جو اس روح اور اس طریقه پر ترتیب دیا گیا هو' اسکي زندگي کے اختتام کے متعلق کوئي شک باقي نہیں رهسکتا !

نئي حکومت کے آغاز هي میں یه ثابت هوگیا - بغیر کسي متعین فرد عمل' اور بغیر کسي طاقت یا دباو کے' حکومت پر ایک ایسي غیر منظم مجلس چھا گئي' جو ابتدائي دستوري حقوق سے ناواقفیت کے عالم میں طاقت کا دعوائے باطل کرنے لگي تھي -

سیاسي کلب صرف اسلیے قائم هوے که اپني خواهشوں پر دوسروں کو مجبور کیا جاے - اخبارات جو مفید هوے اگر کم و بیش کم عمر هوتے' حریت کو فوضویت (انارکي) کے ساتھه مدغم کرکے تباہ کن اصول کي تعلیم دینے لگے -

شاہ که نوجوان' شتاب کار' اور اس حقوق سے تمتع کے لیے بیچین تھا جو اسکے اباء و اجداد کو حاصل تھے' نه اپنے حقوق سے دست برداري کا ارادہ کرسکا' اور نه اس نے ایسا کرنا چاها اس پر یه مستزاد هوا که اسکي خود رائي نے ان لوگوں کو بھي اس سے علحدہ کردیا جو اب تک نا طرفدار تھے - اسوقت سے اسکے لیے کوئي امید باقي نه رهي تھي' اور بالآخر اس خون تشنه اور انقلابي حکومت کا خاتمه جلا وطني نے کیا - اسوقت سے ایران یا بزنجیر هوے بغیر اپني قسمت کي نگراني کر سکتا تھا -

خانه جنگي کے حادثه کے بعد یه معلوم هوتا تھا که صلح و اتفاق کا دور پیش نظر ہے اور قوم کي دوبارہ زندگي کے آغاز نے ان تمام لوگوں کو مدد کي دعوت دي ہے جو دستوري حکومت کي واپسي کے لیے لڑے هیں - مگر اس صلح کي عمر تھوڑي تھي - خود ارباب دستور میں اختلاف نمودار هوا جو اپني خیالي خواهشوں کو بزور منظور کرانا چاهتے تھے -

ان بے انتظامیوں کے باوجود مجلس کا انتخاب هوا اور وکلا نے مختلف جماعتیں ترتیب دیں -

یه سیاسي سوالات نه تھے جنکي وجه سے بالآخر انکو غم سے دوچار هونا پڑا - بلکه یه شخصي مصالح تھے - آخر کار معاملات ایسے نقطے تک پہنچگئے' جہاں کثرت اپني خواهشوں کے منظور کرانے میں قلت پر کامیاب هوئي اور وزراء بجاے اسکے که موزوں قومي پالیسي کي اشاعت' یا ضروري اصلاحات کے نفاذ کي کوشش کرتے' ان پر جماعتیں حکمراني کرنے لگیں -

یه حالت تھي جبکه ناصر الملک نظامت کا بار گراں اٹھانے کے لیے بلایا گیا -

ناصر الملک ایک تربیت یافته' اکسفورڈ کا ایم - اے' قابل' تجربه کار' هوشیار' اور ایماندار آدمي ہے - اسے ملک کي ضرورتیں اور وہ فرد عمل معلوم تھي' جو ترتیب پاني چاهیے - مگر جسطرح اسے یه معلوم تھا' اسیطرح وہ یه بھي جانتا تھا که قانون دستور' جسکي بنا پر وہ نگراني اپنے ذمے لینے والا تھا' ایک ایسا هتیار ہے' جو صرف بادشاہ کي خود مختاري کو نیست و نابود کرنے کے لیے بنایا گیا ہے' اور اسلیے وہ ایک ایسا قانون ہے' جس نے خود اس سے بھي هتیار لیکے اسکي یه حالت کردي ہے که سامان مدافعت سے تو تهیدست مگر سازش و مجبوري سے دو چار ہے !

صرف فرض کا خیال اس پر غالب آیا' گو وہ نظامت کے قبول کرنے میں تردد سے لبریز اور ان مشکلات کے متعلق دھوکے میں نه تھا جو اسکو پیش آنے والے تھے -

دوسروں کو یه دکھانے کے لیے که جو لوگ حکمراني کے لیے بلائے جائیں' خواہ وہ حکمراني کسي درجه کي هو' انھیں حکومت کے اصول کا علم ضروري ہے' اس نے (ناصر الملک نے) مسلسل وزرا اور وکلا کے ساتھه کام کیا -

انکو غیر سرکاري نوعیت کي صحبتوں میں جمع کیا اور کوشش کي که مختلف جماعتوں کے بالاشتراک کام کرنے کے لیے ایک بنیاد تیار کردے تاکه آئندہ وہ متحدہ طور پر ایک ایسا نقشه ترتیب دیں جو ضروري اور اهم اصلاحات کا کفیل هو -

اس امر کي تصدیق کے لیے که ناصر الملک نے کس جوش اعتقاد اور ترک نفسانیت کے ساتھه اس مشن کو اپنے هاتھه میں لیا ہے' اسے کام کرتے هوے دیکھنا چاهیے -

ایراني اپني اس خوش قسمتي پر که انکا سرگروہ ایک ایسا شخص ہے جو اس قدر روشن خیال اور اس درجه بے لوثي کے ساتھه ملک کي بہبودي میں منہمک ہے' اپنے آپ کو آج تک ابھي زیادہ صحیح معیار کمال نه دیسکے' اور نه کوئي اعتماد اس اعتماد سے بہتر حالت میں کیا گیا' تا هم عدم مفاهمت اور باقاعدہ عداوت نے ناظم کي بہادرانه کوششوں کو بیکار کردیا اور اسطرح اس آخري امید کو بھي مٹادیا جو دستوري حکومت کي قوت سے متعلق تھي -

اکثر سنتے هیں که ناظم کو کمزوري اور اپنے اختیارات کے محسوس کرانے میں ناکامي کا الزام دیا جاتا ہے' اور ان نقادوں

میں سے بعض تو یہاں تک بڑھجاتے هیں که اسکو ناقابل قرار دیتے هیں اور کہتے هیں که اس نے ان لوگوں کو دهوکا دیا ' جو اسکي نظامت کو امن و ترقي کي تمہید خیال کرتے تھ -

مگر یه الزامات درحقیقت بہت بیجا هیں -

هم کو یه یاد رکھنا چاهیے که ناظم نے آکسفورڈ میں تربیت پائي هے ' اور یه که دستوري حکومت کے اصول کے متعلق اسکا تخیل ماخوذ هے ان بہترین سرچشموں سے جو بیلیال کے کمروں میں هیں ' اور ان مثالوں سے جو انگلستان کي سیلسي تاریخ پیش کرتي هے -

اس کہنے کے بعد کوئي یقین کرسکتا هے که ایک ایسا شخص جسمیں قوم کي قیمت کا یقین اسدرجه سرایت کرگیا هو ' خود اپنے آپ کو دهوکا دیگا ' اور ایسے رئیسوں اور جماعتوں سے اپني خواهشوں کو بجبر منظور کرالیگا ' جن پر اسے براے نام اقتدار حاصل هے ؟ همیں یه واقعه نظر انداز نه کرنا چاهیے که ایراني دستور ملک کي ضرورتوں کے لحاظ سے نہیں ' بلکه اسوقت صرف اس حیثیت سے بنایا گیا تھا که وہ شاہ کي خود مختارانه طاقت کے مقابله میں مدافعت کا ایک ذریعه هو - اسلیے یه اساس حکومت هي جھوٹي هے ' اور دستوري کار روائیوں کو مفلوج بنا دیتي هے -

ایک افسوسناک صداقت یه هے که اس فالج کے نتائج جو سابق حکومت کي وجه سے نوجوان ایرانیوں کے دلوں پر گرا تھا ' ناقابلیت اور فلاح عام کے کاموں سے نفرت کي شکل میں منعکس هو رهے هیں -

بهرحال یه هیں وہ حالات جسمیں سلطان احمد شاہ که نوجوان و عجلت پسند هے ' اپنے اسلاف کے ڈگمگاتے هوے تخت پر بیٹھیگا -

الهـــلال :

یه نیر ایسٹ کے مراسله نگار کا مضمون هے - ایران کي موجوده بد بختي کي اصلي علت یه نه تھي که دستوري حکومت اُسے راس نه آئي - بلاشبه ایران اسکے لیے تیار نه تھا ' تاهم اصلي شے دستوري انقلاب کے بعد روس کا محمد علي کو آلۂ کار بنانا اور اسکے هاتھوں قوم کو تبدٰہ کرانا ' پھر سر ایڈورڈ گرے کا روس کے ساتھه سازشي اتحاد اور بالاخر اسکي قسمت کي گذشته تقسیم هے -

ایک یورپین کے تازہ خط کا ترجمه

آپنے جو (ع - ی - ن - ک) مجھے بھیجي هے بجمیع الوجوہ قابل تشفي هے مجھے بڑي مسرت هوئي - میں بلا تامل کہتا هوں که مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز سوداگران عینک نہایت معتبر اور راستباز هیں ' اس دوکان کي خصوصیت یه هے که چیز بکفایت اور عمده ملتي هے -

ٹي - چورلٹن - سروے جنرل آف انڈیا آفس کلکته -

زندگي کا لطف آنکھوں کے دم تک هے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں ' تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائے تاکه همارے تجربه کار ڈاکٹروں کي صلاح سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بکفایت بذریعه وي - پي کے ارسال خدمت کیجاوے - اسپر بھي اگر آپ کے موافق نه آوے تو بلا اجرت بدلدیجاویگي -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز
ممتحن چشم سوداگران عینک و گھڑي وغیرہ
نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانه ویلسلي - کلکته -

Messrs M. N. Ahmed & Sons,
Ophthalmic Opticians & Importers of Optical goods,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

بریدِ فرنگ

اقتراعیات انگلستان

جد و جهد حریت - ایثار و جاں نثاري - ثبات و اقدام عمل !

تاریخ انگلستان میں اقتراعیات (سفریجزم) کي تحریک هندوستان کے لیے ایک بصیرت بخش و عبرت انگیز واقعه هے ' خصوصاً انکا ثبات و استقلال که یه جنس گرانمایه و اکسیر کامیابي یہاں کے مردوں میں بھي کم یاب بلکه نایاب هے -

کوئي هفته ایسا نہیں گزرتا که ولایتي ڈاک میں انکے تازہ واقعات نه هوتے هوں بلکه ابتو انگلستان کے اخبارات میں اور عنوانات کي طرح اقتراعیات بھي ایک مستقل عنوان هوگیا هے - حسب معمول گذشته هفته کی ڈاک میں بھي چند تازہ واقعات آئے هیں -

* * *

مسز پانکھرست کے نام سے تو قارئین کرام نا آشنا نه هونگے - یه وهي خاتون هے جو اقتراعیات میں سے فوجي جماعت کي سر خیل هے - اسکي آتشیں تقریریں ' گرفتاري ' قید ' اور ترک خور و نوش کي عبرت پرور اور سبق آموز داستانیں بارها آپ سن چکے هیں - یه مجاهده راہ حریت جو غالباً آینده تاریخ انگلستان کي ایک هیروئن اور کرامویل کي طرح عورتوں کي آزادي کے لیے ضرب المثل هوگي ' آج اپني نفاق و مداهنت سے غیر آلود آزادي کیوجه سے ارباب حکومت کي نظروں میں پیکر بغاوت سمجھي جاتي هے ' اور انگلستان میں جسکو اپنے حریت زار و احرار پرور هونے پر اسقدر ناز هے ' اسے چین سے رهنا نصیب نہیں هوتا -

پیرس سے واپسي میں جب وہ وکٹوریا اسٹیشن پر پہنچي تو فوراً گرفتار کرلي گئي -

مگر وہ معمولي خاتون نه تھي ده اسکي گرفتاري کے لیے ایک وردي پوش کانسٹبل کا هاتھه میں هتکڑي لیے هوے موجود هونا کافي هوتا - وہ جهاد و حریت کي ایک دیوي هے جسکي پرستش انگلستان کی تمام اقتراعیات کرتي هیں ' اور جسکي قربانگاہ پر اپنا سر چڑهانا هر سفریجت عورت اپني سعادت سمجھتي هے - اسلیے اسکي گرفتاري کے واسطے مخصوص اور پر اسرار انتظامات کیے گئے تھ -

* * *

وکٹوریا اسٹیشن کا پلیٹ فارم ایک وسیع پلیٹ فارم هے - اسکے ایک سرے پر جہاں بعد مسافت کي وجه سے روشني اور اشخاص دونوں کي کمي تھي ' یه گرفتاري عمل میں آئي ' اسلیے گرفتاري کے وقت مظاهرہ کے نام سے ایک آواز بھي بلند نہیں هوئي - حالانکه اگر کوئي دوسرا موقعه هوتا تو ایک محشر و هنگامه بپا هوجاتا - ایک موٹر کار پوشیده طور پر تیار کھڑي تھي - مسز پانکھرست کو اسمیں بٹھا کر پولیس فوراً اسٹیشن سے روانه هوگئي -

موٹر کار کي رفتار غیر معمولي طور پر تیز تھي -

گرفتاري کے وقت مسز پانکھرست نے کسي قسم کا مقابله یا مقاومت نه کي ' کیونکه وہ ان آئیني هتکڑیوں کو اپني کلائیوں کے لیے مرصع طلائي زیور سے زیادہ رونق بخش و عزت ده سمجھتي هے ' مگر

گرفتاري کے بعد اسنے پولیس سے پوچھا : "کیا تم بتا سکتے ہو که میں کیوں گرفتار کي گئي هوں؟ ابهي تو میرا لائسنس ختم نہیں هوا ہے ؟" اسکے جواب میں پولیس نے کہا: "تم نے ان شرائط کو پورا نہیں کیا جنکي بنا پر چهوڑي گئي تهیں' اسلیے پهر گرفتار کي گئي هو"

عدم ایفاء شرائط سے مراد غالباً مسز پانکهرست کي وہ تقریر ہے جو اس نے پیرس میں کي تهي -

* * *

مگر همیشه کي طرح یه گرفتاري بهي زیادہ عرصه تک نه رهسکي اور پولیس کو مجبوراً چهوڑنا پڑا -

مسز پانکهرست چهار شنبه کو هالوے کے قید خانے سے چهوڑي گئي ' اور ابهي چند دنوں لندن میں رهکے پهر سوئٹزر لینڈ روانه هوگئي -

* * *

جس خوش نصیب بچے نے آزادي و سر فروشي کي آغوش میں پرورش پائي هو' اسکے متعلق یه کہنا فضول ہے که وہ کیسا هوگا ؟

مسز پانکهرست کي طرح انکي صاحبزادیاں بهي اس جهاد حریت و حقوق میں اپني ماں کے دوش بدوش هیں -

مس سلویا پانکهرست ڈسمبر کے دوسرے هفته میں سه شنبه کو شوریڈچ ٹاون هال میں گرفتار هوئي تهي - گرفتاري کے بعد اپني ماں کي طرح اس نے بهي کهانا پینا چهوڑ دیا - اس سے اسکي حالت اسقدر نازک هوگئي که پولیس کو مجبوراً چهوڑ دینا پڑا - یه بهي هالوے کے قید خانے میں تهي اور وهاں سے دوشنبه کي شام کو چهوڑي گئي -

مسز پانکهرست کي دوسري لڑکي مس کرائیبل پانکهرست ہے - وہ بهي اپني ماں اور بہن کي طرح سرگرم جهاد ہے اور اسي جرم میں جلا وطن هوکے آجکل پیرس میں مقیم ہے -

* * *

لیکن یه تو اقتراعي لیڈروں کا ذکر تها جنکا کام یه ہے که قول اور عمل سے اپني جماعت کي اس روح کو تازہ رکهیں جسکي بدولت یه معرکه آرائیاں هو رهي هیں' ورنه اصلي کام کرنے والے تو اور هي هیں - جیسا که تمام منتظم و کارکن جماعتوں کا قاعدہ ہے -

اقتراعیات نے استعمال قوت کي جو صورتیں اختیار کي هیں' انمیں سے ایک صورت آگ لگانا بهي ہے - آج انگلستان میں کتنے هي مکان هیں جو ان اقتراعیات کے هاتهوں آتشزدگي کا لقمه هوچکے هیں-

لیکن اگر مرد با این همه ضرر رساني اپني جگهه پر قائم هیں تو ان خاتونوں نے بهي سر رشته استقلال اپنے هاتهه سے نہیں دیا ہے - وہ بهي اپنے کام میں لگي هوئي هیں اور برابر وہ حرکتیں کیے جاتي هیں جنکو اگرچه اب تک مرد برداشت کر رہے هیں مگر شاید همیشه برداشت نه کرسکینگے -

مسرس فونس ' ایلیٹ اینڈکو دیونپورٹ کي ایک مشهور چوب فروش کمپني ہے - اسکے گودام کے احاطے کا رقبه ایک ایکڑ ہے - اس وسیع احاطے میں ایک هزار لکڑي جمع تهي - دوشنبه کي صبح کو دفعةً آگ لگي اور تهوڑي هي دیر میں تمام احاطے کے اندر پهیلگئي - آگ کے بجهانے کي سخت کوشش کي گئي مگر ناکامي هوئي اور یه شعلے اس احاطے سے نکلکے قرب و جوار میں پهیلنے لگے - تهوڑي دور پر فینڈ رونڈ آیوٹس (ایک قسم کا پهیا ہے جس پر لڑکے چڑهتے هیں) اور چند کاروانس (ایک قسم کي گاڑي ہے) رکهے هوے تهے - ایک رونڈ آبوٹ میں جسکي قیمت ۲ هزار پونڈ تهي' آگ لگ گئي - کل نقصان کا تخمینه ۱۰ هزار پونڈ هوا ہے -

اس آتشزدگي کے بعد گورنمنٹ کو ایک گمنام خط موصول هوا جسمیں لکها تها : " یه آگ هم اقتراعي عورتوں نے لگائي ہے اور یاد رکهو که جب تک تم همارے مطالبات پورے نه کروگے' هم اسیطرح تمهاري راحت و آرام اور جان و مال میں آگ لگاتے رهینگے" -

* * *

مسز پانکهرست کي گرفتاري ایسي بات نه تهي که اس سے اقتراعیات میں جنبش اور فدویت و اقدام کي کوئي مثال تازہ ظاهر نه هوتي -

دوشنبه کو رچمونڈ پولیس کورٹ میں مسز بولٹر پیش هوئیں - مسز موصوف پر یه الزام تها که انهوں نے رچمونڈ میوز پولیس اسٹیشن کي کهڑکیاں توڑ ڈالي هیں - انهوں نے اپنے اظهار میں الزام کا اعتراف کیا اور کہا :

" اسکے دو سبب هیں' اول اور سب سے اهم وجه تو یه ہے که تم نے اس حریت کي دیوي مسز پانکهرست کو گرفتار کیا ہے جو ترک خور و نوش کے واقعات سے نهایت نحیف و نزار هوگئي ہے -

اس خبر نے مجهه میں ایک غیر معمولي هیجان پیدا کردیا ' میري پهلي خواهش یه تهي که جسطرح ممکن هو میں انکو قید خانے سے نکال لاوں ' مگر مجهے نظر آیا که میں اپني اس خواهش میں کامیاب نہیں هوسکتي' پهر میں نے خیال کیا که اگر میں اس میں کامیاب نہیں هوسکتي تو مجهے بهي قید خانے کے باهر نه رهنا چاهیے - لیکن اگر میں تمهارے پاس آتي اور قید هونے کي خواهش ظاهر کرتي ' تو تم میري اس خواهش کو پورا نه کرتے اور مجنون سمجهکے پاگل خانے بهیجدیتے ' اسلیے میں نے سونچا که مجهے کوئي ایسا جرم کرنا چاهیے جسکي سزا قید هو ' چنانچه میں آئي اور آکے ان کهڑکیوں کو توڑا - دوسري وجه اسکي وہ مرض ہے جو مردوں میں پهیلا هوا ہے "

مسز بولٹر نے اس مرض کي تشریح نہیں کي -

عدالت نے ان پر ۴۰ شلنگ جرمانه اور در صورت عدم ادائیگي ۱۰ دن قید کي سزا دي - مسز بولٹر مصر تهیں که وہ قید خانے جائینگی ' کیونکه اسي غرض سے انهوں نے کهڑکیاں توڑي هیں مگر انکے شوهر نے انکي طرف سے جرمانه ادا کردیا اور عدالت نے اسکو قبول کر لیا - چلتے وقت مسز بولٹر نے عدالت کو مخاطب کرکے کہا : " میں نہیں سمجهتي که مجهے کیا سزا دي گئي ؟ کیونکه جرمانه تو میرے شوهر نے ادا کیا - میري سمجهه میں یه بهي نہیں آیا که ان سے کیوں یه جرمانه لیا گیا ؟ حالانکه وہ تو میرے همخیال نہیں - اگرچه ویسے نهایت اچهے شوهر هیں "

عدالت نے اسکا کچهه جواب نہیں دیا اور مسٹر بولٹر اپني بیوي کو اپنے گهر لے آئے -

الهـــلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پهلا رساله ہے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

ميـر مجلس آل انـڈيـا مسلم ليـگ كي افتتاحي تقـريـر

آنريبل سر ابراهيم رحمت الله نائٹ ممبر امپيريئل كونسل نے آل انڈيا مسلم ليگ كے سالانه اجلاس منعقد آگره ميں ٣٠ - دسمبر كو جو پريسيڈنٹل ايڈريس پڑھا اس كا اردو ترجمه حسب ذيل هے :—

حضرات ! مسلم ليگ كے اس سالانه جلسه ميں آپ نے مجهه كو بطور صدر دعوت ديكر ميري جو عزت افزائي فرمائي هے ' اس كا ميں ته دل سے شكريه ادا كرتا هوں - ميں اس امر كا صاف صاف معترف هوں كه ...... يه سب سے بڑي عزت هے ' اور اس وجه سے اسكي قدر ميري نظر ميں اور بهي زياده بڑهه جاتي هے كه يه عزت مجهه كو بلا تحريک غيرے ملي هے -

ايک ايسے وقت ميں جيسا كه يه هے ' جب كه نهايت هي زوروں كے ساتهه اختلاف رائے واقع هوا هے ' اور يه خيـال عام طور پر پهيلا هوا هے كه مسلمانوں ميں سيـاسي نظر سے ديكهتے هوے دو راهيں قائم هوگئي هيں - ايسے وقت ميں مجهكو يقين هے كه آپ اس امر كا اچهي طرح احساس فرمائينگے كه آپ كے صـدر كي حالت كس قدر پيچيده هے ؟

حضرات آپ نے جس مشكل كام كے انجام دينے كے ليے مجهكو طلب فرمايا هے اسے ميں نے بطور فرض منصبي منظور كيا ' اور ميں نے يه خدمت اس ليے اپنے ذمه لي هے كه مجهه كو اس امر كا يقين واثق هے كه آپ ميرے ان فرائض كے ادا كرنے ميں پوري پوري مدد اور اعانت فرمائيں گے ' اور مسلمان هونے كي حيثيت سے هم سب پر جو ذمه داري عائد هے اس ميں آپ حصه لير گے - آج هندوستان كے مختلف مقامات سے مسلمانوں كے جو قائم مقام حضرات بهت بڑي تكليف گورا فرما كر يهاں اس جلسے ميں تشريف فرما هوے هيں - يـه امر ميرے خيال ميں اس بات كي حتمي دلـيل هے كه هماري قوم ميں رفاه عام اور سياسي زندگي كي قومي روح موجود هے - مجهے اطمينان هے كه ميں آپ لوگوں پر بے خطر بهروسه كر سكتا هوں ' اس باره ميں كه ميں جو صميم قلب سے ان مشكلات كو جو همارے در پيش هيں ' سلجهانے كي كوشش كرنا چاهتا هوں - اس ميں آپ لوگ ميرا هاتهه بٹائيں گے ' اور مائل بمصالح رهينگے تاكه نتيجه يه هو كه بعوض پهوٹ كے هم پهر سے مستحكم هوجائيں ' اور هـم ميں ايسي توانائي پيدا هوجاے ' اور هم ايسا طريق عمل اختيار كريں جس سے همارے دلي مقاصد ميں تـرقي هوتي چلي جاے -

تمام ايسي انجمنوں ميں جيسي هماري يه انجمن هے اختلاف رائے واقع هونا ضروري هے - مختلف ذهن كے لوگ جب متعدد مسائل پر اپني توجه مبـذول كرتے هيں ' اور اس كے مختلف پهلوؤں پر كافي اور آزادانه بحث هوتي هے ' تو راسخ نتيجه برآمد هوتا هے ' اور عام دلچسپي كا باعث هوتا هے - چونكه ميرے ايسے خيالات هيں ' اس ليے هماري بهبودي و ترقي كے مسائل پر جو كچهه معقـول بحث هو ميں دل سے خيـر مقـدم كـرتا هوں

مگر اتنا لحاظ ضروري هے كه جب كسي امر كا فيصله هوچكا ؛ تو سب كو به طيب خاطر منظور كرلينا چاهيے ' اور سب كو اسي كے مطابق سعي بليغ سے عمل كرنا چاهيے -

اس دستور العمل كے لزمي طور پر يه معني نهيں هيں كه جو فيصله ايک مرتبه هوگيا اسپر نظر ثاني نه كيجاے - كوئي دستور العمل اس جمهوري زمانه ميں بنايا نهيں جاسكتا ' جو مثل قوانين ميڈي اور " ايران قديم " اٹل اور دائمي هوں - ميري مراد يه هے كه جو فيصله كيا جاے وه دستور العمل هو جاے - اس زمانه تـک جب تـک كه عام اهل الراے تبديل خيـالات ' تقاضاے وقت ' مزيد تجربه ' اظهار نقص و عيب ' جو پيشتر خيـال ميں نه آسكا يا كسي طرح كے اور وجوه كے لحاظ سے اس كو بدل نه ديں -

وجوه مذكوره بالا كے پاے جانے كے وقت سابق فيصلوں پر بهي نظر كي جاے - سب سے زياده اور ضروري امر تو مجهے يه معلوم هوتا هے كه تمام مباحثے غير شخصي اور غير جانبداري كے اصول پر هوا كريں ' اور جو لوگ مخالفت ميں اپنے تئيں قلت الراے پائيں انكو چاهيے كه كثرت الراے كے صاف اور غير مبهم فيصلوں كو به طيب خاطر منظور كرليں ' اور اخلاصمندي سے تقليد سلوک عسكري كركے عام مقصود كے پيشرفت كي كوشش ميں شريک رهيں ' اسي طريقه پر جيسا كه فيصله هوچكا هو -

جب تـک همارے قومي مقصود كے پيشرفت كے ايسے اس طرح سے هم كاربند نه هوں ' تب تـک مجهے انديشه هے كه هماري ترقي ميں سخت ركاوٹ رهيگي ' اور بهت سخت مشكلوں كا پے در پے سامنا كرنا هوگا - لهذ اے حاضرين با تمكين ! ميں آپ سے التماس كرتا هوں ' اور آپكے ذريعه تمام مسلمان قوم سے التماس كرتا هوں كه همـاري رفاه عام كے ليے عالي حوصلگي تحمـل اور مخلصانه شركت سے مشغول كار رهينگے -

اگر هم اسطرحپر تمام شخصي خيالات كو الـگ ركهه كے كاربند رهيں گے ' اور همارے ذهن ميں صرف قومي فائده كا خيال هوگا ' تو هماري ترقي نه فقط يقيني هوگي بلكه اتني رفتار سے هوگي جو هم ميں سے عجلت پسند اصحاب كو بهي تشفي بخش هوگي -

كانپور كي مسجد

آپ سب صاحب اس امر سے واقف هيں كه مسلمانان هند كے دلوں پر مسئلـه مسجد كانپـور نے بهت بڑا اثر كيا ' اور آپكو يه معلوم كركے نهايت هي اطمينان اور تشفي هوئي هوگي كه همارے معزز اور هر دلعزيز وائسرائے اعلى حضرت لارڈ هارڈنگ بهادر نے دور انديشانه سياسي قابليت سے اسكا فيصله باحسن الوجوه فرما ديا -

حضور وائسرائے نے اپنے جديد پايۂ تخت هند يعنى دهلي ميں داخلۂ سركاري كے موقع پر جن شريفانه خيالات كا اظهار كيا تها - وه ميں آپ كو ياد دلانے كي اجازت چاهتا هوں - حضور موصوف اس وقت جديد ليجسليٹو كونسل كے صدر تهے - جسكا اجلاس پهلي مرتبه دهلي ميں هوا ' اس موقع پر آپ نے اپني يادگاري تقرير ميں بيان فرمايا تها كه :

بهر حال اصل قصور كے بارے ميں ميرا جو كچهه خيال هو - مگر ميں صرف آپ كو اور تمام باشندگان هند كو يقين دلانا چاهتا هوں كه يه واقعه كسي طور پر بهي ميري راے پر كسي قسم كا اثر نه ڈاليگا ' جس طور پر ميں نے گذشته دو سال ميں كام كيا هے ' اسي طرح آينده بهي ميں اپني طرز حكومت بدلے بغير عمل كرونگا ' اور اس طريقه سے ميں سر مو تجاوز نه كرونگا " -

كيا كوئي كهنے كي جـرأت كرسكتا هے كه حضور لارڈ هارڈنـگ نے اس موقع پر اهل هند سے جو مدبرانه وعدے كيے تهے ' ان پر وه صداقت كے ساتهه قائم نهيں رهے ؟ اس پدرانه شفقت سے جو انهوں نے همارے هم وطنوں سے ظاهر كي هے - صحيح طور پر لوگوں كے دلوں پر فتح پائي هے - يه واقعه صرف اس ملـک كا تاريخي

حقیقتہ هونے کي غرض سے قابل قدر نہیں ہے ' مگر وہ سبق جو اس قسم کي طرز سلطنت سکھاتي ہے - وہ برطانیہ عظمی اور هندوستان دونوں کے لیئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے - حضور لارڈ هارڈنگ نے اس امر کو ثابت کردیا ہے کہ پدرانہ همدردي صرف لفظوں هي سے نہیں (جن کا هم کو پہلے بہت سا تجربہ هوچکا ہے) مفید هوسکتي - بلکہ عملي طور پر کام لینے سے مطلب براري هوتي ہے -

میرے لیے یہ امر همیشہ تعجب انگیز ہے کہ کیوں برطانوي اهل عملہ هندوستان میں اس امر کي مدبرانہ کوشش نہیں کرتے جس کے ذریعہ وہ عملي طور پر همدردي اور غور کرکے اس ملک کے باشندوں کے دلوں پر فتح پالیں - کیا میں ان سے یہ کہنے کي جرأت کرسکتا هوں کہ یہ طریقہ اختیار کرنا ان کے لیے کس قدر آسان ہے ؟ هندوستانیوں کے نمایاں خصائص سے ایک یہ بھي ہے کہ ان میں احسان شناسي کا مادہ بہت ترقي کرگیا ہے - گذشتہ کشمکش کے زمانہ میں کتني مرتبہ هندوستاني انگریزوں کے بچاؤ کے لیے میدان میں آئے هیں ' اور کتنے موقعوں پر انہوں نے انگریزوں کو بچانے کے لیے اپني جانیں تک ان پر قربان نہیں کردي هیں -

اگر هند کے سرکاري اهل عملہ واقعي ایسي کوشش کریں کہ اپنا فرض منصبي سمجھکر هندوستان کے متعلقہ مسائل پر هندوستان هي کے نقطۂ خیال سے غور کریں ' اور اگر وہ همیشہ یہ امر ملحوظ رکھیں تو وہ هندوستانیوں کے وجدان کي ایسي تسخیر کرسکتے هیں کہ جو کسي اور ذریعہ سے هرگز نہیں هوسکتي - هم پھر وہ فریادیں نہ سنینگے ' جو همیشہ همارے کانوں میں اس ملک کي گورنمنٹ کي روز افزوں شکایتوں کے بارہ میں گونجا کرتي هیں - یہي وہ طرز عمل ہے جو لارڈ هارڈنگ نے اپنے پیش نظر رکھا ہے ' اور جسے وہ عمل میں لانا چاهتے هیں ' اور جس نے انکو هندوستانیوں میں اسقدر هردلعزیز بنادیا ہے -

کیا هندوستان کے دیگر اهل عملہ اسپر تہ دل سے عمل پیرا هونگے ؟ اگر ایسا هوا تو صرف یہي نہ هوگا کہ ان کا راستہ صاف هوجائیگا ' بلکہ هندوستانیوں کے ان خادمان ملک کا بھي راستہ صاف هوجائیگا ' جو باوجود سخت رکاوٹوں کے اهل عملہ پر یہ امر ثابت کرنے کي کوشش کررہے هیں کہ همدردي اور غور و خوض کا اثر کس قدر قوي ہے -

عذر کمزوري

ایک فرقہ هرزہ سرا ایسا ہے جس نے پہلے بھي ایسا کہا ہے - اور پھر بھي ایسا کہیگا کہ خیر یہ سب باتیں رعایا کي تالیف قلوب کے لیے تو بہت خوب هیں - لیکن سلطنت برطانیہ کي شان و اقتدار کا لحاظ کہاں ؟ اگر گورنمنٹ سرکاري انتظامات کے مخالف هر ایک شورش کے آگے سر جھکایا کرے ' تو حکومت کا کام ناممکن هو جائیگا - اور ایسي حالت میں تو یہ بہتر ہے کہ اهل برطانیہ اس ملک سے اپنا بوریا بدھنا باندہ کر چل دیں - برطانیہ قوم کي طرف موجودہ تنفر کا زیادہ تر باعث یہي فرقہ غیر ذمہ دار لوگوں کا ہے - اگرچہ اس کے افراد برطانیہ قوم سے هي کیوں نہ هوں ' یہي لوگ هیں جو ایسا خیال کرتے هیں کہ بہترین دستور العمل پنجۂ آهنین ہے ' اور جو باعث هوئے اُن روز افزوں اشکالات کا جو سرکاري عملہ کو در پیش آئي هیں -

ذرا هم ٹھنڈے دل سے منصفانہ طور پر ان لوگوں کي پکار پر تو غور کریں کہ وہ کس نتیجہ تک پہونچتي ہے - اس کے معني تو صرف یہ هوسکتے هیں کہ اگر کسي سرکاري عملہ نے ایک مرتبہ کوئي فیصلہ کردیا اور جیسا نہ اکثر هوتا ہے ' بغیر ان ذمہ دار اصحاب سے مشورہ لیے جو ان لوگوں میں رهتے هیں ' جنکو ان فیصلوں کا اثر بھگتنا پڑتا ہے ' اور اپنے فیصلہ پر یک طرفہ اظہارات پیش کر کے گورنمنٹ کي منظوري لے لي ' تو پھر وہ فیصلہ کبھي رد نہ کیا جائیگا - اگر وہ فیصلہ لوگوں کو منظور نہ هو تو دو هي باضابطہ طریقے ان کے لیے هیں - ایک یہ کہ وہ گورنمنٹ کو عرضداشت پیش کریں ' اور اس میں یہ بتلائیں کہ وہ فیصلہ کس قدر ضرر رساں ہے ' اور نظر ثاني کي درخواست کریں ' اور دوسرا یہ ہے کہ مجلسیں کرکرکے اجلاس کونسل میں سوالات دائر کرکرکے اور اخبارات کے ذریعہ سے شورش جاري رکھیں -

اگر یہ آفت زدہ لوگ پہلے علاج کي طرف رجوع کریں ' تو اکثر یہ هوتا ہے کہ سرکاري عملہ کا فیصلہ کے ساتھ تعلق ہے - ان میں کوئي واقعي مخالفت فیصلہ سے نہیں پائي گئي - اور اگر دوسرے طریقے کے مطابق شورش جاري رکھي جائے ' تو یہ ادعا کیا جاتا ہے کہ یہ شورش " چند غیر قانع لوگوں کي ساخت و پرداخت ہے ' اور وہ خواہ مخواہ بیچارے عوام الناس کو برانگیختہ کرتے پھرتے هیں - حالانکہ وہ لوگ گورنمنٹ کے فیصلوں کو بہ طیب خاطر منظور کرنیکو تیار هیں ' اور جب عذر لنگ ثابت هوگیا ' اور سرکاري اهل عملہ مجبور هوئے کہ اقبال کریں کہ هاں شورش بے بنیاد نہ تھي ' اور داد رسي کرنا ضروري معلوم هوا تو بھي بڑے زوروں سے یہ بات پیش کي جاتي ہے کہ فیصلہ کي تبدیلي نہ هونا چاهیے - اس لیے کہ اگر ایسا کیا جائیگا تو گورنمنٹ کي کمزوري سمجھي جائیگي ' اور سرکاري عہدہ داروں کا اقتدار بالکل جاتا رهیگا - لہذا سخت کوشش کي جاتي ہے ' کہ فیصلۂ سابق برقرار رہے ' جس کے لازمي معنے یہ هوتے هیں کہ ایسا دستور العمل قائم کیا جائے کہ جب کبھي کوئي سرکاري عہدہ دار کوئي فیصلہ کرے ' تو وہ اٹل هو - ایسي حالت میں سوال پیدا هوتا ہے کہ آیا وہ لوگ جو سرکاري عہدہ داروں کے احکام اور فیصلوں کي نظر ثاني اور ترمیم کرانا چاهتے هیں ' کیا کریں ؟ خوش قسمتي سے یہاں بہت سے اعلی عہدہ دار هیں ' جو اس قسم کا عذر پیش نہیں کرتے ' بلکہ نازک اور مشکل مسائل کو دانشمندانہ اور مدبرانہ طور پر سلجھاتے رهتے هیں ' اور اس طرح برطانیہ اور هندوستان کي نہایت قابل قدر خدمت کرتے هیں

مجھے یقین ہے کہ آپ میري راے سے متفق هونگے کہ ایسے عہدہ داروں میں سب سے ممتاز آجکل هندوستان میں حضور لارڈ هارڈنگ بہادر هیں ' اور ان کا عمل نہ صرف اعتراض سے بري ہے ' بلکہ نہایت قابل تحسین ہے -

میں سخت حیران هوں کہ وہ نکتہ چین حضرات جو وقتاً فوقتاً عذر کمزوري پیش کرتے هیں ' آیا وہ اس کے مفہوم تک بھي پہونچے هیں یا نہیں ؟ میري دانست میں تو اسکے صرف یہي معني هوسکتے هیں کہ هندوستان میں سلطنت برطانیہ ایسي ضعیف بنیاد پر قائم ہے کہ کسي عہدہ دار کے فیصلہ یا حکم کے خلاف لوگ اگر معقول داد خواهي کریں اور حکام بالا سے داد رسي کریں تو یہ فعل اس بنیاد کو ایسا صدمہ پہونچاتا ہے کہ چند ایسے صدمے اسکو ڈھادینے کے لیے کافي هیں - کیا کوئي حقیقت اور اس سے زیادہ دور از صداقت هوسکتي ہے ؟ هند میں سلطنت برطانیہ کي بنیاد ذاتي قوت ' نیک سلوک ' انصاف طبعي از عدل گستري پر قائم ہے - ایک منصفانہ سلوک خواہ اسکو ترحم سے تعبیر کرلیجیے کسي حالت میں بنائے سلطنت برطانیہ کو مضر نہیں پڑ سکتا - بلکہ میري رائے میں مزید پشتي بان کا کام دیتا ہے ' اور لوگوں کے

دلوں سے اظہار امتنان اور وفاداري کا باعث ہوتا ہے ' جو سلطنت انگلستان کي بے بہا بضاعت ہے - آیا یہ رائے بلاشبہ پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتي ہے کہ تمام ہندوستان کے اسلامي قوم کے جلسوں اور انجمنوں نے جو متعدد رزولیوشن پاس کئے ہیں ' اُن سے صاف ظاہر ہے کہ حضور وائسرائے بہادر کا عمل کس قدر عالمگیر تھا - کسي کي یہ خواہش نہیں ہے کہ گورنمنت فوراً ایک شورش کے سامنے اپنا سر جھکادے - بلکہ ہمارا منتہاے منشاء یہ ہے کہ ہماري عرضداشت پر منصفانہ توجہ مبذول کي جائے ' اور جب کسي سرکاري عہدہ دار کے حکم کي ترمیم و تنسیخ کي ضرورت ثابت ہو جائے تو ویسا عمل در آمد کرنے سے کسر شان کے خیالي خوف کي وجہ سے باز نہ رہا جاے ' کیا کوئي شخص یہ کہسکتا ہے کہ ہمارا مطالبہ کسي وجہ سے نا معقول ہے ؟ (باقي آیندہ)

مشاهیر اسلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف‌ثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دہلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انہ رعایتي ۲ انہ (۲۶) حضرت شبلي رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] حضرت معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر دہلوی ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انہ رعایتي - ۱ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحہ کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) یاد رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ۶ - انہ (۴۱) آلینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب حدا بیني کا رہبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ - رعایتي ۶ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیہ ۷ انہ [۴۶] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموزالاطبا ہندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو انکي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران کے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکي نام بھي لکھد ئے ہیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] التجربات اس نا مراد مرض کي تصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ -

ملنے کا پتہ ـــ منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

زندہ درگور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتي ہیں ' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کردیتي ہیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي ہیں ' اور ہمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ہدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگي جو بیان سے باہر ہے - ٹوٹتے ہوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چہرے پر رونق لاتي ہے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھي عدیم النظیر ہیں ' ہر خریدار کو دوائي کے همراہ بالکل مفت بعض ایسي ہدایات بھي دیجاتي ہیں ' جو بجائے خود ایک رسیلۂ صحت ہے - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ -

المشتہر
منیجر کار خانۂ حبوب کا یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

اعــلان

جناب محمد صفا بک صاحب جریدۃ العدل نے [دلیل الاستانہ] نام ایک کتاب نہایت محنت و جانفشاني سے لکھي ہے ' جسمیں تمام سلاطین آل عثمان مع امیر المومنین و خلیفہ رسول رب العالمین مولانا سلطان محمد خاں پنجم و شہزادگان موجود الوقت و دیگر مشاهیر خدام ملت کي تصاویر مختصر حالات کے ساتھہ درج ہیں -

اسکے سوا محلات شاهي مشہور مساجد نظارت جنگ حربیہ یونیورسٹي اور دنیا میں لاثاني قدرتي مناظر حسن کي پریوں یعني استامبول کي پہاڑیونکے نقشے بھي دکھائے گئے ہیں - تصاویر و نقشجات کا مجموعہ ۳۰۰ سے زیادہ ہیں -

اس کتاب کے مطالعہ سے گویا آپ گھر بیٹھے ہوے مقام خلافت کے لوگوں کي زیارت اور قسطنطنیہ کي دلفریب خوبصورتي کو دیکھکر فتبارک اللہ احسن الخالقین کہینگے - مولف کا دعوی ہے کہ آجتک کسي نے خواہ ایشیائي ہو یا یورپین فرنگي ' ایسي جامع کتاب نہیں لکھي - باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف تین روپیہ چھہ آنہ مع محصول ڈاک رکھي گئي ہے ' جو ذیل کے پتہ پر مؤلف موصوف سے مل سکتي ہے -

محمد صفا بک مالک و اڈیٹر جریدۃ العدل - قسطنطنیہ